802

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،22۔دسمبر2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود وترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اوران کی منظوری

1۔ مسودہ قانون(ترمیم)ایڈمنسٹریٹر جنرلز،پنجاب 2011(مسودہ قانون نمبر15بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون وپارلیمانی امور نےاس کے بارے میں سفارش کی ہے،فی الفور زیر غور لایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)ایڈمنسٹریٹر جنرلز پنجاب 2011منظور کیاجائے۔

803

2۔ مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی و مذہبی اوقاف 2011 (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی و مذہبی اوقاف 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی و مذہبی اوقاف 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف و اشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی و مذہبی اوقاف 2011 منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ثقافت و امور نوجواناں نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ 2011 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریداران پنجاب 2011
(مسودہ قانون نمبر 11 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریداران پنجاب 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریداران پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

804

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریداران پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

5۔ مسودہ قانون (ترمیم) پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011

(مسودہ قانون نمبر 33 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے صحت نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن، پنجاب 2011 منظور کیا جائے۔

6۔ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد2011(مسودہ قانون نمبر26بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذورافراد2011کے تسلسل کے لئے قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سماجی بہبود، ترقی نسواں اور بیت المال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد2011منظور کیاجائے۔

7۔ مسودہ قانون(ترمیم)دادرسی مختص2011(مسودہ قانون نمبر16بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)دادرسی مختص2011کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997کے قاعدہ(2)225کے تحت خصوصی حکم جاری کیاجائے۔

805

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گےکہ مسودہ قانون(ترمیم)داد رسی مختص2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)داد رسی مختص 2011منظور کیاجائے۔

8۔ مسودہ قانون(ترمیم)متولیان سرکار2011(مسودہ قانون نمبر17بابت2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار 2011 منظور کیا جائے۔

9۔ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت خصوصی حکم جاری کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے قانون و پارلیمانی امور نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ حیثیت عرفی 2011 منظور کیا جائے۔

806

10۔ مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011
(مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2011)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(رجسٹریشن وکنٹرول)سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 کے تسلسل کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت خصوصی حکم جاری کیاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(رجسٹریشن وکنٹرول)سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011، جیساکہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے سماجی بہبود، ترقی نسواں اور بیت المال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)(رجسٹریشن وکنٹرول)سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں 2011 منظور کیاجائے۔

808

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا تیئسواں اجلاس

جمعرات،22۔دسمبر 2011

(یوم الخمیس،26۔محرم الحرام 1433ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 38 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَإِلَىٰ مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۗ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ
مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ قَدْ جَاءَتْكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ ۖ فَأَوْفُوا
الْكَيْلَ وَالْمِيزَانَ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تُفْسِدُوا
فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم
مُّؤْمِنِينَ ﴿٨٥﴾ وَلَا تَقْعُدُوا بِكُلِّ صِرَاطٍ تُوعِدُونَ وَتَصُدُّونَ
عَن سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِهِ وَتَبْغُونَهَا عِوَجًا ۚ وَاذْكُرُوا إِذْ
كُنتُمْ قَلِيلًا فَكَثَّرَكُمْ ۖ وَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِينَ ﴿٨٦﴾

سورۃ الأعراف 85تا86

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیب کو بھیجا۔(تو)انہوں نے کہا کہ اے قوم!اللہ ہی کی عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی آچکی ہے تو تم ماپ اور تول پوری کیا کرو اور لوگوں کو چیزیں کم نہ دیا کرو۔اور زمین میں اصلاح کے بعد خرابی نہ کرو۔اگر تم صاحب ایمان ہو تو سمجھ لو کہ یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہے(85)اور ہر رستے پر مت بیٹھا کرو کہ جو شخص اللہ پر ایمان لاتا ہے اسے تم ڈراتے اور راہ اللہ سے روکتے اور اس میں کجی ڈھونڈتے ہو اور (اس

وقت کو) یاد کرو جب تم تھوڑے سے تھے تو اللہ نے تم کو جماعت کثیر کر دیا اور دیکھ لو کہ خرابی کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا(86)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اپنی رحمت کے سمندر میں اتر جانے دے
بے ٹھکانہ ہوں ازل سے مجھے گھر جانے دے
سوئے بطحا لئے جاتی ہے ہوائے بطحا
کوئے دنیا مجھے گمراہ نہ کر جانے دے
خواہش نفس بڑا ساتھ دیا ہے تیرا
اب جدھر میرے محمد ﷺ ہیں ادھر جانے دے
موت پر میری شہیدوں کو بھی رشک آئے گا
اپنے قدموں سے لپٹ کر مجھے مر جانے دے
روک رضواں نہ مظفر کو در جنت پر
یہ محمد کا ہے منظور نظر جانے دے

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر سماجی بہبود و ترقی خواتین سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال زوبیہ رباب ملک کا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! On her behalf (معزز ممبر نے محترمہ زوبیہ رُباب ملک کے ایما پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال کا نمبر پکاریں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 3669 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کریں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں جینڈر ایکشن پروگرام اور وومنز ڈویلپمنٹ پروگرام کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*3669: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں سال 2007-08 اور 2008-09 کے دوران جینڈر ایکشن پروگرام اور وومنز ڈویلپمنٹ پروگرام کے تحت کتنی رقم سالانہ مختص یا فراہم کی گئی؟

(ب) ان دو سالوں کے دوران اس ضلع خاص کر پی پی۔28 میں ان پروگراموں کے تحت جو منصوبہ جات خواتین کی بہبود کے لئے مکمل کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بیان کریں؟

(ج) ان پروگراموں کے تحت ان سالوں کے دوران ضلع سرگودھا میں کتنی خواتین کو روزگار فراہم کیا گیا یا روزگار کی فراہمی میں مدد کی گئی؟

(د) کیا حکومت اس پروگرام کے تحت ضلع سرگودھا کو مزید فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) یہ پروگرام چار مرحلوں پر مشتمل ہے اور چوتھے مرحلے میں مظفر گڑھ، لیہ، پاکپتن، رحیم یار خان، نارووال، سرگودھا، راجن پور، لودھراں شامل ہیں جیسا کہ ضلع سرگودھا چوتھے مرحلے میں شامل ہے اس ضلع کے یونٹ کے لئے ریکروٹمنٹ ابھی تکمیل کے مراحل میں ہے اشتہار کی نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔2009-10 کے مالی سال کے لئے جینڈر ریفارم ایکشن پلان نے ضلع سرگودھا کے لئے 13,17000 مختص کی ہے۔

(ب) اس ضلع کا یونٹ گریپ کا چوتھا مرحلہ 2009-10 میں ایکٹو ہونا ہے اس لئے ان دو سالوں کے دوران اس ضلع کے لئے گریپ کے فنڈ میں سے کوئی بجٹ مختص نہیں کیا گیا۔

(ج) اس ضلع کا یونٹ گریپ کا چوتھا مرحلہ 2009-10 میں ایکٹو ہونا ہے لہذا خواتین کی ترقی کے لئے اقدامات جینڈر سپورٹ یونٹ سرگودھا کے قیام کے بعد عمل میں آئیں گے۔

(د) GRAP کے تحت ضلع سرگودھا کے لئے ریکروٹمنٹ مکمل ہوتے ہی فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس کے جز (ب) میں پوچھا گیا تھا کہ ان دو سالوں کے دوران اس ضلع خاص کر پی پی۔28 میں ان پروگراموں کے تحت جو منصوبہ جات خواتین کی بہبود کے لئے مکمل کئے گئے ان کے نام اور تخمینہ لاگت بیان کریں، اس میں یہ کہہ دیا گیا ہے کہ یہ GRAP پروگرام ہے۔ اب GRAP کیا ہے اس کی وضاحت فرمادیں؟ دوسرا (د) میں کہا گیا ہے کہ GRAP کے تحت ضلع سرگودھا کے لئے ریکروٹمنٹ مکمل ہوتے ہی فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔ یہ دو سال پہلے کہا گیا تھا کہ فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔ میرا منسٹر صاحب سے سوال ہے کہ یہ وضاحت فرمادیں کہ GRAP کیا ہے اور 23 ماہ پہلے کہا تھا کہ فنڈز دے دیئے جائیں گے ان کی آج کی پوزیشن کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):جناب سپیکر!GRAP(General Reform Action Plan) ہے جس میں ہماری خواتین کو مردوں کے ساتھ اس دور حاضر،اس بڑھتی ہوئی ترقی،دنیا کے ساتھ جدوجہد کرنا سکھانا اور قومی دھارے میں شامل کرنا ہے جس کا آغاز وفاق کی طرف سے چاروں صوبوں پر implement کیا گیا تھا اب صرف صوبہ پنجاب میں تین سال کی extension دی گئی ہے۔یہ extension 2010 میں ہوئی تھی اور 2013 تک یہ پروگرام ہے۔ جیسا کہ ہمارے معزز ممبر نے پوچھا ہے بالکل اسی طرح تھا کہ 2007-08 اور 2008-09 میں اس کے لئے بجٹ میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تھی لیکن انہوں نے ضلع سرگودھا میں موجودہ پوزیشن پوچھی ہے۔سال 2009-10 میں GRAP کے لئے کل 5لاکھ 44ہزار روپے،سال 2010-11 کے لئے 7 لاکھ 3ہزار 786روپے اور سال 2011-12 کے لئے 5لاکھ 44ہزار روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر:جی،ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا:جناب سپیکر!جز(ج)میں یہ سوال کیا گیا تھا کہ کتنی خواتین کو اس پروگرام کے تحت روزگار فراہم کیا گیا جیسا کہ پہلے سوال کیا گیا تھا کہ یہ پرانا جواب ہے تو بتایا جائے کہ اب تک کتنی خواتین کو روزگار فراہم کیا گیا ہے،اگر ان خواتین کو روزگار فراہم کیا گیا ہے وہ تو کس نوعیت کا ہے؟

جناب سپیکر:جی،منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):جناب سپیکر!میں اپنی معزز ممبر کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ GRAP کے چارٹر میں خواتین کو روزگار فراہم کرنے کا کوئی پروگرام شامل نہیں ہے۔البتہ خواتین کو تکنیکی مہارت میں معاونت کی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے میں اپنا مقام حاصل کر سکیں اور ان کو روزگار کے مواقع فراہم کئے جا سکیں۔ان کو ہم تکنیکی لحاظ سے trained کرتے ہیں تاکہ وہ معاشرے میں اپنا روزگار خود تلاش کریں۔ہم ان کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے کے حوالے سے تکنیکی مہارت دیتے ہیں نہ کہ براہ راست روزگار فراہم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر:شکریہ۔اگلا سوال بھی محترمہ زوبیہ رباب ملک کا ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا:جناب سپیکر!On her behalf(معزز ممبر نے محترمہ زوبیہ رُباب کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: نولاٹیا صاحب! آپ دو سوال کر چکے ہیں اب آپ سوال نہیں کر پائیں گے۔
چودھری احسان الحق نولاٹیا: ٹھیک ہے۔ یہ سوال نمبر 4132 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پی پی۔28 سرگودھا میں سماجی بہبود کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4132: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔28 سرگودھا میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟
(ب) ان اداروں کے سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے اخراجات اور آمدن بتائیں؟
(ج) ان اداروں میں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟
(د) اس حلقہ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے اداروں کے نام بتائیں نیز ان اداروں میں خواتین کو کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟
(ہ) حکومت اس حلقہ میں مزید کتنے ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے مندرجہ ذیل پراجیکٹ پی پی۔28 میں چل رہے ہیں۔کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ (CDP) بھیرہ
(ب) کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ بھیرہ کا سال 08-2007 اور 09-2008 کا بجٹ اور خرچ مندرجہ ذیل ہے:-

بجٹ		اخراجات	
2007-08	2008-09	2007-08	2008-09
415000/-	526000/-	367953/-	457701/-

(ج) کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ بھیرہ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

نام اسامی	گریڈ	تعداد	دفتر
سپروائزر سوشل ویلفیئر	BS-09	01	ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر CDP بھیرہ
جونیئر کلرک	BS-07	01	-ایضاً-

(د) دستکاری سکول برائے خواتین مندرجہ ذیل NGOs کے ذریعے چلائے جاتے ہیں-تاہم اس حلقہ میں گورنمنٹ کا خواتین کی فلاح کے لئے کوئی ادارہ کام نہ کر رہا ہے:-

نام NGOs جو دستکاری سکول چلا رہی ہیں	جس ہنر میں تعلیم دی جاتی ہے
جناح ویلفیئر سوسائٹی پنڈی کوٹ، بھیرہ	سلائی کڑھائی، کٹنگ، Embroidery work
آئیڈیل پبلک ویلفیئر سوسائٹی پنڈی کوٹ	-ایضاً-
العزیز ویلفیئر سوسائٹی، بھیرہ	-ایضاً-

(ہ) فی الحال محکمہ سماجی بہبود کے ادارہ جات ضلعی سطح پر کام کر رہے ہیں-ایسی کوئی تجویز فی الحال نہ ہے کہ جس میں حلقہ کی بنیاد پر ادارے قائم کئے جائیں-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چوہدری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس سوال کے جز(ب) میں پوچھا گیا ہے کہ سال 08-2007 اور سال 09-2008 کے اخراجات اور آمدن بتائیں۔ یہ تھوڑی سی وضاحت فرمادیں انہوں نے یہ کہہ دیا ہے کہ 08-2007 میں -/415,000 روپے کا بجٹ تھا، -/367,953 روپے خرچ کئے اور -/48,000 روپے بچ گئے۔ 09-2008 میں -/526,000 روپے بجٹ تھا، -/457,701 روپے خرچ ہوئے اور تقریباً -/70,000 روپے کی بچت ہو گئی ہے۔ پوچھا یہ گیا ہے کہ اس پراجیکٹ کی آمدن کیا ہے، یہ وضاحت فرمادیں کہ اس پراجیکٹ سے کوئی آمدن بھی آتی ہے یا نہیں؟ میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ جو رقم انہوں نے بجٹ میں رکھی ہے یہ صرف تنخواہوں کی ہے جبکہ انہوں نے جواب یہ دیا ہے کہ یہاں پر گورنمنٹ کا کوئی ادارہ کام نہیں کر رہا ہے۔ پورے حلقے میں گورنمنٹ کا کوئی ادارہ کام نہیں کر رہا ہے جواب کے جز(د) میں ہے کہ دستکاری سکول برائے خواتین مندرجہ ذیل NGOs کے ذریعے چلائے جاتے ہیں تاہم اس حلقہ میں گورنمنٹ کا کوئی ادارہ خواتین کی فلاح کے لئے کام نہ کر رہا ہے۔ ادارہ بھی کوئی کام نہیں کر رہا ہے، بجٹ بھی مختص ہوتا ہے اور اخراجات بھی آرہے ہیں۔ ذرا اس کی وضاحت فرمادیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! تمام ضلعوں میں ضلعی سطح پر ہمارے Gender specialists کام کر رہے ہیں، ان کے ساتھ assistants ہوتے ہیں اور ان کو DO سوشل ویلفیئر کے آفس میں تعینات کیا گیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ادارے آمدن کے لئے بنائے ہی نہیں گئے بلکہ یہ ادارے فلاح و بہبود کے لئے ہیں۔ یہ لوگوں کو تکنیکی مہارت فراہم کرنے کے حوالے سے ہیں اور خرچہ کرنے کے حوالے سے ہیں، خواتین میں شعور بیدار کر کے اُن کو معاشرے کا

اچھا شہری بنانے کے حوالے سے ہیں۔ یہ ادارے ہم نے آمدن کے لئے تو بنائے ہی نہیں ہیں اس لئے آمدن کے حوالے سے جو سوال کیا گیا تھا تو آمدن تو آ ہی نہیں رہی ہے۔ اس میں جو بجٹ رکھا گیا ہے وہ تنخواہوں کے لئے رکھا گیا ہے۔ جیسا کہ NGOs کے حوالے سے بات ہو رہی ہے تو جہاں پر ہمارا اپنا ادارہ کام نہیں کرتا جیسے یہاں بھیرہ کی بات ہو رہی ہے تو ایسے حلقوں میں ہم NGOs کو support کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ادارہ بھی جو دستکاری سکول کی صورت میں وہاں پر چل رہا ہے یہ NGO کے ذریعے سے ہی چلایا جا رہا ہے۔ ہم NGO کی معاونت کرتے ہیں تاکہ وہ احسن طریقے سے ان علاقوں میں ان فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور ان کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کام کریں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! GRAP کا جو پروگرام ہے، جس طرح یہ NGOs سے مل کر کام کر رہے ہیں، کیا حکومت کا کوئی ایسا پروگرام ہے کہ GRAP کے پروگرام میں عوامی نمائندوں کی coordination یا supervision کو ضروری سمجھیں تاکہ چیزیں بہتر ہو سکیں اور ایسے تو پتا ہی نہیں کہ NGOs کیا کر رہی ہیں، کس طرح رقم کا استعمال کر رہی ہیں اور پیسا کہاں جا رہا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں تو منتخب نمائندگان کو دعوت دوں گا کہ ان حلقوں میں جہاں فلاحی کام ہوتے ہیں یہ اس میں دلچسپی لیں۔ کیونکہ ان کی مشاورت سے بہتری آ سکتی ہے۔ جب یہ اپنی involvement ظاہر کریں گے، اپنا ٹائم نکالیں گے تو اس میں بہتری آئے گی۔ میں اپنے تمام معزز ممبران اسمبلی کو مدعو کروں گا کہ وہ ان فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جیسا کہ منڈا صاحب نے پوچھا کہ NGOs کیا کرتی ہیں، کہاں سے پیسا آتا ہے؟ ان کا ایک آڈٹ ہوتا ہے اور یہ اپنی Annual Audit Report دفتر ہذا میں جمع کرانے کی پابند ہوتی ہیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کوئی ایسی intimation، کوئی ایسی لکھی پڑھی بات ہونی چاہئے۔ اس طرح اسمبلی کے floor پر کہہ دینا کہ آئیں! اگر وہ ہمیں پوچھیں گے ہی نہیں تو

ایم پی ایز، ایم این ایز اتنے فارغ تو نہیں ہوتے۔ ان کے پاس کوئی ایسی تحریری یا کوئی پالیسی ہے جس سے عوامی نمائندوں کے ساتھ coordination ہو جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان میں میرا برملا یہ کہہ دینا اس بات کا ثبوت ہے کیونکہ میں ایوان میں بات کر رہا ہوں، on the floor of the House بات کر رہا ہوں اور اپنے محکمے کے behalf پر بات کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں تو لکھی پڑھی والی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے تو اعلان کر دیا ہے اور تمام دوستوں کو دعوت دے رہا ہوں کہ اپنے اپنے علاقوں میں جہاں پر یہ فلاحی سنٹرز کام کر رہے ہیں آپ لوگ ان کے ساتھ مشاورت کریں اور آپ کی مشاورت ہی اس میں بہتری پیدا کرے گی۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! مجھے ایک خاتون کی NGO کے لئے تقریباً چار سال کوشش کرتے ہوئے ہو گئے ہیں کہ فلاحی ادارہ بنائیں اور وہ خاتون دستکاری کا ادارہ کھولنا چاہتی ہیں لیکن آج تک ہم کوئی فلاحی ادارہ نہیں بنا سکے اور یہ کہہ رہے ہیں کہ بنا دیں گے حالانکہ ہمیں اس کے لئے نہ کوئی مالی مدد درکار ہے کیونکہ مشینیں وغیرہ مزید سب کچھ ہم نے ان کو provide کر کے دیا ہے لیکن ہم آج تک اس ادارہ کو کھولنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔

جناب سپیکر! کیا وزیر موصوف آج یہاں ہاؤس میں اس بات کا وعدہ کریں گے کہ میں واپس جا کر پھر کوشش کروں تو اس میں کامیاب ہو جاؤں گی کیونکہ مجھے تو چار سال کوشش کرتے ہو گئے ہیں اور ہم نے تو ان سے کوئی تنخواہ بھی نہیں مانگی لیکن ہم اپنے اس کام میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ مجھے آج یہ سن کر بہت افسوس ہوا ہے کہ وہ کہتے ہیں اس کی کوشش کر رہے ہیں لیکن جو لوگ اس میں کوشش کر رہے ہیں وہ بھی بالکل ناکام ہیں اور گورنمنٹ کے ادارے نے ان کی کسی قسم کی مدد نہیں کی۔ اگر اس وجہ سے نہیں کی کہ میں پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتی ہوں تو اور بات ہے لیکن وہ لڑکی تو کسی ادارے سے تعلق نہیں رکھتی اور وہ صرف دستکاری ادارہ کھولنا چاہتی ہے تو میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا criteria ہے، کیا کوئی پارٹی کا criteria ہے کیونکہ میں تو اسی حل پر پہنچی ہوں اور مجھے ان کی باتیں سن

کر بہت افسوس ہے۔ مجھے یہ criteria بتائیں کہ کیا اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے لوگ یہ ادارے open نہیں کروا سکتے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ NGOs کا کسی بھی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں ہوتا یہ فلاحی ادارے ہیں جو لوگوں کی خدمت کے لئے کام کرتے ہیں لیکن اپنی معزز ممبر کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ان کی NGO نہیں بن سکی یا run نہیں کر سکی تو ان کی NGO کے work میں کوئی خامی ہوگی کیونکہ یہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا کام آپ کی NGOs کو رجسٹرڈ کرنا ہے اور کام تو آپ نے field میں کرنا ہے اگر آپ کام کر کے دکھائیں گے تو ہم آپ کو support کریں گے۔ جو لوگ کام کرتے ہیں حکومت ان کو support کرتی ہے۔ NGOs تو ہزاروں کی تعداد میں رجسٹرڈ ہیں لیکن ہر NGO کام نہیں کرتی اور جو کام کرے گی ہم ان کا بالکل ساتھ دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، as a special case آپ ان کا کیس ضرور دیکھیں اور مجھے بھی بتائیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5214 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اجتماعی شادیوں کے لئے فنڈز و دیگر تفصیلات

*5214: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت نے اجتماعی شادیوں کے لئے کوئی فنڈ مخصوص کر رکھا ہے اگر ہاں تو کتنا؟

(ب) کیا حکومت دیہاتوں میں بھی اجتماعی شادیاں کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) اجتماعی شادیوں کے لئے جو غریب لوگ استفادہ کرنا چاہیں ان کے لئے طریق کار کیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) حکومت پنجاب نے اجتماعی شادیوں کے لئے کوئی فنڈ مخصوص نہ کر رکھا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کا اجتماعی شادیوں کا اس ضمن میں کوئی ارادہ نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ حکومت پنجاب نے اس ضمن میں کوئی فنڈ مختص کیا ہے اور نہ ہی کوئی ارادہ ہے لہذا اس کا جواب ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس سوال کے جواب میں کہا ہے کہ اجتماعی شادیوں کے لئے کوئی فنڈز مختص نہیں کئے گئے تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ہماری بہت ساری غریب بچیوں کے جہیز نہ ہونے کی وجہ سے عمریں گزر جاتی ہیں تو کیا حکومت یہ خیال کرتی ہے کہ ان غریبوں کو اس سلسلے میں کوئی مدد کی ضرورت نہیں ہے اور اس کے لئے فنڈز کیوں مختص نہیں کئے گئے؟ دوسری بات یہ ہے کہ یہاں پر ہم اپنے جلسے اور جلوسوں کے لئے بہت سارے ایسے فنڈز رکھ دیتے ہیں جن کا عملاً کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور وہ اپنے ہی فلاح و بہبود کے لئے استعمال ہوتے ہیں لیکن غریبوں کا یہاں پر کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ مجھے مہربانی کر کے بتائیں کہ کیا آئندہ یہ اجتماعی شادیوں کے لئے فنڈز رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہی ہیں کہ کیا آئندہ اجتماعی شادیوں کے لئے فنڈز رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ماضی میں سابقہ گورنر خالد مقبول صاحب نے اجتماعی شادیوں کا سلسلہ شروع کیا تھا لیکن وہ مخیر حضرات کی مدد کے ساتھ تھا اور اس میں گورنمنٹ کا کوئی پیسا involve نہیں ہوتا۔ ہاں میں یہاں پر یہ باور کروا دیتا ہوں کہ وفاقی وزیر میاں منظور وٹو صاحب کی بیٹی محترمہ روبینہ شاہین وٹو نے اپنی ایک NGO بنائی ہوئی تھی اور وہ ہر سال حکومت پنجاب سے پچھلے دور میں ڈیڑھ سے دو کروڑ روپے اجتماعی شادیوں کے لئے لیتی تھی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر بھی NGOs کی بات ہی ہے کہ NGOs کے ذریعے پچھلی حکومت نے یہ شادیوں کا سلسلہ شروع کروایا تھا لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اس طرح کا طریق کار وضع کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ یہاں پر بہت سارے مخیر حضرات ایسے ہیں جو لوگوں کی شادیاں کروا رہے ہیں اور اس سلسلے میں بہت ساری NGOs کام کر رہی ہیں ہمیں ان کو توانا کرنے کی ضرورت ہے۔ حکومت پنجاب اس چیز کے لئے کوئی ایسی رقم مختص کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی اور حکومت سمجھتی ہے کہ ماضی میں بھی جو رقمیں دی گئی ہیں ان میں بڑی خورد بُرد ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے یہ کہنا چاہوں گی کہ بیت المال کے ذریعے فی کس 25ہزار روپیہ دیا جاتا تھا۔ اس میں یہ کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ اگر NGOs "directly" کو دے دیتے ہیں تو یہ خود کیوں نہیں initiative لیتے، خود ان کو غریبوں کا کوئی احساس نہیں ہے اور انہوں نے کیا صرف اپنے جلسے اور جلوسوں کے لئے یہ فنڈ رکھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ابھی انہوں نے خود ہی مانا ہے کہ حکومت پنجاب کا جو بیت المال کا ادارہ ہے وہ ابھی بھی غریب اور نادار بچیوں کے جہیز کے لئے 25ہزار روپیہ فی کس فنڈز دیتے ہیں، وہ cheques بنتے ہیں اور آج بھی بن رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دوسری رائے والی بات نہیں ہے لیکن یہ جلسے جلوسوں کی بات کرتی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ جتنا پیسا پچھلے دور میں ضائع ہوا یعنی ان کے دور میں ہوا، اس کی مثال کہیں نہیں ملتی جو پیسا اشتہار بازی اور جلسے جلوسوں کی نذر ہو گیا، سائیکل کے پنکچر لگانے کی صورت میں ہو گیا تو اس میں، میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے سائیکل کو پنکچر لگانے کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کر دیا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میری آپ سے request ہے کہ محترم منسٹر صاحب نے ابھی خود ہی غلط statement دی ہے کہ ہم کوئی ارادہ رکھتے ہیں اور نہ ہی دیتے ہیں۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ہاں جی ہم اس مد میں 25ہزار روپیہ دیتے ہیں یہ پہلے خود تو clear ہو جائیں کہ کیا کرتے ہیں کیا نہیں کرتے، ان کو اپنا نہیں پتا تو غریبوں کا کیا پتا ہو گا؟

جناب سپیکر: نہیں، انہوں نے دوسری مد کی بات کی ہے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! جیسے انہوں نے دو دو کروڑ روپے منظور وٹو کی بیٹی کی NGO کو دیئے تو ہم اس طرح کسی NGO کو نہیں دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب آپ اس کو چھوڑ دیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہم خود 25ہزار روپیہ کا چیک دیں گے، ہم دیکھیں گے، ہمارا نمائندہ جائے گا کہ کہاں پر شادی ہوئی ہے، کون مستحق ہے اور پوری جانچ پڑتال کے بعد اس کا چیک جاری کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، آپ آڈٹ کروا سکتے ہیں آپ کے پاس اختیار ہے؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ آپ کے پاس اختیار ہے اگر کسی نے ایسا غلط کیا ہے تو آپ آڈٹ کروا سکتے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! پچھلے دور میں ہوا ہے اور اس کو انہوں نے proof کیا ہوا ہے۔ ہم نے ابھی تک فنڈز کسی کو نہیں دیئے جب دیں گے تو اس کا آڈٹ بھی کروائیں گے میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے دور میں ایسے کام کئے گئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کر رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! ابھی بھی ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ان کو بات کرنے دیں، آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اگر سوال کرنا ہے تو سوال کریں اگر یہ جلسے جلوسوں کی بات کریں گی تو پھر ہم بھی کہیں گے کہ پڑھے لکھے پنجاب کو انہوں نے ان پڑھ بنا دیا ہے اور سارا پیسا انہوں نے اپنی اشتہار بازی اور اپنی پبلیسٹی پر لگا دیا ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، آپ اس بات کو چھوڑیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! جب یہ بات کریں گے تو ہم بھی بات کریں گے یہ کیسا سوال ہے یہ باتیں کرتی ہیں کہ ہم جلسے جلوسوں پر پیسا لگا رہے ہیں اگر پیسا لگاتے ہیں تو اپنا پیسا لگاتے ہیں ان کا اس میں کیا جاتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ زیادتی کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں جن کو میں نے floor دیا ہے ان کو بات کرنے دیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بہت ہی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: ذرا تحمل سے بات کریں اور اپنے سوال پر relevant ہو جائیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ منسٹر صاحب خود بھی clear نہیں ہیں کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں، پہلے کہتے ہیں کہ اس کی مد میں نہیں رکھا گیا پھر کہتے ہیں کہ اس کی مد میں رکھا گیا ہے، یہ میں نے ان کو بتایا ہے کہ اس مد میں 25 ہزار روپیہ دیا جاتا ہے ان کو تو اس بات کا بھی علم نہیں تھا اور ان کی information کا یہ حال ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں آپ کو بتادوں کہ انہوں نے بڑے دعوے سے کہا ہے اب یہ کچھ نہیں ہو رہا تو میں آپ کو بتادوں کہ جو مریم نواز شریف صاحبہ کے ایماء پر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ اس سوال پر آنا چاہتی ہیں یا نہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بتایا جائے کہ مریم نواز شریف۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں یا پھر میں اس کا ٹائم ختم کر دوں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں نے ایک سیدھی سی بات کی ہے کہ NGO کے ذریعے ہم نہیں دے رہے ہم اپنے محکمہ بیت المال کے ذریعے مستحق بچیوں کو یہ فنڈز دیتے ہیں جن کی شادی ہوتی ہے ان کے لئے 25 ہزار روپے کی رقم مختص کی ہے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! جب منسٹر صاحب کے نالج میں یہ بات آئی کہ پچھلی حکومت کے دور میں رقم خُورد بُرد ہوئی تو یہ پچھلی حکومت کی بات نہیں ہے۔ This is public money جب ان کے علم میں آگیا ہے کہ خُورد بُرد ہوئی ہے تو انہوں نے انکوائری کے آرڈر کیوں نہیں کئے؟

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کو یہ پہلے کہہ دیا ہے۔

کرنل (ریٹائرڈ) محمد شبیر اعوان: جناب سپیکر! انہیں کہیں کہ یہ انکوائری کے آرڈر کریں۔

جناب سپیکر: جی، وہ آرڈر کریں گے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، اب میں آپ کی بات نہیں سنتا، آپ کی مہربانی۔ آپ چھوڑ دیں، جی! اب اگلا سوال انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب کا ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے انجنیئر قمرالاسلام راجہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: وہ خود آرہے تھے؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! وہ کمیٹی کی میٹنگ میں گئے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا! سوال نمبر بولئے گا۔

جناب شیر علی خان: سوال نمبر 5300 ہے اور اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں خواتین کے لئے شیلٹر ہومز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5300: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں خواتین کے لئے کل کتنے شیلٹر ہومز کام کر رہے ہیں، کیا ایسا کوئی ضلع موجود ہے جہاں کوئی شیلٹر ہوم قائم نہیں ہوا اور اس کی کیا وجہ ہے؟

(ب) سال 10-2009 ترقی خواتین کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور کیا یہ پچھلے سال کی مختص کردہ رقم سے زیادہ ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام صوبہ بھر میں خواتین کے لئے کل 34 شیلٹر ہومز کام کر رہے ہیں جو کہ ضلعی ہیڈ کوارٹرز پر واقع ہیں۔ اس وقت پنجاب میں دو اضلاع ننکانہ صاحب اور چنیوٹ ایسے اضلاع ہیں جن میں فی الحال شیلٹر ہوم کام نہ کر رہے ہیں۔ چونکہ یہ اضلاع نئے

قائم ہوئے ہیں اس لئے ان اضلاع میں فی الحال شیلٹر ہومز نہ قائم ہوئے ہیں امید کی جاتی ہے کہ اگلے مالی سال میں ان اضلاع میں بھی شیلٹر ہوم قائم کر دیئے جائیں گے۔

(ب) سال 2009-10 کے دوران ترقی خواتین کے لئے محکمہ کو کل 410 ملین کی رقم مختص کی گئی ہے جو کہ پچھلے مالی سال کے 150 ملین سے زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال؟

جناب شیر علی خان: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 20۔ جون 2010 کو موصول ہوا ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ دو اضلاع ننکانہ صاحب اور چنیوٹ ایسے اضلاع ہیں جن میں فی الحال شیلٹر ہوم کام نہ کر رہے ہیں۔ اگلے مالی سال میں ان اضلاع میں بھی shelter homes قائم کر دیئے جائیں گے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا 2010-11 میں یہ shelter homes قائم کر دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! 34 اضلاع میں shelter homes قائم کئے جا چکے تھے اور دو اضلاع جن میں ننکانہ صاحب اور چنیوٹ ہیں ان کو بعد میں اضلاع کا درجہ دیا گیا، ان کے لئے رقم مختص کر دی گئی ہے اور 150 ملین کی رقم سے چنیوٹ میں کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کے بعد جیسے ہی رقم آئے گی تو ہم ننکانہ صاحب پر بھی کام شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: ننکانہ صاحب کا اس میں کیا قصور ہے؟

جناب شیر علی خان: جناب والا! انہوں نے جواب میں تو لکھا ہے کہ اگلے مالی سال میں کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: یہ پرانا جواب ہے۔

جناب شیر علی خان: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ سوال میں 2010-11 کا ذکر ہے اور وزیر موصوف 2011-12 کا ذکر کر رہے ہیں تو انہوں نے 2010-11 میں کیوں نہیں بنایا؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! 2010-11 کا بجٹ سیلاب آنے کی وجہ سے وہاں پر نہ لگ سکا اور بجٹ کا زیادہ تر حصہ سیلاب کی نذر ہو گیا اس لئے 2011-12 میں ہم نے اس کے لئے رقم مختص کر دی ہے۔

جناب سپیکر: ہم آپ سے کہہ رہے ہیں کہ ننکانہ صاحب کے لئے بھی مہربانی کردیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! ننکانہ صاحب کے لئے بھی PC-I تیار ہو رہا ہے جیسے ہی اس کی منظوری ہو گی وہاں پر کام شروع کروا دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات کر لی ہے۔

جناب شاہجہان احمد بھٹی: جناب والا! ایک سوال اسی سے related ہے۔ ننکانہ صاحب ضلع تو 2005 میں قائم ہوا تھا اب نیا تو نہیں ہے بلکہ کافی دیر سے بن چکا ہے۔ جز (ب) میں کہا گیا ہے کہ محکمہ نے 2009-10 میں 34 اضلاع کے وومن سنٹرز کے لئے 410 ملین کی رقم مختص کی تھی، اس میں سے اس سال actual کتنی رقم خرچ کی گئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! اس کی تفصیل سوال میں تو مانگی نہیں گئی ہے اس کے لئے یہ fresh question کریں ہم ان کو جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر: اس کے لئے fresh question کریں۔ اگلا سوال محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: on her behalf سوال نمبر 5367 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز خاتون ممبر نے محترمہ نسیم لودھی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور کے توسیع منصوبہ کی تفصیلات

*5365: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور میں توسیع کا منصوبہ چار سالوں میں مکمل ہو گا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور میں توسیع کا منصوبہ چار کنال رقبے پر قصر بہبود سے ملحقہ پلاٹ پر شروع کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور میں خواتین کی تفریح کے لئے ڈسپلے سنٹر بنایا جائے گا؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن میں توسیع کا منصوبہ مالی سال 2006-07 میں شروع کیا گیا تھا جو کہ جون 2011 میں مکمل ہوگا۔

(ب) وومن ڈویلپمنٹ سنٹر کے توسیعی منصوبہ کے لئے نئی بلڈنگ کی تعمیر موجودہ بلڈنگ کے ساتھ ملحقہ پلاٹ پر زیر تعمیر ہے۔

(ج) وومن ڈویلپمنٹ سنٹر میں خواتین کی تیار کردہ مصنوعات کے لئے ڈسپلے سنٹر قائم کیا جائے گا۔ تاہم خواتین کی تفریح کے لئے کسی ڈسپلے سنٹر کا قیام زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب والا! جز (ج) میں وومن ڈویلپمنٹ سنٹر خواتین کی تیار کردہ مصنوعات کے لئے بنایا گیا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا ان Display Centres میں یہ خواتین مصنوعات بیچ کر اپنے گھر کا گزارا کر سکیں گی؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! معزز ممبر سے گزارش ہے کہ یہ اپنا سوال دوبارہ کریں۔

جناب سپیکر: ان کے سوال کی اکیلے ان کو ہی سمجھ آئی ہے اور کسی کو نہیں آئی۔ میں نے آپ سے پہلے بھی کہا ہے کہ آپ اپنا ضمنی سوال آرام سے کریں۔ دوسری میری آپ سے یہ گزارش بھی ہے کہ آپ خود اپنے سوال کے لئے محنت کیا کریں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب والا! میں نے خود ہی محنت کی ہے۔ اگر وہ خود تشریف نہ لائیں تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ فرمائیں!

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب والا! میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ خواتین کے لئے Display Centres قائم کئے جائیں گے۔ بنیادی طور پر یہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کام کیا

جارہا ہے۔ کیاان خواتین کو ان Display Centres میں اپنی مصنوعات کو بیچنے کی اجازت ہوگی جس سے وہ اپنا گزر اوقات کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر کا سوال ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ سنٹرز کے Display Centres سے جو آمدن ہوگی کیا اس سے ان کا گزارہ ہوگا؟ جو چیزیں، جو products ہم اپنے ان اداروں میں خواتین سے ہی تیار کرواتے ہیں۔ چاہے وہ سلائی کڑھائی کا معاملہ ہو، چاہے وہ ایمبرائڈری اور چاہے وہ کینڈل میکنگ سے متعلقہ ہو وہ جو کچھ بھی بنا کر وہاں پر لاتی ہیں تو ان کو اس کا معاوضہ دیا جاتا ہے اور اسی معاوضے کی بنیاد پر وہ گزر بسر کر رہی ہیں اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب عبدالوحید چودھری: on his behalf سوال نمبر 5507 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے بنائے گئے اداروں کی تفصیلات

*5507: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے محکمہ نے تین ادارے لاہور، ملتان اور راولپنڈی میں قائم کئے ہیں؟

(ب) کیا مذکورہ اداروں میں داخلے کی کوئی شرائط ہیں اگر ہاں تو وہ کیا ہیں اور داخلے کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت حافظ آباد، اوکاڑہ، قصور، گجرات اور جہلم میں ایسے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ اداروں میں داخلہ کے لئے ایسے تمام بے سہارا بزرگ افراد جن کی عمر 60 سال سے زائد ہو اور وہ کسی چھوتی مرض میں مبتلا نہ ہو داخلہ کے اہل ہیں-ان کے داخلہ کے لئے طریق کار انتہائی سادہ ہے۔ایسے تمام بزرگ ادارہ ہذا کی انچارج کو درخواست دے کر داخلہ لے سکتے ہیں-

(ج) فی الحال ایسا کوئی ارادہ زیر غور نہ ہے-تاہم جیسے ہی ان سہولیات کو دیگر شہروں میں فراہم کرنے کا کوئی منصوبہ بنایا جائے گا تو اس میں ضلع حافظ آباد، اوکاڑہ، قصور، گجرات اور جہلم کو بھی شامل کیا جائے گا-

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب عبدالوحید چودھری: جناب والا! جز (ب) میں داخلے کی شرائط کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ لاہور، ملتان اور راولپنڈی میں کتنے بزرگ افراد داخل ہیں اور ان اداروں کی capacity کتنی ہے؟

جناب سپیکر: کیا یہ fresh question نہیں بنتا؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! اس سوال میں ان اضلاع کا ذکر ہی نہیں ہے لہذا ان اضلاع کی بابت میں correct answer کیسے دے سکتا ہوں؟ اس کے لئے یہ fresh question دیں ہم اس کا جواب provide کر دیں گے۔

جناب عبدالوحید چودھری: جناب والا! جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ لاہور اور ملتان میں سنٹرز قائم ہیں اور اگر کوئی شخص simple application دے تو اس کو داخلہ مل سکتا ہے۔اب ان کو اتنا تو معلوم ہونا چاہئے کہ وہاں پر کتنے افراد اس وقت داخل ہیں اور ان کی capacity کیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! لاہور میں 30 بزرگ اس وقت تک داخل ہیں۔اسی طرح ملتان میں اس وقت تک 12 افراد موجود ہیں اور راولپنڈی میں 18 افراد داخل ہیں۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی چودھری اسد اللہ صاحب کا ہے۔

محترمہ انجم صفدر: On his behalf سوال نمبر 5508 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز خاتون ممبر نے چودھری محمد اسد اللہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع حافظ آباد میں لاوارث، گم شدہ بچوں بچیوں کی بازیابی اور بحالی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات

*5508: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کے ضلع حافظ آباد میں لاوارث، گھر سے بھاگے ہوئے، گم شدہ بچوں / بچیوں کی بازیابی اور بحالی کے لئے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کیا محکمہ مذکورہ ضلع میں گداگری کی لعنت کے خاتمے کے لئے کوئی عملی اقدامات اٹھا رہا ہے اگر ہاں تو وہ کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ کے زیر انتظام ضلع حافظ آباد میں لاوارث اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کے لئے کوئی ادارہ کام نہ کر رہا ہے۔

(ب) بچوں میں گداگری کے خاتمے کے لئے حکومت نے چائلڈ پروٹیکشن بیورو قائم کر دیا ہے جو محکمہ داخلہ کے زیر انتظام ہے۔ تاہم بالغ افراد میں گداگری کے خاتمے کے لئے محکمہ فی الحال لاہور میں ایک ویلفیئر ہوم قائم کر رہا ہے جس پر تعمیر کا آغاز مالی سال 11-2010 ہو جائے گا۔ اس منصوبے کی کامیابی کے بعد دیگر اضلاع میں بھی ایسے ویلفیئر ہوم قائم کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ انجم صفدر: جناب والا! جز (ب) میں انہوں نے بتایا ہے کہ فی الحال لاہور میں ایک ویلفیئر ہوم قائم ہو رہا ہے جس کی تعمیر کا آغاز مالی سال 11-2010 میں ہو جائے گا۔ اس منصوبے کی کامیابی کے بعد دیگر اضلاع میں بھی ویلفیئر ہوم قائم کئے جائیں گے۔ اس سوال کا جواب آیا ہے 8۔دسمبر 2011 کو جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ 2010 میں تعمیر کا آغاز ہو جائے گا۔ میں وزیر موصوف سے صرف اتنا پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا کام کا آغاز ہو چکا ہے اور اگر ہو چکا ہے تو کتنا کام مکمل ہو چکا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! ٹوٹل 72 ملین کا تخمینہ ہے اور 15 ملین روپے کی رقم سے کام شروع ہو چکا ہے۔ اس کے فوراً بعد ہم اس کی دوسری قسط وہاں پر بھیجیں گے اور 72 ملین روپے سے اس پراجیکٹ کو مکمل کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب انجینئر قمرالاسلام راجہ صاحب!

جناب شیر علی خان: on his behalf سوال نمبر5660 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے انجینئر قمرالاسلام راجہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

صوبہ میں بھکاری اور لاوارث بچوں کی تعداد میں اضافہ و دیگر تفصیلات

*5660: انجینئر قمرالاسلام راجہ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بھکاری اور لاوارث بچوں کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اگر یہ درست ہے تو چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا اس سلسلے میں کیا کردار ہے؟

(ب) چائلڈ پروٹیکشن کے لئے صوبہ میں کل کتنے بیورو کام کر رہے ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں سے ہر ایک میں کتنے بچوں کی گنجائش ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) یہ درست نہیں ہے بلکہ بیورو کے کام کرنے کی وجہ سے بھکاری اور لاوارث بچوں کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن کے لئے صوبہ میں لاہور سمیت پانچ دفاتر (گوجرانوالہ، ملتان، فیصل آباد، راولپنڈی اور لاہور) کام کر رہے ہیں۔ لاہور میں 500 بچوں کی اور باقی ہر ایک میں 100 بچوں کی گنجائش ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب شیر علی خان: جناب والا! انہوں نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ: "یہ درست نہیں ہے بلکہ بیورو کے کام کرنے کی وجہ سے بھکاری اور لاوارث بچوں کی تعداد میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے" لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی statistics نہیں دی اور صرف یہ کہہ دیا ہے کہ کمی واقع ہوئی ہے اور انہوں نے بتایا ہے کہ لاہور میں 500 بچوں کی اور باقی چار اضلاع میں 100 بچوں کی گنجائش ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ 900 بچے اس میں موجود ہیں۔ سڑکوں پر جو اتنے زیادہ بھکاری بچے نظر آتے ہیں اس سے میرے خیال میں تو کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔ اگر یہ اس بارے میں statistics دے دیتے تو زیادہ بہتر تھا۔

جناب سپیکر: پھر آپ کا ضمنی سوال کیا ہوا؟

جناب شیر علی خان: سوال یہ ہے کہ اس کے statistics کیا ہیں؟ کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں کمی واقع ہوئی ہے ان کے پاس اس بارے میں statistics ہیں جو ان کے اس جواب کو substantiate کریں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سوال چائلڈ پروٹیکشن بیورو سے related ہے جو محکمہ داخلہ سے ملحق ہے، ہمارے محکمے سے متعلقہ نہیں ہے اس لئے اس کے correct figures لینے کے لئے جب یہ سوال محکمہ داخلہ کے ذریعے سے آئے گا تو پھر معلوم ہوگا لہذا میری جناب سے یہ گزارش ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے تاکہ اس کے صحیح figures لئے جا سکیں۔

جناب سپیکر: سوال pending نہیں ہو سکتا۔ آپ اس سوال کا جواب لے کر ان کو بتا دیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: سوال نمبر 6009۔ Answer may be taken as read.

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6009: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ تنظیمیں حکومت پنجاب سے فنڈز لیتی ہیں، اگر ہاں تو یہ فنڈز کن محکموں سے دیئے جاتے ہیں؟

(ج) حکومت پنجاب سے فنڈز لینے والی کل کتنی تنظیمیں ہیں، سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ان کو کل کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(د) کیا مذکورہ تنظیموں کے لئے ضروری ہے کہ وہ آڈٹ کروائیں اگر ہاں تو آڈٹ کتنے عرصے بعد کروانا لازم ہوتا ہے نیز وہ تنظیمیں جو آڈٹ نہ کروائیں ان کے خلاف کوئی کارروائی ہوتی ہے، اگر ہاں تو کیا نہیں تو کیوں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ تنظیموں کی کل تعداد 6819 ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود سے یہ تنظیمیں کوئی فنڈز نہ لیتی ہیں۔

(ج) چونکہ محکمہ نے ان سالوں کے دوران کسی NGO کو فنڈز نہ دیئے ہیں، لہذا اس کا جواب دینا ممکن نہ ہے۔

(د) تمام تنظیمیں اپنا سالانہ آڈٹ کروانے کی پابند ہیں اور اگر اس سلسلے میں کوئی شکایت موصول ہو تو محکمہ اس پر کارروائی کرتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! جز (ب) میں، میں نے محکمہ سماجی بہبود سے یہ پوچھا تھا کہ یہ تنظیمیں یعنی NGOs کتنا فنڈ لیتی ہیں؟ حکومت پنجاب سے فنڈز لینے والی کل کتنی تنظیمیں ہیں، سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ان کو کل کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟ ابھی معزز وزیر صاحب نے on the floor of the House یہ بات own کی ہے کہ ہم یعنی Government of the Punjab ان کی منسٹری NGOs کو نہ صرف support کرتے ہیں بلکہ ان کی معاونت بھی کرتے ہیں۔ یہ آپ نے بھی سنا اور میں نے بھی سنا لیکن اس جز کے جواب میں ان کے ڈیپارٹمنٹ نے یہ کہا کہ محکمہ سماجی بہبود سے یہ تنظیمیں کوئی فنڈ نہیں لیتیں۔

جناب سپیکر! دوسرا جناب آپ صفحہ 7 پر دیکھ لیجئے۔ محترمہ دیبا مرزا صاحبہ کا سوال ہے پس انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ 09-2008 میں سیالکوٹ میں NGOs کو 37 ہزار 5 سو روپے کی رقم دی گئی اور ان کی معاونت کی گئی ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ کیا سیالکوٹ صوبہ پنجاب کا حصہ نہیں ہے اگر نہیں ہے تو محکمہ نے سیالکوٹ کے بارے میں جواب کیوں دیا ہے؟ یہ صرف یہ کہہ دیتے کہ سیالکوٹ صوبہ پنجاب کی jurisdiction میں نہیں ہے۔ دوسرا یہ کہ ان کے محکمہ نے جو غلط جواب دیا ہے اس کے خلاف یہ کیا کارروائی کریں گے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم نے کوئی غلط جواب نہیں دیا۔ میں نے کب یہ کہا ہے کہ ہم ان کی مالی معاونت کر رہے ہیں؟ میں نے تو یہ کہا ہے کہ ہم ان کی معاونت کرتے ہیں۔ میں نے مالی کا لفظ ہی استعمال نہیں کیا۔ آپ بے شک ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔ میں نے یہ کہا ہے کہ ہم معاونت کرتے ہیں۔ معاونت کا مطلب یہ نہیں ہے، معاونت تو ہم یہاں پر آپ لوگوں کی بھی کر رہے ہیں اور آپ کو سوالات کے جوابات دے رہے ہیں یہ بھی ایک قسم کی معاونت ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں نے مالی کا لفظ استعمال ہی نہیں کیا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ سیالکوٹ میں اگر پیسے گئے ہیں تو یہ وزیراعلیٰ پنجاب کی Discretionary Grant سے گئے ہیں۔ وزیراعلیٰ کی Discretionary Grant سے انہیں allocation کی گئی تھی۔ ہم NGOs کو directly پیسے نہیں دیتے آگے بھی سوال آ رہا ہے ہم ان ٹیچرز کو stipend ضرور دیتے ہیں جو NGOs کے سکولوں میں پڑھاتے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں آپ کو وہ جواب پڑھ کر سنا رہی ہوں جو ان کے ڈیپارٹمنٹ نے اسی کتاب میں لکھا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں رجسٹرڈ NGOs کو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کہاں سے پڑھ رہی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! صفحہ نمبر 8 سے سیالکوٹ میں NGOs کو 08-2007 میں ایک لاکھ روپے اور 09-2008 میں -/37,500 روپے تقسیم کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ اپنے سوال تک رہیں۔

محترمہ سیمل کامران: میں اپنے سوال پر ہی ہوں۔ یہ میرے سوال میں کہہ رہے ہیں کہ ہم فنڈز دیتے ہی نہیں ہیں اور آگے فرما رہے ہیں کہ NGOs میں تقسیم کئے گئے۔

جناب سپیکر: جب وہ سوال آئے گا پھر بات کرنا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ آگے والی بات نہیں پوچھ سکتیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سوالوں کے جوابات سال سال، ڈیڑھ ڈیڑھ سال بعد آتے ہیں اس لئے آپ اس طرح سوالات کو kill نہ کیا کریں اور اس طرح معزز وزیر کی مدد نہ کریں۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ یہ کون سی معاونت کرتے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ معاونت کا مطلب پوچھ رہی ہیں۔ محترمہ! اب تشریف رکھیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ ضرور ضمنی سوال کریں لیکن پہلے سوال کا جواب آنے دیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں تو میں محترمہ کے پہلے سوال کا جواب دے دوں۔

جناب سپیکر: دوسرا ضمنی سوال بھی آنے دیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں معزز وزیر کی information کے لئے بتانا چاہتی ہوں کہ یہ جس محکمے میں ہیں میں اس محکمے کی تین سال ممبر رہ چکی ہوں۔ یہ کہتے ہیں کہ NGOs کو کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا، ان کا سارا اسٹاف بیٹھا ہے یہ سارے مجھے جانتے ہیں اور میں ان کو جانتی ہوں۔ میں On the floor of the House یہ بات challenge کرتی ہوں کہ حکومت NGOs کو مالی معاونت دیتی ہے۔ اگر آپ صرف تعاون کرتے ہیں تو پھر کس حق کے تحت ان کا آڈٹ کراتے ہیں۔ اگر کوئی donor پیسا دے رہا ہے تو اس کا آڈٹ گورنمنٹ کیوں کرائے گی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ذرا بات کی تسلی کرائیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں ان کی پوری تسلی کراؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں۔ بات کی تسلی کرائیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! پچھلا سوال تھا کہ نادار، غریب بچیوں کی شادی کے لئے گورنمنٹ پیسے دیتی ہے یا نہیں؟ میں نے کہا تھا کہ نادار، غریب بچیوں کی شادی کے لئے حکومت کسی NGO کی مالی معاونت نہیں کرتی لیکن محترمہ اس سوال کو اس سے جوڑ رہی ہیں۔ آپ واضح فرق محسوس کیجئے کہ حکومت کسی NGO کو شادی بیاہ یا اجتماعی شادیوں کے لئے رقم مہیا نہیں کرتی میں نے کہا کہ پچھلے دور میں یہ ہوتا رہا ہے مگر ہم نہیں کرتے لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ ہم ان NGOs کو اس مد میں support کرتے ہیں جو ٹیچرز یا عملہ رکھتے ہیں ہم انہیں Stipend دیتے ہیں تاکہ ان علاقوں میں جہاں پر گورنمنٹ کی رسائی نہیں ہے وہاں NGOs کے ذریعے کام لیا جا سکے، ان علاقوں میں اندھیروں کا خاتمہ کیا جا سکے، محرومیوں کا خاتمہ کیا جا سکے، وہ علاقے خوشحالی کی طرف بڑھیں اور ان لوگوں میں دادرسی کے عمل کو یقینی بنایا جا سکے۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، مہربانی۔
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں کوئی category mention نہیں کیا کہ حکومت جہیز فنڈ میں NGOs کو پیسے دیتی ہے، ایجوکیشن کی مد میں دیتی ہے یا کسی اور مد میں دیتی ہے۔۔۔
محترمہ انجم صفدر: یہ پانچواں ضمنی سوال ہے۔
جناب سپیکر: محترمہ! وہ میرے ساتھ بات کر رہی ہیں۔آپ کیا کر رہی ہیں؟ No interference. پلیز آپ interfere نہ کریں، یہ اچھی بات نہیں ہے۔
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس ہاؤس میں بارہا بات ہو چکی ہے کہ حکومت NGOs کو پیسے دیتی ہے، ہاں اس بات پر ہماری reservations ہیں کہ گورنمنٹ NGOs کو پیسا کیوں دیتی ہے۔کیا یہ وہ اندھیرے ختم کر رہے ہیں کہ ہمارے وہ سکول جہاں پر تمام facilities available ہیں یہ NGOs حکومت سے پیسا بھی لیتی ہیں اور ہمارے بچے دکھا دکھا کر باہر سے foreign aid بھی لیتی ہیں۔میں نے اس میں کسی category کو mention نہیں کیا بلکہ میں نے ایک general question کیا ہے۔
جناب سپیکر: اگر آپ کے پاس بات سننے کا حوصلہ نہیں تو وہ علیحدہ بات ہے۔
محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! مجھ میں بات سننے کا حوصلہ ہے۔
جناب سپیکر: نہیں۔آپ نہیں سنتیں۔یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔پلیز آپ تشریف رکھیں۔آپ کی بڑی مہربانی۔
وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ لوگ بیت المال سے بھی support لے رہے ہیں وہ مالی معاونت کر رہا ہے اس کے علاوہ پنجاب سوشل سروسز بورڈ بھی مالی معاونت کرتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ directly سوشل ویلفیئر کے ڈیپارٹمنٹ سے ہم کسی کی مالی معاونت نہیں کرتے۔ہم صرف Stipend کی مد میں ٹیچرز کو پانچ سو روپیہ دیتے ہیں لیکن ہم نے اس کے لئے بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ کو سمری بھجوائی ہے کہ یہ Stipend بڑھایا جائے یہ پچھلے اجلاس میں ہاؤس کی consensus سے ہوا تھا کہ -/500 روپے کی رقم ناکافی ہے اسے بڑھا کر تین ہزار روپے کیا جائے۔ہم نے یہ سمری فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھجوا دی ہے تاکہ آئندہ یہ Stipend پانچ سو روپے سے بڑھ کر تین ہزار روپے ہو جائے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ حکومت ان کو کوئی چیز نہیں دیتی۔

جناب سپیکر: آپ کو کیا سمجھ نہیں آ رہی، وہ واضح طور پر بتا رہے ہیں لیکن آپ کو سمجھ کیوں نہیں آ رہی؟ بس چھوڑیں جی، محترمہ صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: میں احتجاجاً واک آؤٹ کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ سیمل کامران ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! انہوں نے پچھلے دور میں مفت کا مال سمجھ کر لوٹ مار کی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! نہیں، مہربانی اس بات کو چھوڑیں۔ میں یہ بات نہیں سن رہا۔ اگلا سوال محترمہ سیمل کامران صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 6161 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور کی توسیع کی تفصیلات

*6161: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور میں توسیع کا منصوبہ چار سالوں میں مکمل ہو گا؟

(ب) مذکورہ سنٹر کا کل رقبہ کتنا ہے اور اس پر کتنی لاگت آئے گی؟

(ج) کیا وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور میں خواتین کی تفریح کے لئے جم و ڈسپلے سنٹر بنایا جائے گا؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن میں توسیع کا کام مکمل ہو چکا ہے اور عنقریب بلڈنگ محکمہ سوشل ویلفیئر کے حوالہ کر دی جائے گی۔

(ب) مذکورہ سنٹر کا کل رقبہ (sqft)15866 ہے اور اس منصوبے کی کل لاگت 145.617 ملین روپے ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے کہ وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن لاہور میں خواتین کی تفریح کے لئے ڈسپلے سنٹر اور سیل سنٹر کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا وومن ڈویلپمنٹ سنٹر ماڈل ٹاؤن کی بلڈنگ محکمہ سوشل ویلفیئر کے حوالے کر دی گئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! بلڈنگ مکمل ہو گئی ہے لیکن چونکہ ابھی تک وہاں ٹرانسفارمر کا مسئلہ ہے، ہم نے ڈیمانڈ نوٹس pay کر دیا ہوا ہے واپڈا نے ہم سے commitment کی تھی اور پچھلے اجلاس میں راجہ ریاض صاحب نے بھی اس کے لئے ہم سے commitment کی تھی کہ میں واپڈا سے کہوں گا کہ وہاں ٹرانسفارمر دیا جائے لیکن ابھی تک ٹرانسفارمر نہیں ملا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے PEL سے بات کی ہے لیکن PEL کہتا ہے کہ ابھی ہمارے پاس نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ واپڈا کی طرف سے جان بوجھ کر ایک رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔ بجلی کے بغیر تو انسان کی زندگی ادھوری ہے جب تک ماڈل ٹاؤن میں نئے بنائے گئے سوشل ویلفیئر کے ادارے میں ٹرانسفارمر نہیں لگتا تب تک یہ بلڈنگ fall نہیں ہو سکتی۔ بلڈنگ اپنا کام کرنے کے لئے ready ہے، ہم نے اپنے تئیں جو commitment کی تھی وہ نبھا دی ہے۔ اب ہم اپوزیشن لیڈر راجہ ریاض صاحب سے request کریں گے کہ انہوں نے جو commitment کی تھی کہ ہم واپڈا سے کہہ کر وہاں ٹرانسفارمر پہنچائیں گے چونکہ ہم پیسے بھی ادا کر چکے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: پہلی بات تو یہ ہے کہ جب کوئی معزز ممبر ہاؤس میں نہ ہو تو اس بارے میں کوئی بات کرنا نامناسب ہوتی ہے اس کی اجازت نہیں ہے۔ آپ آئندہ احتیاط کیجئے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6380 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاوارث بچوں کے لئے محکمہ کی خدمات

*6380: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ سماجی بہبود لاوارث، گھر سے بھاگے ہوئے گم شدہ بچوں اور بچیوں کی بازیابی کے لئے کیا خدمات سرانجام دے رہا ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) 2007، 2008 اور 2009 میں کتنے لاوارث گھر سے بھاگے ہوئے گم شدہ بچوں اور بچیوں کو بازیاب کروایا گیا، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود نے لاوارث گھر سے بھاگے ہوئے گم شدہ بچے اور بچیوں کے لئے صوبہ پنجاب میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز پر نگہبان سنٹرز قائم کئے ہیں جن کی کل تعداد 8 ہے، یہ سنٹر لاہور، ملتان، بہاول پور، ڈیرہ غازی خان، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، راولپنڈی میں قائم کئے گئے ہیں۔یہاں بچوں کو رہائش، خوراک اور روزمرہ زندگی کی ضروریات بلا معاوضہ مہیا کی جاتی ہیں۔مزید ان بچوں کے والدین سے رابطہ کیا جاتا ہے اور بچوں کو والدین سے ملوایا جاتا ہے۔

(ب) 2007، 2008 اور 2009 میں 7368 گمشدہ بچوں اور بچیوں کو بازیاب کروایا گیا تفصیل درج ذیل ہے:-

2007	2008	2009
2875	2920	1573

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ آئندہ بجٹ میں کوئی نئے سنٹرز بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ ابھی میں نے جز (الف) کے بارے میں پوچھا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں ابھی اگلا ضمنی سوال بھی کر لوں؟

جناب سپیکر: پہلے اس کا جواب آنے دیں پھر دوسرا سوال کر لیں۔جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! بالکل ہم ارادہ رکھتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ جس طرح لاہور میں آغاز کرنے جا رہے ہیں دوسرے اضلاع میں بھی اس چیز کو متعارف کرائیں گے اور پنجاب کے تمام اضلاع میں اس کی رسائی کو یقینی بنائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہوں نے کہا ہے کہ 08-2007 اور 2009 میں جو بچے بازیاب کرائے گئے ہیں ان میں سے انہوں نے کتنے بچے والدین کے حوالے کئے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی تفصیل بتا سکیں گے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! 2007 میں 2875، 2008 میں 2920 اور 2009 میں 1573 بچے۔ میں ایک بات clear کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم وہ بچے صرف تین چار دن اپنے پاس رکھتے ہیں اور پھر maximum دو ماہ تک کا period ہے کہ اگر ان کے والدین نہیں ملتے تو پھر ہم انہیں چلڈرن ہوم یعنی یتیم خانے میں بھجوا دیتے ہیں۔

راجہ شوکت عزیز بھٹی: جناب سپیکر! ہماری ایک معزز ممبر واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلی گئی ہیں آپ ان کو واپس بلائیں۔

جناب سپیکر: ہاں، میں بھول گیا تھا۔ محترمہ ساجدہ میر صاحبہ! آپ زحمت کر کے جائیں اور سیمل کامران صاحبہ کو منا کر House میں واپس لائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ ساجدہ میر صاحبہ ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! چونکہ یہ جواب 2010 میں دیا گیا اور اب 2011 ہے تو ایک سال کے دوران کتنے مزید بچے بازیاب کرائے گئے اور اس وقت سنٹر میں کل کتنے بچے موجود ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اس وقت 3142 بچے اس سنٹر میں موجود ہیں اور اگر آپ ہر ضلع کی تفصیل لینا چاہیں تو میں وہ بھی دے سکتا ہوں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی تھوڑی دیر پہلے کہا ہے کہ اس سنٹر میں صرف تین یا چار دن بچوں کو رکھا جاتا ہے اور اس کے بعد ان کو یتیم خانے میں بھجوا دیا جاتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہم اس سنٹر میں دو ماہ تک بچوں کو رکھ سکتے ہیں۔ جن بچوں کے والدین کے ساتھ رابطہ ہو جاتا ہے انہیں وہ لے جاتے ہیں، جن بچوں کے والدین کے ساتھ رابطہ نہیں ہوتا وہ دو ماہ تک اس سنٹر میں رہ سکتے ہیں اور اس کے بعد ان کو Children Home transfer کر دیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے پہلے اپنے جواب میں کہا کہ ہم ان بچوں کو اس سنٹر میں تین یا چار دن سے زیادہ نہیں رکھتے اور اس کے بعد ان کو یتیم خانے بھیج دیتے ہیں۔اب منسٹر صاحب فرمارہے ہیں کہ ہم ان بچوں کو دو ماہ تک اس سنٹر میں رکھ سکتے ہیں۔منسٹر صاحب مجھے اصل صورتحال بتادیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! جن بچوں کے والدین مل جاتے ہیں وہ اپنے بچوں کو تین چار دن میں لے جاتے ہیں۔جن بچوں کے والدین نہیں ملتے ان کو ہم دو ماہ سے زیادہ اس سنٹر میں نہیں رکھ سکتے اس لئے اس کے بعد ہم انہیں یتیم خانے میں بھجوادیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سیمل کامران ایوان میں واپس تشریف لے آئیں)

جناب سپیکر: اگلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا سوال محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! ان کے ایماء پر سوال نمبر7070 (معزز خاتون ممبر نے محترمہ نسیم لودھی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: کیا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جی، ہاں اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور۔دارالامانوں میں داخل کئے گئے بچوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7070: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سال2009 کے دوران ضلع لاہور کے دارالامانوں میں کل کتنے بچے داخل کئے گئے؟

(ب) ان دارالامانوں میں کل کتنی نابالغ لڑکیاں داخل کی گئیں؟

(ج) سال2009 کے دوران ضلع لاہور کے دارالامانوں میں کل کتنے نوزائیدہ بچے لئے گئے نیز ان بچوں کی دیکھ بھال پر حکومت کا کل کتنا خرچہ ہوا، ماہانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) سال2009 میں کل399 بچے داخل ہوئے۔

(ب) سال2009 میں کوئی نابالغ لڑکی داخل نہیں ہوئی۔
(ج) سال2009 میں کوئی بھی نوزائیدہ بچہ نہیں لیا گیا جس کی وجہ سے حکومت کا کوئی خرچہ نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! جواب کے جز(الف) میں بتایا گیا ہے کہ "سال2009 میں کل 399 بچے لاہور کے تمام دارالامانوں میں داخل کئے گئے ہیں۔" میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ لاہور میں کتنے دارالامان ہیں اور ان کا سال2009 میں کتنا بجٹ تھا؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ سال2009 کے حوالے سے سوال تھا جس میں ہم نے ان کو بتایا ہے کہ ضلع لاہور کے دارالامان میں399 بچے داخل ہوئے ہیں لیکن اب latest position یہ ہے کہ اس وقت لاہور دارالامان میں60 خواتین اور12 بچے موجود ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں نے latest figures نہیں پوچھے بلکہ میں نے یہ پوچھا ہے کہ لاہور میں کتنے دارالامان ہیں اور2009 میں ان کا کتنا بجٹ تھا؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! بجٹ کے حوالے سے تو ان کا fresh question بنتا ہے۔

جناب سپیکر: بجٹ کی حد تک چھوڑیں کیونکہ یہ fresh question بنتا ہے۔ محترمہ! بجٹ کے حوالے سے آپ خود پڑھیں۔ منسٹر صاحب! یہ بتائیں کہ لاہور میں کتنے دارالامان ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! لاہور میں ایک ہی دارالامان کام کر رہا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ 399 بچوں میں سے کتنے بچے والدین کے حوالے کر دیئے ہیں اور کتنے اس وقت دارالامان میں موجود ہیں اور ان بچوں کا2009 میں کیا status رہا؟

جناب سپیکر: محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ 2009 میں ان 399 بچوں میں سے کتنے بچے آپ نے والدین کے حوالے کر دیئے تھے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! دارالامان میں جو بچے آتے ہیں وہ اپنی والدہ کے ساتھ آتے ہیں، وہ اکیلے نہیں آتے۔ دارالامان خواتین کے لئے Shelter Home ہے۔ ہم بڑے بچوں کو نہیں لیتے اور چھوٹے بچے بھی اپنی والدہ کے ساتھ آتے ہیں۔ جب والدہ دارالامان سے جاتی ہے تو بچے بھی ساتھ چلے جاتے ہیں اسی لئے میں نے یہ figures بتائے ہیں کہ 60 خواتین کے ساتھ 12 بچے ہیں۔ یہ سب اپنی اپنی ماں کے ساتھ آئے ہیں ہم علیحدہ سے بچوں کو دارالامان میں نہیں رکھتے کیونکہ اس مقصد کے لئے یتیم خانہ موجود ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب 2011 کے حوالے سے بتا رہے ہیں جبکہ میں صرف سال 2009 کے بارے میں پوچھ رہی ہوں اگر ان کو معلوم نہیں تو یہ پتا کر کے مجھے کل بتا دیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! سال 2009 میں جو 399 بچے آئے تھے وہ اپنی اپنی ماں کے ساتھ آئے تھے۔ اب وہ جا چکے اور اپنے گھروں میں ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ دیبا مرزا صاحبہ کا ہے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! سوال نمبر 7289، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سیالکوٹ، رجسٹرڈ و غیر رجسٹرڈ NGOs کی تفصیلات

*7289: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں اس وقت کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ NGOs کام کر رہی ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ب) جن NGOs کی کارکردگی تسلی بخش نہ ہے ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) مذکورہ ضلع میں رجسٹرڈ NGOs کو 08-2007، 09-2008 میں کتنی امداد فراہم کی گئی اور کیا اس رقم کا باقاعدہ آڈٹ کیا گیا، اگر ہاں تو آڈٹ رپورٹ کی کاپی ایوان کو فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں اس وقت محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ NGOs کی تعداد 140 ہے-

(ب) محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ NGOs کی کارکردگی تسلی بخش ہے-

(ج) ضلع سیالکوٹ میں رجسٹرڈ NGOs کو 08-2007 میں کل -/100000 روپے NGOs کو اور 09-2008 میں مبلغ -/37500 روپے NGOs میں تقسیم کئے گئے۔ان NGOs نے باقاعدہ ان رقوم کا آڈٹ کروایا ہے۔آڈٹ رپورٹ کی کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! جواب کے جز(ج) میں کہا گیا ہے کہ "ضلع سیالکوٹ میں رجسٹرڈ NGOs کو 08-2007 میں کل/100000 روپے اور 09-2008 میں مبلغ-/27500 روپے تقسیم کئے گئے ہیں۔اس رقم کا باقاعدہ آڈٹ کیا گیا ہے۔" مجھے جو رپورٹ دی گئی ہے اس کی وضاحت درکار ہے کیونکہ یہاں پر صرف ایک NGO "امن ویلفیئر کونسل" کی تفصیل دی گئی ہے۔کیا دونوں سالوں میں یہ تمام رقوم صرف امن ویلفیئر کونسل کو دی گئیں ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہم نے رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ وزیر اعلیٰ کی صوابدیدی grant ہے اور پنجاب سوشل سروسز بورڈ اس میں help out کرتا ہے۔یہ صرف وہاں کے سٹاف کو مالی معاونت دینے کے لئے stipend کی مد میں دیئے جاتے ہیں جو کہ یہ بالکل تھوڑی سی amount ہے۔یہ تقریباً 10 ہزار سے لے کر 40 ہزار روپے تک دیئے جاتے ہیں یعنی کم از کم 10 ہزار اور زیادہ سے زیادہ 40 ہزار روپے اس حوالے سے دیئے جاتے ہیں۔وہ NGOs جو کہ وہاں پر فعال کردار ادا کر رہی ہیں، جہاں پر حکومت کا کوئی ادارہ موجود نہیں اور وہاں کوئی NGO کام کر رہی ہے یا حکومت نے جن اداروں کو NGOs کے حوالے کیا ہے اور وہ اسے چلا رہی ہیں صرف ہم وہاں پر امداد فراہم کر رہے ہیں۔ہم ہر NGO کو یہ امداد فراہم نہیں کر رہے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! شاید منسٹر صاحب کو میری بات سمجھ نہیں آئی۔میں نے یہ پوچھا ہے کہ کیا یہ ساری payment صرف "امن ویلفیئر کونسل" کو ہی کرنی تھی کیونکہ صرف انہی کی آڈٹ رپورٹ لف ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ جو criteria پر پورا اُترے گا صرف اسی کی معاونت کی جائے گی۔ ان projects کو جو run کرے گا خواہ وہ امن ہو، شانتی ہو یا کوئی بھی ہو ہم اسی کو معاونت مہیا کریں گے۔ ہم ہر NGOs کو پیسے نہیں دیں گے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب! تھوڑی سی وضاحت کر دیجئے کہ یہ -/137500 روپے کس مد میں دیئے گئے ہیں؟ صرف ایک ہی NGO کو یہ رقم دی گئی ہے بقول آپ کے کہ صرف وہی کام کر رہی تھی، اگر باقی پورے ضلع کی NGOs کوئی کام نہیں کر رہیں تو ان کو cancel کیوں نہیں کر دیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اگر کوئی NGO ہمیں request کرتی ہے کہ ہم یہ project چلا رہے ہیں لیکن اس میں ہماری ضروریات بڑھ گئی ہیں لہذا ہماری مالی معاونت کی جائے تو ہم اُن کو بالکل on board کرتے ہیں۔ میری معزز ممبر دوسری NGOs سے بھی کہیں کہ وہ ہمیں request بھجوائیں تو ہمیں اُنہیں بھی on board کریں گے اور ہم دیکھیں گے کہ وہ لوگوں کی کس طریقے سے خدمت کر رہے ہیں۔ اگر وہ واقعی ہمیں لوگوں کی خدمت کرتی ہوئی نظر آئیں گی تو ہم انہیں بھی اس criteria میں شامل کریں گے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! وزیر موصوف ذرا یہ brief کر دیں کہ اُس NGO نے ایسا کون سا project کیا ہے جس کے لئے اتنی بڑی رقم اُن کو عنایت کی گئی ہے اور کسی دوسری NGO کو اس قابل نہیں سمجھا گیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ NGOs فلاحی کام ہی کرتی ہیں اور انہوں نے کون سا میدان مارنا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ NGOs تو محلے اور گلی کوچوں میں کام کرتی ہیں تو ہم ان غریب لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہی یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ دوسری NGOs ہمیں request تو بھجوائیں جب کوئی ہمیں request ہی نہیں بھجوائے گا تو اس پر عملدرآمد کیسے ہو گا؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میرے ضمنی سوال کا جواب بالکل نہیں آ رہا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع بھر میں 140 رجسٹرڈ NGOs ہیں اور وہ ہمیں اکثر اپنے پروگراموں میں بطور MPA, invite کرتی رہتی ہیں تو میرے علم میں ہے کہ بہت ساری NGOs, working condition میں ہیں اور وہ گلی

محلوں میں بڑی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ وہ شکایت بھی کرتی ہیں کہ ہم نے بھی apply کیا ہے لیکن ہمیں اس قابل نہیں سمجھا گیا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کوئی particular case بتائیں ناں؟

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میں "امن ویلفیئر کونسل" کی ہی بات کر رہی ہوں کہ اس NGO کو اتنی زیادہ رقم کیوں دی اور دوسری NGOs کو رقم کیوں نہیں دی گئی؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اگر میری معزز بہن یا جیسے میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر ہمارے معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ جو لوگ فلاحی کام کر رہے ہیں یہ انہیں recommend کر کے بھجوائیں ہم اُن کے کیسوں کو priority دیں گے اور جو ہو سکا اُن کی help کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی محترمہ دیبا مرزا کا ہے۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7290 ہے۔

ضلع سیالکوٹ، ادارہ دارالفلاح کو نئی بلڈنگ میں منتقل کرنے کا مسئلہ

*7290: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں محکمہ کے زیر انتظام ایک ادارہ دارالفلاح سرکاری بلڈنگ میں کام کرتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دارالفلاح کو نئی بلڈنگ تعمیر کرنے کی غرض سے پرانی بلڈنگ سے کسی پرائیویٹ کرایہ کی بلڈنگ میں شفٹ کر دیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے اور ادارہ ہذا کو ابھی تک اس نئی بلڈنگ میں شفٹ نہیں کیا گیا، اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی یہ درست ہے کہ محکمہ کے زیر انتظام بیوہ خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے دارالفلاح سیالکوٹ میں کام کر رہا ہے۔ یہ ادارہ سال 1972 میں اس کی اپنی بلڈنگ میں قائم کیا گیا تھا اور سال 10-2009 تک یہ ادارہ اسی بلڈنگ میں کام کرتا رہا ہے۔ چونکہ اس ادارے

کی بلڈنگ رہائش کے قابل نہ تھی لہذا سال 2009 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ نے اس ادارے کو کرائے کی بلڈنگ میں شفٹ کر دیا۔

(ب) چونکہ بلڈنگ کی حالت رہائش کے قابل نہ تھی لہذا اس ادارے کو کرائے کی بلڈنگ میں شفٹ کیا گیا تھا۔

(ج) یہ درست نہیں ہے کہ دارالفلاح کی نئی بلڈنگ تعمیر ہو چکی ہے۔دارالفلاح کی نئی بلڈنگ کے لئے سکیم ابھی زیر غور ہے۔سکیم منظور ہونے اور بلڈنگ تعمیر ہونے کے بعد نئے دفتر میں دارالفلاح شفٹ کر دیا جائے گا۔

محترمہ دیبا مرزا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دارالفلاح کی پرانی بلڈنگ کی جگہ پر جو بلڈنگ بن چکی ہے اور محکمہ یہ بتاتا ہے کہ ہم نے اس بلڈنگ میں یتیم خانہ بنانا ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سیالکوٹ چار سال سے اس بلڈنگ کی تعمیر کر چکی ہے لیکن یہ بلڈنگ ابھی تک خالی پڑی ہے۔دارالفلاح کے لئے مختلف گھروں کو کرائے پر لے کر بے سہارا خواتین کو رکھا جاتا ہے اُنہیں اس بلڈنگ میں شفٹ کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! وہ بلڈنگ واقعی بڑی خستہ حال تھی تو ہم اس ادارے کو کرائے کی بلڈنگ میں لے گئے ہیں لیکن اگر میری بہن کہتی ہیں کہ وہاں پر کوئی جگہ موجود ہے تو یہ ہمارے ساتھ بیٹھیں اور ہمیں proposal دیں اگر جگہ موجود ہے تو ہم اس چیز کو یقینی بنائیں گے کہ اگر وہ جگہ کارآمد ہے اور وہاں پر اس project کو شروع کیا جا سکتا ہے تو ہم اُس کو ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7551 ہے۔

ضلع چنیوٹ، دستکاری سکولز کا انتظامی ڈھانچہ و دیگر تفصیلات

*7551: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

ضلع چنیوٹ میں خواتین کے دستکاری سکولز کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے اور کون کون سی خواتین آفیسرز کس کس پوسٹ پر ضلع چنیوٹ میں کام کر رہی ہیں، ان کے نام، ایڈریس اور مکمل کوائف مع تعیناتی عرصہ تفصیلاً بیان کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

صوبہ پنجاب کے دیگر اضلاع کی طرح ضلع چنیوٹ میں بھی دستکاری سکول مقامی NGOs چلا رہی ہیں۔ان سکولوں میں خواتین اساتذہ خواتین کو مختلف دستکاریوں اور ہنر مندیوں کی تعلیم دیتی ہیں۔ انتظامی امور بھی NGOs خود سرانجام دیتی ہیں جبکہ محکمہ سماجی بہبود متعلقہ NGO کو مبلغ-/500روپے ماہانہ وظیفہ برائے دستکاری ٹیچر دیتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!میں نے وزیر موصوف سے گورنمنٹ کے سکول پوچھے ہیں کہ وہ کون کون سے ہیں اور اُن کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر!چنیوٹ میں ابھی تک حکومت پنجاب کا کوئی ادارہ کام نہیں کر رہا۔اس ضمن میں وہاں پر NGOs کام کر رہی ہیں اور ہم ان کو support کرتے ہیں تو اسی لئے یہ NGOs کے حوالے سے جواب آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خواتین کے ان سکولوں کے حوالے سے زیادہ تر NGOs کام کرتی ہیں اس لئے ہم نے ان NGOs کی بابت اس سوال کا جواب دیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!میں نے گورنمنٹ کے سکول کے بارے میں پوچھا تھا تو انہیں اس سوال کے جواب میں NGOs کا ذکر کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی اور کیا چنیوٹ صوبہ پنجاب سے باہر ہے کہ اُس میں گورنمنٹ کا کوئی سکول نہیں بن سکتا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر!ہم اُن NGOs کو رجسٹرڈ کرتے ہیں، اُن کا سالانہ آڈٹ ہوتا ہے، وہ ہمارے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں اور وہ فلاحی کام کرنے کے حوالے سے اس project کا حصہ ہیں۔یہاں میری بے شمار بہنیں اور بھائی بیٹھے ہیں جو NGOs کو run کر رہے

ہیں اس لئے اس طریقے سے NGOs کی مخالفت نہ کریں کیونکہ وہ فلاحی کام کرتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ جن علاقوں میں کوئی بھی نہیں پہنچتا وہ وہاں جا کر لوگوں کی خدمت کرتی ہیں۔

جناب سپیکر: Question Hour ختم ہوتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

گداگری کے سدباب اور روک تھام کے لئے ٹاسک فورس و دیگر تفصیلات

*6010: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت پنجاب نے گداگری کے تدارک کے لئے سال 10-2009 کے دوران کتنے گداگروں کو پکڑا اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گداگری کے سدباب اور روک تھام کے لئے ایک ٹاسک فورس کام کر رہی ہے اگر ہاں تو اس کے ممبران کی تفصیل مع نام، پتا، عہدہ کے مہیا کی جائے نیز مذکورہ ٹاسک فورس نے اس لعنت کے سدباب اور روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود نے سال 10-2009 کے دوران کسی گداگر کو نہ پکڑا ہے اور نہ ہی اس کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے۔

(ب) اس سلسلے میں اس وقت کوئی ٹاسک فورس کام نہ کر رہی ہے۔

لاہور۔ بے بی کیئر سنٹرز کی تفصیلات

*6520: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

کیا یہ درست ہے کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے ملازم پیشہ خواتین کی سہولت کے لئے ضلع لاہور میں بے بی ڈے کیئر سنٹرز بنائے ہیں، ان کی تعداد کیا ہے اور وہ کس کس مقام پر بنائے گئے ہیں، اگر نہیں بنائے گئے تو حکومت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

ضلع لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کے تحت ایک بے بی ڈے کیئر سنٹر وحدت کالونی لاہور میں کام کر رہا ہے۔

ضلع چنیوٹ، گھریلو صنعت سازی کی تفصیلات

*7553: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چنیوٹ میں خواتین کے لئے کل کتنے دستکاری سکولز ہیں، ان دستکاری سکولز میں خواتین کو کس کس دستکاری اور ہنر مندی کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(ب) گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں خواتین کے لئے ضلع چنیوٹ میں جو اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ان کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع چنیوٹ میں سات دستکاری سکول لوکل NGOs کی زیر نگرانی چل رہے ہیں۔ ان دستکاری سکولوں میں خواتین کو سلائی، کڑھائی اور مختلف ہنر کی تربیت دی جاتی ہے۔

(ب) گھریلو صنعت سازی کا قیام محکمہ سماجی بہبود کے متعلقہ نہ ہے۔ محکمہ سماجی بہبود صرف خواتین کو مختلف دستکاریوں کی تربیت دیتا ہے تاکہ وہ خود کفیل ہو سکیں۔

ضلع قصور۔ محکمہ سماجی بہبود کو بجٹ کی فراہمی و دیگر تفصیلات

*7617: ملک اختر حسین نول: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود ضلع قصور کو مالی سال 2009-10 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں دی گئی ہے؟

(ب) یہ رقم کن کن ترقیاتی کاموں کے لئے دی گئی، ان کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) کتنی رقم ملازمین کی تنخواہوں / ٹی اے / ڈی اے کے لئے ہے اور کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کے پٹرول / ڈیزل / مرمت کے لئے مہیا کی گئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود ضلع قصور کو مالی سال 10-2009 میں کل ایک کروڑ 72 لاکھ 10 ہزار روپے دیئے گئے۔مدوار رقم کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود ضلع قصور کو مالی سال 10-2009 میں کسی قسم کی ترقیاتی سکیم کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ج) ملازمین کی تنخواہوں کے لئے مبلغ -/13474000 روپے، ٹی اے/ڈی اے کے لئے مبلغ -/315000 روپے، پٹرول/ڈیزل (سرکاری گاڑی برائے ضلعی آفیسر سماجی بہبود و سپرنٹنڈنٹ دارالامان) کے لئے مبلغ -/216000 روپے اور سرکاری گاڑیوں کی مرمت کے لئے مبلغ -/95000 روپے مہیا کئے گئے۔

گداگری کی لعنت کے خلاف مؤثر قانون سازی کرنے کی تفصیلات

*7630: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں گداگری کی لعنت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں ان اقدامات کو مؤثر بنانے کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا گیا ہے؟

(ب) اگر لاہور میں دارالکفالہ برائے گداگری بنانے کی تجویز زیر غور ہے تو اس پر عملدرآمد کب تک متوقع ہے؟

(ج) کیا حکومت گداگری کی لعنت کے خلاف مؤثر قانون سازی کرنے کو تیار ہے؟

(د) پہلے سے موجود Vagrancy Ordinance 1958 کو مؤثر بنانے کے لئے کون سی ترامیم حکومت کے زیر غور ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود نے Punjab Vagrancy Act 1958 کے تحت گداگری کے خاتمے کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا ہے اور اس سلسلہ میں محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو یہ منصوبہ سال 10-2009 کے دوران پیش کیا گیا تھا جس کی منظوری بھی لے لی گئی تھی تاہم صوبہ کی مالی صورتحال کے مدنظر سال 10-2009 کے دوران اس منصوبہ کے لئے فنڈز

جاری نہ کئے گئے تھے جس کی وجہ سے یہ منصوبہ فی الحال شروع نہ ہو سکا۔تاہم مالی سال 2011-12 کے مجوزہ ترقیاتی پروگرام میں یہ منصوبہ شامل کر دیا گیا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف)میں بتایا گیا ہے امید ہے کہ مالی سال2011-12 کے ترقیاتی پروگرام میں یہ منصوبہ شامل کر دیا گیا ہے لہذا امید ہے کہ اس منصوبہ پر سال2011-12 میں کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ج) گداگری کے خاتمے کے لئے پہلے سے Punjab Vagrancy Act 1958 کی شکل میں ایک قانون موجود ہے تاہم حکومت یہ کوشش کر رہی ہے کہ اس قانون پر مؤثر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔

(د) فی الحال اس میں کوئی ترامیم زیر غور نہ ہیں۔

وومن ڈویلپمنٹ پروگرام کا آغاز و دیگر تفصیلات

*7646: محترمہ ساجدہ میر:کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) وومن ڈویلپمنٹ پروگرام کب شروع ہوا تھا؟

(ب) اس پروگرام کے بنیادی اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

(ج) اس پروگرام کو فنڈنگ کہاں کہاں سے ہوتی ہے؟

(د) اس پروگرام کے تحت صوبہ میں کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب کا آغاز سال2006-07 میں جینڈر ریفارم ایکشن پلان(گریپ)کے اصلاحاتی ایجنڈے کے تحت ممکن ہوا۔

(ب) اس کا مقصد خواتین کی اہمیت، شرکت اور مؤثر نمائندگی کو ہر سطح پر ممکن بنانا اور قومی و بین الاقوامی معاہدات برائے خواتین پر عملدرآمد کو یقینی بنانا ہے جس کے لئے ڈائریکٹوریٹ سرگرم عمل ہے۔

(ج) ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب سوشل ویلفیئر وومن ڈویلپمنٹ و بیت المال حکومت پنجاب کا مستقل شعبہ ہے اس کا تمام تر بجٹ حکومت پنجاب فراہم کرتی ہے۔

(د) ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب جینڈر ریفارم ایکشن پلان (گریپ) کے ساتھ صوبائی سطح پر سیاسی معاملات میں خواتین کی مؤثر نمائندگی، حکومتی اداروں کی از سر نو تنظیم سازی، حکومتی محکمہ جات میں خواتین کی بھرتی، حکومتی تخمینہ جات میں خواتین کے لئے پالیسی سازی جیسی اصلاحات شامل ہیں۔اس کے علاوہ صوبائی کمیشن برائے خواتین کا قیام، صوبائی محتسب کے فعال کردار، خواتین کے لئے ہیلپ لائن سروس کے اجراء، ہوم بیسڈ ورکرز اور خواتین پر تیزاب پھینکے جانے کے واقعات پر پالیسی سازی میں مثبت پیشرفت جاری ہے۔

محکمہ ترقی خواتین کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*7647: محترمہ ساجدہ میر: کیاوزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ترقی خواتین کا سال09۔2008،10۔2009اور11۔2010کا کل بجٹ کتنا ہے مدوائز بتائیں؟

(ب) ترقی خواتین کے کتنے دفاتر لاہور میں کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ج) لاہور میں ترقیاتی خواتین کے کتنے دفاتر کرایہ کی بلڈنگ میں ہیں ان کا ماہانہ کرایہ کتنا ہے؟

(د) ان میں کیا کیا فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ہ) ان تین سالوں کے دوران خواتین کی ترقی کے کتنے منصوبے مکمل کئے گئے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ادارہ کے سالانہ مجموعی بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	بجٹ
2008-09	10.238 M
2009-10	9.871 M
2010-11	9.738 M

(ب) ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ 129 شادمان لاہور میں واقع ہے۔اس کے علاوہ لاہور میں ادارہ ہذا کا کوئی دفتر نہ ہے۔

(ج) لاہور میں ادارہ ترقی خواتین کا دفتر صرف مذکورہ بالا شادمان میں ہی ہے جس کا ماہانہ کرایہ ہر سال دس فیصد اضافہ کے بناء پر ڈیڑھ لاکھ ہو چکا ہے۔

(د) ادارہ ہذا کا بنیادی مقصد خواتین کے حقوق کی آگاہی، معاشرے میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک سے متعلق قوانین کے بارے میں پالیسی سازی میں معاونت جیسا کہ خواتین پر تیزاب پھینکے جانے کے واقعات، خواتین پر ہونے والے تشدد شامل ہیں۔اس کے علاوہ صوبائی کمیشن برائے خواتین کا قیام، صوبائی محتسب برائے خواتین کے اجراء، خواتین کے لئے ہیلپ لائن سروس کے آغاز، حکومتی اداروں میں پانچ فیصد کوٹا برائے خواتین پر عملدرآمد، بین الصوبائی گروپ وزراء ترقی خواتین کی تشکیل نو، صوبائی CEDAW کمیٹی کا قیام، خواتین کے لئے دفتری ماحول کی بہتری، گھریلو خواتین کارکنان کے لئے پالیسی سازی اور گھریلو خواتین کارکنان کے لئے نمائش کا انعقاد شامل ہے۔

(ہ) ڈائریکٹوریٹ آف وومن ڈویلپمنٹ پنجاب نے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات پنجاب کو وومن ہیلپ لائن کے اجراء، ہیلپ لائن کے قیام، خواتین کی معاشی ترقی اور خواتین کے لئے قانونی معاونت سینٹ پر PC-1 بھجوائے گئے ہیں۔جیسے ہی مذکورہ محکمے کی طرف سے منظوری آئے گی ان پر عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔اس کے علاوہ صوبائی سطح پر گھریلو خواتین کارکنان، خواتین پر تیزاب پھینکے جانے کے واقعات، صوبائی کمیشن برائے خواتین کے اجرا اور صوبائی محتسب برائے خواتین کے قیام پر مثبت پیشرفت جاری ہے۔

سال 2010 عافیت میں لائے گئے بزرگوں کی تفصیلات

*7981: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2010 میں ادارہ عافیت میں کل کتنے بزرگوں کو لایا گیا، ان کے نام و پتا جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ بزرگوں کو کیا کیا سہولیات مہیا کی گئیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عافیت میں بزرگوں کو موسم کے مطابق شاپنگ بھی کروائی جاتی ہے، اگر ہاں تو ان کو شاپنگ کے لئے کتنی رقم فراہم کی جاتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) سال 2010 میں ادارہ عافیت لاہور میں کل 16، راولپنڈی میں 10 اور ملتان میں کل 15 بزرگوں نے نیا داخلہ لیا۔ان کے نام وپتاجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ عافیت میں رہائشیوں کو حسب ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔رہائش، کھانا، ملبوسات، تفریحی سرگرمیاں، مذہبی تعلیم، طبی سہولیات، مشاورت وراہنمائی وغیرہ

(ج) جی ہاں۔یہ درست ہے کہ ادارہ عافیت میں بزرگوں کو موسم کی مناسبت سے ملبوسات وغیرہ کی خریداری اور شاپنگ کروائی جاتی ہے تاہم شاپنگ بزرگوں کو ساتھ لے جاکر ان کی پسند کے مطابق کروائی جاتی ہے انہیں رقم نہیں دی جاتی۔

لاہور میں عافیت کے دفاتر کی تعداد و دیگر تفصیلات

*7987: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں واقع ادارہ عافیت میں کل کتنے بزرگوں کو رکھا گیا ہے نیز ان کو ادارہ عافیت کیا کیا سہولیات مہیا کرتی ہے؟

(ب) ادارہ عافیت کے ضلع لاہور میں کل کتنے دفاتر ہیں نیز یہ آفس کہاں کہاں پر واقع ہیں؟

(ج) لاہور میں ادارہ عافیت کا انچارج کون ہے نیز اسے حکومت کی طرف سے کیا کیا سہولیات میسر ہیں، تفصیل کے ساتھ اس کا نام، عہدہ و گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ادارہ عافیت لاہور میں اس وقت 30 بزرگ مقیم ہیں ان کو درج ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

رہائش، کھانا، ملبوسات، تفریحی سرگرمیاں، مذہبی تعلیم، طبی سہولیات، مشاورت و رہنمائی وغیرہ۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین بیت المال حکومت پنجاب کے تحت چلنے والے ادارہ عافیت کا ضلع لاہور میں صرف ایک دفتر ہے جس کا پتا حسب ذیل ہے:

عافیت سوشل ویلفیئر کمپلیکس سیکٹر D-1 بلاک III نزد عمر چوک ٹاؤن شپ لاہور

(ج) ادارہ عافیت لاہور کے انچارج کا نام فیصل بشیر ہے اس کا عہدہ سوشل ویلفیئر آفیسر اور گریڈ 17 ہے متذکرہ انچارج کو حکومت پنجاب کے متعین کردہ BPS-17 کی سہولیات میسر ہیں۔

ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ و بھلائی کے منصوبوں کی تفصیلات

*8330: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 09-2008 اور 10-2009 میں محکمہ سماجی بہبود نے کتنی ترقیاتی اور غیر ترقیاتی رقم بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خان کے اضلاع کے لئے مختص کی اور کیا یہ تمام رقم متعلقہ مالی سالوں کے اختتام تک خرچ ہو گئی یا کہ اس کا کچھ حصہ سرنڈر کیا گیا یا ترقیاتی فنڈز میں سے کوئی رقم غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے reappropriate کی گئی؟

(ب) محکمہ خصوصاً خواتین اور بچوں کی بھلائی کے لئے مندرجہ بالا اضلاع میں کیا خدمات انجام دے رہا ہے اس کے لئے کون سے ادارے کام کر رہے ہیں اور کیا ان اداروں کے قیام کے وقت جو اہداف مقرر کئے گئے وہ پورے ہو رہے ہیں یا نہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کی مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران دو ترقیاتی سکیمیں ضلع بہاولپور اور بہاولنگر میں کام کر رہی تھیں جن کا نام مع مختص شدہ ترقیاتی بجٹ کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران رحیم یار خان میں کوئی ترقیاتی سکیم کام نہیں کر رہی تھی۔ جبکہ مالی سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران بہاولپور اور رحیم یار خان میں جو غیر ترقیاتی سکیمیں کام کر رہی تھیں ان کی تفصیل مع مختص شدہ غیر ترقیاتی بجٹ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید براں یہ رقم مالی سال کے اختتام تک خرچ ہو گئی تھی اور کوئی رقم سرنڈر نہیں کی گئی تھی۔ جبکہ ترقیاتی رقم غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے reappropriate نہیں کی جا سکتی ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود نے خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے درج ذیل ادارے ضلع بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں قائم کئے ہیں جو اپنے اہداف کے مطابق کام کر رہے ہیں:

ضلع	خواتین کے ادارے	بچوں کے ادارے
بہاول پور	دارالامان، دارلفلاح، صنعت زار ملازمت پیشہ خواتین کا ہاسٹل پناہ	نگہبان، دارالاطفال زنانہ و مردانہ
بہاولنگر	دارالامان، صنعت زار	- - - - - - - -
رحیم یار خان	دارالامان، صنعت زار	- - - - - - - -

ان ادارہ جات کی کارکردگی کی نوعیت درج ذیل ہے:۔

دارالامان:

تشدد کا شکار خواتین کی عارضی پناہ گاہ جہاں انہیں خوراک، رہائش علاج معائنہ کی سہولت کے ساتھ نفسیاتی مشاورت اور قانونی رہنمائی بھی فراہم کی جاتی ہے۔ ان خواتین کی مذہبی تعلیم اور دستکاری ہنر مندی کے فروغ کے لئے بھی کوششیں کی جاتی ہیں۔

دارالفلاح:

تشدد کا شکار خواتین مع بچوں کے لئے عارضی پناہ گاہ ایسی مطلقہ بیوہ یا تشدد کا شکار خواتین جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہیں ان کی عارضی پناہ گاہ ہے۔جہاں پر ان کو ماہانہ وظیفہ -/3000 سے -/3500 روپے تک دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مذہبی تعلیم اور قانونی مشاورت کا انتظام بھی موجود ہے اور ان کی ہنر مندی بڑھانے کے لئے دستکاری تعلیم کا انتظام بھی موجود ہے۔

صنعت زار: مختلف ہنر اور دستکاری کی درس گاہ

ملازمت پیشہ خواتین کا ہاسٹل، ملازمت پیشہ خواتین کے لئے قائم کردہ ہاسٹل

نگہبان: اغواء شدہ گم شدہ اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کی بازیابی اور کام کا مرکز

دارالاطفال (زنانہ): یتیم خانہ زنانہ

دارالاطفال (مردانہ): یتیم خانہ مردانہ

صوبہ کے بڑے شہروں میں مسافر خانے بنانے کی تفصیلات

*8348: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

کیا حکومت صوبہ کے بڑے شہروں یعنی لاہور، گوجرانوالہ، فیصل آباد، ملتان اور راولپنڈی میں مسافر خانے یا پناہ گاہیں بنانے کے لئے تیار ہے تاکہ بے سہارا اور دیہاتوں سے آئے ہوئے غریب مزدور فٹ پاتھوں، گندے نالوں کے کناروں اور دکانوں کے تھڑوں پر سونے کی بجائے وہاں رات گزار سکیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

گزشتہ چند سالوں میں محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین و بیت المال پنجاب نے ایک رپورٹ تیار کی تھی جس کا مقصد دیہاتوں سے آئے بے گھر افراد کے لئے محفوظ پناہ گاہیں بنانا تھا، لیکن درج ذیل وجوہات کی بناء پر اس منصوبہ پر عملدرآمد نہ ہو سکا:۔

1- فٹ پاتھوں اور مختلف پارکوں میں سونے والے زیادہ تر افراد وہ ہیں جو لاہور میں مختلف علاقوں اور شہروں سے مزدوری کی غرض سے آتے ہیں۔یہ افراد عمومی طور پر شاہ عالم مارکیٹ، اکبری منڈی، اعظم کلاتھ مارکیٹ، بھاٹی گیٹ، ریلوے سٹیشن اور جنرل بس سٹینڈ کے علاقوں میں مزدوری کرتے ہیں اور انہی جگہوں پر سو جاتے ہیں۔ایسے تمام افراد کو رہائشی سہولیات انہی علاقوں میں مہیا کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے اخراجات کو مناسب طریقے سے چلا سکیں۔لیکن ان علاقوں میں حکومت کے پاس کوئی مناسب جگہ اور عمارت ایسی نہ ہے جہاں پناہ گاہیں تعمیر کی جا سکیں۔

2- ایسی پناہ گاہوں کو انتظامی اعتبار سے چلانا بھی نہایت مشکل امر ہے۔تاہم اگر پرائیویٹ سیکٹر اس سلسلے میں حکومت کے ساتھ مل کر کوئی منصوبہ شروع کرتا ہے تو مالی اور تکنیکی اعتبار سے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنایا جا سکتا ہے۔

ضلع لاہور۔کمیونٹی سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8581: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں کمیونٹی سنٹرز کی کل تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان کمیونٹی سنٹرز میں کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے نیز ان میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان سنٹرز میں کل کتنے سرکاری ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ان سنٹرز کے سال 10-2009 اور 11-2010 کے اخراجات بتائیں؟

(ہ) حکومت اس ضلع میں مزید کتنے سنٹرز کہاں کہاں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی زیر نگرانی دو کمیونٹی سنٹر کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان کمیونٹی سنٹرز میں ووکیشنل، دستکاری اور کمپیوٹر کی تعلیم دی جاتی ہے زیر تعلیم طلباء کی تعداد تقریباً170 ہے۔

(ج) ان کمیونٹی سنٹرز میں کوئی سرکاری ملازم کام نہیں کر رہا ہے۔

(د) ان سنٹرز پر حکومت کی طرف سے کوئی اخراجات نہ ہو رہے ہیں۔

(ہ) کمیونٹی سنٹر کا قیام محکمہ لوکل گورنمنٹ کی طرف سے عمل میں لایا جاتا ہے لہذا جواب متعلقہ محکمہ سے حاصل کیا جائے۔

لاہور۔محکمہ کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8582:جناب محمد نوید انجم:کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں سماجی بہبود کے کل کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے سال10۔2009 اور11۔2010 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران ان کو حکومت نے سالانہ کتنی گرانٹ فراہم کی؟

(د) ان دفاتر میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی پڑی ہیں؟

(ہ) حکومت ان اسامیوں کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف)

1- ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) لاہور

2- ڈے کیئر سنٹر لاہور

3- ماڈل آرفنیج لاہور

4- دارالامان لاہور

5- کاشانہ لاہور

6- نگہبان لاہور

7- ہاسٹل فار ورکنگ وومن لاہور

(ب) ان سالوں10-2009 اور2010 کے اخراجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سالوں کے دوران حکومت نے جتنی گرانٹ فراہم کی اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان دفاتر میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

ادارہ کا نام	اسامی کا نام	تاریخ
ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم	ٹیلر کم کٹر 01	01-04-2010
دارالامان لاہور	ڈرائیور 01	01-01-2011
کاشانہ لاہور	وارڈن 01	10-02-2009
	جونیئر کلرک 01	12-03-2011
نگہبان سنٹر لاہور	چوکیدار 01	مئی 2010
ہاسٹل فار ورکنگ وومن لاہور	کک 01	20-04-2010
دارالسکون، لاہور	ماہر نفسیات (پارٹ ٹائم)	2007
	سٹینوگرافر 01	2010
	میل نرس 01	2010
چمن، لاہور	ماہر نفسیات (پارٹ ٹائم)	2009
گہوارہ، لاہور	جونیئر کلرک / سٹور کیپر 01	2008
	آیا 01	2009
	نرس 01	2006
قصر بہبود، لاہور	سٹور کیپر 01	2010
	ڈرائیور 01	2009

(ہ) جلد از جلد پُر کر لی جائیں گی۔

گوجرانوالہ، محکمہ کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8629: ڈاکٹر محمد اشرف چوہان: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گوجرانوالہ میں محکمہ کے کل کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کا سال 10۔2009 اور 11۔2010 کا کل بجٹ مدوائز بتائیں؟

(ج) ان سالوں کے دوران کتنی رقم فلاحی کاموں پر خرچ اور کتنی رقم سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت پٹرول پر خرچ ہوئی نیز یہ گاڑیاں کن کن کے زیر استعمال ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کے کل بارہ ادارہ جات و دفاتر کام کر رہے ہیں۔

(ب)

(i) کل بجٹ برائے سال2009-10 1,90,89000/-

اسٹیبلشمنٹ/تنخواہیں	ٹی اے/ڈی اے	پٹرول	ٹرانسپورٹ	نان سیلری اخراجات
1,42,96,136/-	1,52,845/-	2,32,927/-	43,858/-	15,24,049/-

(ii) کل بجٹ برائے سال2010-11 2,59,85000/-

اسٹیبلشمنٹ/تنخواہیں	ٹی اے/ڈی اے	پٹرول	ٹرانسپورٹ	نان سیلری اخراجات
1,66,50,220/-	1,02,761/-	1,31,911/-	1,06,810/-	7,09,090/

(ج) محکمہ کے تمام ادارہ جات عوام کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں ان فلاحی اداروں کو چلانے کے لئے سٹاف متعین کرنا نہایت ضروری ہے جس پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(1) سرکاری ملازمین کی تنخواہیں:

برائے سال2009-10 1,42,96,136/-

برائے سال2010-11 1,66,50,220/-

(II) ٹی اے/ڈی اے

برائے سال2009-10 1,52,845/-

برائے سال2010-11 1,02,761/-

(د) گاڑیوں کی مرمت پر کل-/1,50,668روپے اور پٹرول کی مد میں -/3,64,838 روپے خرچ کئے گئے ہیں یہ گاڑیاں مندرجہ ذیل افسران کے زیر استعمال ہیں:-

I۔ ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر گوجرانوالہ

II۔ سپرنٹنڈنٹ دارالامان گوجرانوالہ

III۔ سوشل ویلفیئر آفیسر، نگہبان سنٹر گوجرانوالہ

IV۔ سوشل ویلفیئر آفیسر سنٹرل جیل گوجرانوالہ

ضلع منڈی بہاؤالدین، ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8631: جناب آصف بشیر بھاگٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں سماجی بہبود کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ادارے کس کس جگہ چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنی NGOs چل رہی ہیں؟

(د) کتنی NGOs رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ہ) کیا ان NGOs کو محکمہ مالی و دیگر امداد فراہم کرتا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع منڈی بہاؤالدین میں سماجی بہبود میں 28 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) ضلع میں چلنے والے دفاتر اور ادارہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نام دفتر	جگہ
1۔ دفتر DO سوشل ویلفیئر	ڈسٹرکٹ کمپلیکس منڈی بہاؤالدین
2۔ دفتر دارالامان	واپڈا کالونی منڈی بہاؤالدین
3۔ دفتر صنعت زار	تھانہ روڈ نزد ٹیلیفون ایکسچینج منڈی بہاؤالدین
4۔ دفتر DDO سوشل ویلفیئر	ست سرا شوگر مل روڈ منڈی بہاؤالدین
5۔ دفتر میڈیکل سوشل آفیسر	ڈی ایچ کیو ہسپتال منڈی بہاؤالدین

(ج) اس وقت ضلع منڈی بہاؤالدین میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ کل 65 NGOs کام کر رہی ہیں۔

(د) محکمہ کے پاس صرف رجسٹرڈ NGOs کا ڈیٹا موجود ہے۔

(ہ) NGOs اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہی ہیں تاہم محکمہ NGOs کو تکنیکی معاونت فراہم کر رہا ہے۔

ضلع وہاڑی، صنعت زار کی عمارت بنانے کا معاملہ

*8651: محترمہ شمیلہ اسلم: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سوشل ویلفیئر کی کتنی زمین موجود ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صنعت زار "وومن ورکنگ ہاسٹل" کی بلڈنگ میں کام کر رہا ہے؟

(ج) کیاحکومت صنعت زار کی بلڈنگ بنانے کاارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں توکب تک ؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سوشل ویلفیئر کی کل 45 کنال اراضی موجود ہے جس میں سے 24 کنال فی الحال خالی ہے۔

(ب) جی ہاں درست ہے کہ صنعت زار Hostel for Working Women کی بلڈنگ میں کام کر رہاہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ 89-1988 میں فیڈرل گورنمنٹ کی مالی امداد سے یہ ہاسٹل تعمیر کیاگیا تھالیکن اس کے عملہ اور اخراجات کی مد میں کوئی رقم نہیں فراہم کی گئی تھی جس کی وجہ سے اس عمارت کو ہاسٹل کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا تھا۔تاہم محکمہ کی باضابطہ اجازت سے صنعت زار کواس بلڈنگ میں شفٹ کیا گیا تھاتا کہ بلڈنگ کو استعمال کیا جا سکے۔

(ج) حکومت صنعت زار کی بلڈنگ بنانے کاارادہ رکھتی ہے،امید کی جاتی ہے مالی سال 13-2012 میں یہ سکیم شروع کی جائے گی۔

ضلع راولپنڈی، صنعت زار کے اداروں میں اضافہ کرنے کا معاملہ

*8682:جناب محمد شفیق خان:کیاوزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں صرف ایک ادارہ صنعت زار کے نام سے قائم ہے،یہ ادارہ کب قائم کیا گیا؟

(ب) کیاحکومت خواتین کو مختلف فنون میں تربیت کے لئے ان اداروں کی تعداد میں آبادی کی بنیاد پر اضافہ کرنے کاارادہ رکھتی ہے ؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):

(الف) یہ درست ہے کہ ضلع راولپنڈی میں ایک ہی ادارہ صنعت زار 1973 میں قائم کیا گیا جبکہ ضلع راولپنڈی میں ایک ادارہ سلائی مرکز کے نام سے بھی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہا ہے۔

(ب) اس ضمن میں ضلع راولپنڈی میں فلاحی اداروں کے تعاون سے چلنے والے 5 عدد دستکاری سنٹروں کو منی صنعت زار کے طور پر صنعت زار کے ساتھ منسلک کیا گیا ہے۔تاہم آبادی کے تناسب سے کسی مزید اضافے کی کوئی سکیم فی الحال زیر غور نہیں ہے۔

ضلع قصور۔سماجی اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8737: محترمہ شگفتہ شیخ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع قصور میں کتنے سماجی ادارے محکمہ کے پاس رجسٹرڈ ہیں اور ان کے کون کون سے منصوبے چل رہے ہیں؟

(ب) 2008-09 اور 2009-10 میں ضلع قصور کے کتنے سماجی اداروں کو گرانٹ دی گئی اور کتنی مالیت کی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران محکمہ نے ضلع قصور میں ترقی خواتین کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے اور کتنے سماجی ادارے ترقی خواتین کے لئے کام کر رہے ہیں؟

(د) سال 2008-09 اور 2009-10 میں کتنی خواتین کو دارالامان میں رکھا گیا، ان پر کتنے اخراجات آئے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع قصور میں محکمہ سماجی بہبود کے پاس کل 160 سماجی ادارے/NGOs رجسٹرڈ ہیں جو کہ اپنی مدد آپ کے تحت کام کر رہی ہیں۔ان میں سے NGOs 30 غیر فعال ہیں جبکہ بقیہ درج ذیل خدمات سر انجام دے رہی ہیں۔

منصوبے/خدمات	تعداد ادارہ جات
تعلیم	41
ترقی نسواں/دستکاری سنٹر	25
خواندگی/لٹریسی	15
سپورٹس	08
واٹر اینڈ سینی ٹیشن ایجنسی	04
عمومی فلاحی منصوبے	17

(ب) محکمہ سماجی بہبود ضلع قصور کی طرف سے مالی سال 2008-09 اور 2009-10 میں کل آٹھ اداروں کو مبلغ-/107500 روپے کی گرانٹ دی گئی (از پنجاب سوشل سروسز بورڈ)

(ج) ضلع قصور میں محکمہ سماجی بہبود سے خواتین سے متعلق رجسٹرڈ سماجی اداروں کی کل تعداد25 ہے جبکہ محکمہ کے زیرانتظام خواتین کے لئے دارالامان، صنعت زار کام کررہے ہیں:۔

نام ادارہ	بجٹ سال09-2008	بجٹ سال10-2009
دستکاری سنٹر	90000	90000
دارالامان(01)	1400449	1015845
صنعت زار(01)	2593000	2684000
کل میزان	4083449	3789845

(د) مالی سال09-2008اور10-2009میں خواتین کی تعداد اوران پر ہونے والے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

مالی سال	تعداد خواتین	اخراجات
2008-09	50	1400449
2009-10	60	1015845
کل میزان	110	2416294

فیصل آباد۔پناہ گاہوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*8834:میجر (ریٹائرڈ) عبد الرحمن رانا:کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں بے سہارا شہریوں کے لئے کتنی پناہ گاہیں کس کس نام سے کس کس جگہ ہیں؟

(ب) ان میں اس وقت کتنے افراد / خواتین رہائش پذیر ہیں؟

(ج) ان کے سال10۔2009اور11۔2010کے سالانہ اخراجات بتائیں؟

(د) ان میں کتنے سرکاری ملازمین کام کررہے ہیں؟

(ہ) ان میں کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(و) حکومت مزید پناہ گاہیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ز) موجودہ پناہ گاہوں میں رہائش پذیر خواتین وحضرات کو کیا سہولیات مہیا کی جارہی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) فیصل آباد میں بے سہارا شہریوں محکمہ سماجی بہبود کے لئے دو پناہ گاہیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

-1 نگہبان:

اس ادارہ میں گم شدہ اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کو عارضی پناہ دی جاتی ہے۔

یہ ادارہ سوشل ویلفیئر کمپلیکس، پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد میں واقع ہے۔

-2 دارالامان:

اس میں تشدد کی شکار خواتین کو پناہ فراہم کی جاتی ہے۔

یہ ادارہ A-519 غلام محمد آباد فیصل آباد میں واقع ہے۔

(ب) جولائی 2010 تا 20۔مئی 2011 کے دوران ادارہ نگہبان میں 203 بچے داخل ہوئے جوان کے لواحقین تک پہنچائے گئے۔دارالامان میں 42 عورتیں اور 8 بچے ہیں۔

(ج) سال 10-2009 کے لئے ان اداروں پر 2551321 اور 11-2010 کے جولائی 2010 سے اپریل 2011 کے اخراجات -/2470718 روپے ہیں۔

(د) ان اداروں میں اس وقت 14 سرکاری ملازمین کام کر رہے ہیں اور 9 اسامیاں خالی ہیں۔

(ہ) ان میں 9 اسامیاں مختلف گریڈ کی خالی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

اسامی کا نام	گریڈ	تعداد
کمپیوٹر آپریٹر	12	01
سپروائزر	09	01
ہینڈی کرافٹ ٹیچر	08	02
سٹور کیپر	05	01
ڈرائیور	04	01
نائب قاصد	01	01
کک	01	01
خاکروب	01	01

(و) جی، ہاں حکومت چلڈرن ہوم تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ز) دارالامان میں عورتوں کو مفت رہائش، خوراک، قانونی امداد اور علاج کی سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں اور ان کو ووکیشنل ٹریننگ، نان فارمل ایجوکیشن اور دینی تعلیم کے ساتھ تفریحی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔نگہبان سنٹر میں بچوں کے لئے مفت رہائش، خوراک اور میڈیکل کی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔نشاندہی ہونے پر بچوں کو ان کے والدین تک بلا معاوضہ پہنچایا جاتا ہے۔ضرورت مند بچوں کو کپڑے اور جوتے فراہم کئے جاتے ہیں۔

صوبہ میں بھیک مانگنے والوں کی تعداد میں اضافہ کی تفصیلات

*8844: محترمہ آمنہ الفت : کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں بھیک مانگنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور یہ ایک کاروبار کی حیثیت اختیار کرتا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے بڑے شہروں کی شاہراہوں پر بھکاری عورتوں کی بھرمار ہے اور ان کی گود میں چھوٹے چھوٹے بچے بے ہوشی کی حالت میں ہوتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بھکاری عورتیں بچے کرایہ پر لاتی ہیں؟

(د) اگر مندرجہ بالا کا جواب ہاں میں ہے تو کیا حکومت اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بھیک مانگنے والوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کے بڑے بڑے شہروں کی شاہراہوں پر بھکاری عورتیں بڑی تعداد میں موجود ہیں اور ان کی گود میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں۔تاہم اس بات کی کوئی تصدیق نہ ہے کہ وہ بچے بیہوشی کی حالت میں ہوتے ہیں۔

(ج) محکمہ کے پاس اس قسم کی کوئی اطلاع نہ ہے۔

(د) محکمہ سماجی بہبود نے Punjab Vagrancy Act 1958 کے تحت گداگری کے خاتمے کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا ہے اور اس سلسلہ میں لاہور میں دارالکفالہ قائم کیا جا رہا ہے۔ مالی سال 2011-12 کے مجوزہ ترقیاتی پروگرام میں یہ منصوبہ شامل کر دیا ہے۔امید کی جاتی ہے اس سے منصوبے میں اس لعنت کو ختم کرنے میں مدد ملے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ پنجاب میں رجسٹرڈ این جی اوز کی تعداد و دیگر تفصیل

11: راجہ حنیف عباسی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ پنجاب میں ضلع وار اس وقت کل کتنی NGOs رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) مذکورہ ہر ایک NGO کو پچھلے پانچ سالوں میں سال وار حکومت کی طرف سے کل کتنی گرانٹ دی گئی؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) صوبہ پنجاب میں ضلع وار اس وقت ٹوٹل 7054 این جی اوز رجسٹرڈ ہیں۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت پنجاب کی طرف سے دی جانے والی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

سال	کل رقم
2003-04	61,00,000
2004-05	50,76,000
2005-06	2,02,03,000
2006-07	4,77,15,000
2007-08	2,21,20,000

NGOs کے نام اور رقم کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور میں چلڈرن بیگرز بیورو کا قیام و دیگر تفصیلات

39: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں چلڈرن بیگرز بیورو کب قائم ہوا تھا اور اس پر کیا لاگت آئی تھی، اس ادارہ کے تحت بیگرز کے خاتمہ کے لئے اٹھائے گئے حکومتی اقدامات کی تفصیل کیا ہے؟

(ب) لاہور میں اس وقت گداگروں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا لاہور میں دارلکفالہ قائم کر دیا گیا ہے، کب قائم ہوا اور اس پر لاگت کیا آئی، نیز اس میں کتنے گداگروں کو رکھنے کی گنجائش ہے؟

(د) کیا صوبہ کے دیگر شہروں میں بھی ایسے ہی دارالکفالہ بیگرز ہوم قائم کرنے کا حکومت کا ارادہ ہے، اگر ہاں تو کس کس شہر میں اور کب تک، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ہ) گداگروں کو مذکورہ ہوم میں کیا کیا سہولتیں اور ٹریننگ دی جاتی ہے کیا ان کا نفسیاتی علاج بھی کیا جاتا ہے تاکہ وہ بحال ہو کر گداگری کی زندگی نہ گزاریں؟

(و) کیا حکومت Vagrancy Ordinance 1958 کے تحت کئے گئے گداگری کے خاتمہ کے اقدامات کے Salient Features 1958 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ز) کیا حکومت ممبران اسمبلی اور (experts) پر مشتمل ایک ایسی کمیٹی تشکیل دینے کے لئے تیار ہے جو گداگری کے مسئلے کا تفصیلی جائزہ لے کر اپنی رپورٹ اسمبلی میں پیش کرے، اگر ہاں تو کب تک اور نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) لاہور میں چلڈرن بیگرز کے لئے چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا قیام محکمہ ہوم کے زیر انتظام کیا گیا ہے لہذا اس کی تفصیل متعلقہ محکمہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

(ب) معلوم نہیں۔

(ج) لاہور میں کوئی دارالکفالہ قائم نہ کیا گیا ہے۔

(د) محکمہ سماجی بہبود نے ستمبر 2006 میں وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام ایک سمری ارسال کی تھی جس میں ان سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ابتدائی طور پر لاہور میں دارالکفالہ قائم کرنے کی اجازت دیں جس کے بعد اس کو صوبہ کے دوسرے شہروں میں قائم کرنے کا ارادہ تھا تاہم اس سمری پر اب تک کوئی فیصلہ نہ ہو سکا۔

(ہ) چونکہ مذکورہ ہوم ابھی تک قائم نہ ہوا ہے لہذا اس سوال کا جواب دینا ممکن نہ ہے۔

(و) جیسا کہ جز (د) میں بیان کیا گیا ہے کہ محکمہ نے اس سلسلہ میں ایک مکمل منصوبہ کی تفصیل وزیر اعلیٰ پنجاب کو ستمبر 2006 میں ارسال کی تھی جس کی نقل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) موجودہ حکومت نے اس سلسلے میں کارروائی کرتے ہوئے ایک کمیٹی (ٹاسک فورس) جو کہ منتخب ممبران اسمبلی اور experts پر مشتمل ہے کی تشکیل کر دی ہے نوٹیفکیشن کی کاپی تتمہ (ب) ایوان کی میز پر دی گئی ہے جو کہ اپنی ابتدائی رپورٹ آئندہ پندرہ دن میں پیش کرے گی جبکہ اس کی تفصیلی رپورٹ میں گداگری کے اسباب، اس کے مضمرات، گداگروں کی تعداد اور اس مسئلے سے نمٹنے کے لئے ایک مکمل پلان پیش کرے گی۔

ضلع وہاڑی میں قائم محکمہ کے دارالامان میں تعینات سٹاف کی تعداد و تفصیل

161: محترمہ سیمل کامران: کیاوزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع وہاڑی کے محکمہ سماجی بہبود کے دارالامان میں خواتین اہلکار تعینات نہیں ہیں؟

(ب) مذکورہ دارالامان میں خواتین اور بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) اگر جز(الف) کا جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں اور اگر جواب نفی میں ہے تو متعین اہلکار خواتین کا نام، عہدہ اور گریڈ سے مطلع کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) مذکورہ دارالامان میں25-08-09 تک مندرجہ ذیل خواتین اور بچے موجود ہیں۔

خواتین	بچے	ٹوٹل
13	03	16

(ج) دارالامان وہاڑی میں حمیرا فاروق کو تعینات کیا گیا تھا جنہوں نے ذاتی وجوہات کی بنا پر استعفیٰ دے دیا اور07-03-07 سے دارالامان کا اضافی چارج ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر رائے اختر اظہر (بی پی ایس۔18) کے پاس ہے کیونکہ پورے ضلع وہاڑی میں کوئی اور خاتون افسر نہ ہے۔مزید برآں محکمہ سماجی بہبود نے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو نومبر 2008 سے محکمہ میں افسران کی بھرتی کے لئے درخواست دے رکھی ہے جو کہ ابھی تک پایۂ تکمیل کو نہ پہنچی ہے۔جب یہ عمل مکمل ہو گا تو کسی خاتون افسر کو دارالامان وہاڑی میں تعینات کر دیا جائے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس کے بعد میرے دو سوال آرہے تھے لیکن آپ نے Question Hour ختم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: میں کیا کروں۔Time is over now

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں پھر ایوان میں اپنی چادر پھینک کر walk out کر رہی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر ایوان میں اپنی چادر پھینک کر ایوان سے باہر تشریف لے گئیں)

(قطع کلامیاں)

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی بات کی ہے کہ محترمہ سیمل کامران ہماری بہن ہیں۔ یہ اس چیز کو نہ سوچیں۔ یہاں پر میرے محکمہ کی بات ہو رہی ہے۔ میں نے محکمہ کے جوابات تمام ہاؤس کے سامنے دیئے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! انہوں نے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں۔

جناب سپیکر: کس نے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ بتادیں کہ میں نے کیا زبان استعمال کی ہے؟

جناب سپیکر: اگر آپ نے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے ہیں تو وہ واپس ہوں گے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! آپ بتادیں کہ کیا الفاظ استعمال کئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: Order please. Order in the House اگر کوئی غیر پارلیمانی الفاظ کسی طرف سے بھی کہے گئے ہیں ان کو حذف کیا جاتا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! یہ پہلے اپنی کمیونٹی کی تسلی کرائیں، اپنی حکومت کی تسلی کرائیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! آپ کی طرف سے یہ بات آئی تھی کہ آپ ان کی تسلی کرائیں۔ میں نے کہا کہ ان کی تسلی کرائیں گے اتنی بات ہوئی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی بات نہیں ہوئی۔ یہ ہماری بہن ہیں یہ اس چیز کو غلط محسوس نہ کریں۔

جناب سپیکر: صحیح بات ہے اور یہ قطعاً نہیں ہو سکتی۔

جناب جاوید حسن گجر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، گجر صاحب!

جناب جاوید حسن گجر: جناب سپیکر! میں نے کل ضمنی سوال کرنا چاہا تھا تو آپ نے کہا تھا کہ میں نے اگلا سوال بول دیا ہے لیکن آج آپ نے تین سوال dispose of کرنے کے بعد دوبارہ ضمنی سوال کے لئے کہا تھا۔

جناب سپیکر: میں نے کس سے کہا؟

جناب جاوید حسن گجر: اگلا سوال جس نے بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! معزز ممبر واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر گئی ہیں۔ انہیں ایوان میں واپس لایا جائے یہ ایوان کی روایت بھی ہے۔

جناب سپیکر: کون واک آؤٹ کر کے گیا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! محترمہ ساجدہ میر صاحبہ واک آؤٹ کر کے گئی ہیں۔ آپ خود دیکھیں کہ تمام خواتین وزیر موصوف کے خلاف ہیں۔

جناب سپیکر: پہلے وہ آپ کو منا کر لائی تھیں اب آپ ان کو منا کر لائیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں personal explanation پر کچھ کہنا چاہتا ہوں؟

جناب سپیکر: جی، کامران مائیکل صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ تمام عورتیں منسٹر کے خلاف ہیں۔ میری بہنیں یہاں پر بیٹھی ہیں، یہ میرے خلاف نہیں ہیں۔ یہ جھوٹ بولتی ہیں ان کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ میری بہنیں میرے ساتھ ہیں، تمام خواتین میرے ساتھ ہیں اور خواتین کی اکثریت میرے ساتھ ہے۔ ان کے اکیلے کہنے سے کوئی تبدیلی نہیں آئے گی۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ (قطع کلامیاں)

Order please. Order in the House. I say, order in the House

محترمہ! Welcome back

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ ساجدہ میر واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس تشریف لائیں)

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر:اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

رانامحمداقبال ہرنا

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی:رخصت کی درخواستوں میں سے پہلی درخواست رانا محمد اقبال ہرنا ایم پی اے،پی پی۔121 کی طرف سے ہے۔انہوں نے تحریر کیاہے کہ:

"بندہ کے چھوٹے بھائی رانامحمد طفیل مورخہ 11۔دسمبر 2011 کو قضائے الہی سے وفات پاگئے تھے اسمبلی اجلاس مورخہ 12۔دسمبر 2011 سے شروع ہے جس کی بناء پر بندہ اس میں حاضر نہیں ہو سکتا۔"(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:Order, order آپ بات سننے دیں۔درخواستیں پڑھی جارہی ہیں۔محترمہ!آپ کیاکر رہی ہیں؟

کورم کی نشاندہی

محترمہ سیمل کامران:جناب سپیکر!ان سے کورم پورانہیں ہوتا،یہ پہلے اپناکورم پوراکریں۔

جناب سپیکر:کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پورانہیں ہے پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر:گنتی کی جائے۔۔۔(گنتی کی گئی)

کورم پورانہیں ہے۔اجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پراجلاس کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پرآدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 1-00بجے کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر:جی،گنتی کی جائے۔(گنتی کی گئی)

کورم پوراہے اوراب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب سعیداکبرخان:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! مجھے آپ سے استدعا کرنی ہے کہ موجودہ اجلاس میں معزز ممبران interest نہیں لے رہے۔ اس اسمبلی کا جو ماحول بنا ہوا ہے ہر آدمی اس کا notice لے رہا ہے اور میں نے اندازا لگایا ہے کہ ممبران کی طرف سے اس اجلاس کو سنجیدگی سے نہیں لیا جا رہا، کسی ممبر کو اس میں کوئی interest ہے اور نہ ہی کوئی serious ہے۔ میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے درخواست ہے کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے یہ گزارش کریں کہ وہ اس ہاؤس میں ضرور تشریف لائیں کیونکہ ان کے آنے سے اسمبلی کا وقار بلند ہوتا ہے، ممبران کا interest بڑھتا اور وہ اس House کی grace ہیں۔ قائد ایوان کے یہاں پر آنے سے کارکردگی بہتر ہوتی ہے اور ممبران House کے بزنس میں دلچسپی لیتے ہیں۔ جناب! آپ سکون سے میری بات سنیں، آپ پریشان نہ ہوں میں جو بات کر رہا ہوں اس کی ذمہ داری بھی میں خود لوں گا۔

جناب سپیکر: معاف کرنا، میں نے کس لئے پریشان ہونا ہے؟ اللہ رحم کرے میں پریشان نہیں ہوتا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ شاید آپ محسوس کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وزیر قانون صاحب اس بات کو ضرور take up کریں گے کیونکہ یہ نہایت serious بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات ان تک پہنچ جائے گی۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ بات اس انداز سے آئے کہ اس ہاؤس کی وجہ سے ہی یہ سارا system ہے تو اس کو بہتر کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ صاحب کا یہاں House میں آنا بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

(---جاری)

جناب سپیکر: اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواست جو پڑھی جا رہی تھی مکمل کریں۔

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: براہ مہربانی بندہ کی 12تا16۔دسمبر2011 کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عارفہ خالد پرویز

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عارفہ خالد پرویز، ایم پی اے، ڈبلیو۔305 کی طرف سے موصول ہوئی ہے:

"Sir, I am going to an official trip to Bhalwal on 16th December, 2011. Please allow me one day leave for the said day."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ عارفہ خالد پرویز

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ عارفہ خالد پرویز، ایم پی اے، ڈبلیو۔305 کی طرف سے مورخہ 14۔دسمبر2011 کو موصول ہوئی ہے:

"Sir, I have an I.U.P commitment for two days. I will be back on Saturday 17th December, 2011. Leave may please be granted." Thanks.

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری مونس الہیٰ

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری مونس الہیٰ ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب پی پی۔110 کی طرف سے چودھری ظہیر الدین خان، ایم پی اے، پی پی۔55 نے مورخہ 15۔دسمبر کو دی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"Ch Moonis Elahi has asked me to request you that as he is abroad and unable to attend the current Assembly Session. He may kindly be allowed leave of absence for three weeks."

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری جاوید احمد(ایڈووکیٹ)

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے، پی پی۔228کی طرف سے چودھری شہباز احمد ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔143نے دی ہے۔

Chaudhary Javed Ahmad, Advocate, MPA (PP-228) has telephonically informed that his father-in-law has died. Therefore, the submission is that three days leave from 14th to 16th December, 2011 be sanctioned. Thanks.

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میرے خیال میں سب کی درخواستیں منظور کر لیں۔آپ کی کیا رائے ہے؟

معزز ممبران: جی، کر لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران کی طرف سے متفقہ طور پر رخصت کی بقیہ تمام درخواستیں منظور کر لی گئیں)

میاں فدا حسین وٹو

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں فدا حسین وٹو، ایم پی اے، پی پی۔227کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ درخواست گزار عمرہ کی سعادت کے لئے جا رہا ہے اس لئے مورخہ 11-اگست 2011 کو اجلاس میں حاضر نہیں ہو سکتا لہذا میری رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

مہر محمد فیاض

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست مہر محمد فیاض، ایم پی اے، پی پی-25 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں ضروری امور کے سلسلہ میں مورخہ 19-دسمبر 2011 کو برطانیہ روانہ ہو رہا ہوں اور 2-جنوری 2012 کو وطن واپس آؤں گا۔ اس دوران کی رخصت منظور فرمائی جائے۔ نوازش ہو گی۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

میاں فدا حسین وٹو

قائم مقام سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست میاں فدا حسین وٹو، ایم پی اے، پی پی-227 کی جانب سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"گزارش ہے کہ میں ذاتی مصروفیات کی وجہ سے مورخہ 16 تا 23-دسمبر 2011 تک اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتا لہذا مذکورہ ایام کی رخصت منظور فرمائی جائے۔"

جناب سپیکر: سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری ظہیر الدین خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! میں یہاں پر حاضر نہیں تھا، میں ابھی جب آیا ہوں تو مجھے ساری تفصیل بتائی گئی ہے اور جس کو میں نے confirm بھی کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک commitment کے بعد جب کوئی ایسا واقعہ ہوتا ہے کہ جس سے House in order نہیں رہتا تو یہ مناسب بات نہیں ہے۔ ہماری Advisory Committee کے اندر تقریباً ایک سال پہلے جب میں قائد حزب اختلاف تھا تو وزیر قانون اور آپ کی موجودگی میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ کسی leadership پر یا کسی مخصوص پارٹی کو target کر کے بات نہیں کی جائے گی ورنہ پھر جواب الجواب شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں پر کامران مائیکل صاحب leadership اور پارٹی کا نام لے کر مطعون کرتے رہے ہیں۔ میں نے کل جب میاں محمد نواز شریف صاحب کے حوالے سے بات کی تو میں نے ان کو قومی سطح کا لیڈر کہہ کر مخاطب کیا تھا۔ اس کے جواب میں ایک دن کے بعد اگر ہمیں یہ صلہ ملنا ہے تو پھر ہر ایک کے منہ میں زبان ہے۔ میں آپ کی وساطت سے عرض کروں گا کہ وزیر قانون صاحب اپنے کابینہ کے ساتھیوں کو ہدایت فرمادیں اور آپ بھی تمام معزز ممبران کو فرمادیں کہ جو بات طے ہو چکی ہے اسی کے مطابق عمل کیا جائے۔ دوسرا یہاں پر جو ذومعنی باتیں کی جاتی ہیں اس کو بھی discourage کیا جائے کیونکہ یہاں پر کوئی ایسا ممبر نہیں ہے کہ جو ان کو سمجھ نہ سکے۔ اس کے جواب میں سہ معنی باتیں کہی جا سکتی ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، آئندہ ایسی بات نہیں ہونی چاہئے۔ اب ہم Call Attention Notices کو take up کرتے ہیں۔ آج پہلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب اعجاز احمد کاہلوں صاحب کی طرف سے ہے اور یہ ضلع قصور سے متعلقہ نہیں ہے۔ کاہلوں صاحب! یہ جس جگہ کا آپ نے ذکر کیا ہے وہ ضلع لاہور کی حدود میں آتی ہے۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! بہت شکریہ

ضلع لاہور:ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر شہری کی ہلاکت و شدید زخمی افراد کی تفصیلات

1013: جناب اعجاز احمد کاہلوں: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک موقر اخبار کی خبر مورخہ 20-12-2011 کے مطابق صوبے آصل کاہنہ ضلع لاہور میں آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس ہاؤسنگ سکیم میں رہائش پذیر چھ بچوں کے باپ اور مقامی ہسپتال کے کیشئر 58 سالہ عبدالرشید کے گھر پانچ ڈاکو داخل ہو گئے، اہل خانہ کو مزاحمت پر فائرنگ کر کے عبدالرشید کو ہلاک، اس کے بیٹے محمد زاہد اور بھانجے علی احمد کو زخمی کر کے لاکھوں کی نقدی و زیورات لوٹ کر فرار ہو گئے؟

(ب) متعلقہ پولیس نے اس واقعہ پر آج تک کیا کارروائی کی اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ وقوعہ علاقہ تھانہ کاہنہ لاہور کا بنتا ہے۔ مدعی مقدمہ شاہد رشید بھٹی کے گھر میں ڈاکو داخل ہوئے گھر والوں کے شور کرنے پر ملزمان نے فائرنگ کی جس سے مدعی کا والد رشید احمد بھٹی جاں بحق ہوا۔ مدعی کے بیٹے علی کو ٹانگ پر فائر لگا۔ ملزمان نے اسلحہ کے بٹ مار کر مدعی کے بھائی زاہد کو مضروب کیا اور اُن کے گھر سے موبائل، پمپ ایکشن بندوق اور نقدی و زیورات وغیرہ لوٹ کر لے گئے۔

جناب سپیکر! اس وقوعہ میں جو موبائل چھینا گیا ہے اُس کے نمبر اور IMEI نمبر کے ذریعے سے اس کا کوئی سراغ ملا ہے اور اس بارے میں کچھ لوگوں کو for interrogation حراست میں بھی لیا گیا ہے تو اس میں امید ہے کہ انشاء اللہ within two weeks یہ کیس work out ہو جائے گا۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! کچھ لوگوں کو گرفتار تو کیا گیا ہے لیکن ابھی تک کوئی recovery ہوئی ہے اور نہ ہی ہماری حکومت کی طرف سے رشید احمد بھٹی کے وارثان کی کوئی مالی معاونت کی گئی ہے۔ یہ تو law and order کی بات ہے میرے اپنے ضلع سرگودھا میں اس وقت دن دہاڑے رہزنی ہو رہی ہے اور street crimes ہو رہے ہیں۔ میں پہلے بھی request کر چکا ہوں کہ ہر ہفتے

درجنوں ڈکیتیاں ہو رہی ہیں جب پولیس سے بات کرتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس نفری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کاہلوں صاحب!آپ اس پر تقریر نہیں کر سکتے۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر!میں نے یہاں تحریک التوائے کار جمع کروائی لیکن وہ بھی reject ہو گئی۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں law and order کا عوامی مسئلہ کہاں پر جا کر اُٹھاؤں؟

جناب سپیکر: جی،رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!جہاں تک مالی معاونت کا معاملہ ہے تو توجہ دلاؤ نوٹس میں cover نہیں ہوتا اُس کے لئے تو موصوف کو علیحدہ سے کچھ لکھ پڑھ کر کرنا ہو گا۔ معزز ممبر نے سرگودھا کے متعلق جو بات کی ہے وہ بالکل irrelevant ہے اگر سرگودھا سے متعلق کسی specific معاملہ کے بارے میں معلومات چاہتے ہیں تو اُس کے متعلق کوئی سوال یا توجہ دلاؤ نوٹس لے آئیں۔

جناب سپیکر: جی،مہربانی۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 1015 محترمہ ساجدہ میر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!شکریہ

ننکانہ صاحب:ڈکیتی کے دوران مزاحمت پر دو شہریوں کا قتل و دیگر تفصیلات

1015: محترمہ ساجدہ میر: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 19۔دسمبر 2011 کے ایک نیوز چینل کی خبر کے مطابق ننکانہ صاحب میں ڈاکوؤں نے دوران ڈکیتی مزاحمت پر دو افراد کو قتل اور تین افراد کو زخمی کر دیا؟

(ب) یہ واقعہ کس تھانہ کی حدود میں رونما ہوا،اس کا مقدمہ درج ہوا ہے تو اس کی FIR نمبر اور کن کن دفعات کے تحت مقدمہ درج ہوا ہے؟

(ج) اگر اس میں کوئی گرفتاری ہوئی ہے تو ملزمان کے نام اور پتا جات بتائیں؟

(د) اس مقدمہ کی آج تک کی مکمل صورتحال سے آگاہ فرمائیں؟

(اذانِ ظہر)

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر!پریس گیلری سے صحافی walkout کر گئے ہیں۔

جناب سپیکر: راناصاحب! مجھے پتاچلاہے کہ صحافی حضرات walkout کر گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس حوالے سے عرض کر دیتا ہوں۔ پریس گیلری کے پریذیڈنٹ شہزاد ملک صاحب نے مجھے inform کیا ہے کہ اُن کی کالونی سے متعلقہ معاملات میں satisfactory پیشرفت نہیں ہو رہی تو انہوں نے کہا ہے کہ آج ہم اپنے مطالبات پر stress کرنے کے لئے علامتی walkout کر رہے ہیں۔ بہر حال یہ اُن کا علامتی walkout ہے تو میں آپ کی وساطت سے انہیں یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آج اجلاس کے بعد میں اُن کے ساتھ بیٹھ کر متعلقہ حکام جنہوں نے اس معاملے میں پیشرفت کرنی ہے اور اس وقت اُن کی طرف سے پیشرفت نہیں ہو رہی، تو اُن کے ساتھ کل انشاء اللہ کوئی میٹنگ رکھ کر کوشش کریں گے اور اس چیز کو ensure کریں گے کہ اُن کے معاملات میں پیشرفت ہو۔ جیسا کہ شہزاد ملک صاحب نے مجھے تحریراً inform کیا ہے وہ token walkout ہے۔

جناب سپیکر: جی، صحافی حضرات سے گزارش ہے کہ اگر انہوں نے لاء منسٹر صاحب کی بات سُن لی ہے تو وہ پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر صحافی حضرات پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ ساجدہ میر صاحبہ کے توجہ دلاؤ نوٹس کے متعلق میں عرض کروں گا کہ یہ 19۔دسمبر کا واقعہ ہے اور اس کے بعد مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔ اس میں مدعی کے والد محمد افضل کو ہلاک کیا گیا ہے، باقی لوگ زخمی ہیں۔ اس کا مقدمہ نمبر 667 مورخہ 19-12-2011 بجرم 395,397,302,324,148,149 ت پ تھانہ واربٹن میں درج ہوا ہے۔ ایس پی انوسٹی گیشن کی نگرانی میں سپیشل ٹیم بنا دی گئی ہے اور اس سلسلہ میں نوشہرہ ورکاں میں raid کر کے چند مشتبہ افراد کو for interrogation purpose lock up کیا گیا ہے۔ اس میں پیشرفت ہے انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ چند دنوں میں یہ کیس workout ہو جائے گا۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس میں دو بندے قتل اور تین زخمی ہوئے تھے۔ اس وقوعہ میں ایک پورے خاندان کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی وہاں ایک سبز رنگ کی نمبر پلیٹ والی گاڑی آئی جس میں ملزم سوار تھے۔ انہوں نے افضل مان صاحب کے ڈیرے پر آ کر فائرنگ کی جس سے موقع پر ہی دو بندے

جاں بحق ہو گئے اور باقی تین زخمی ہوئے۔اس میں ایسی پیشرفت نہیں ہوئی کہ ملزم پکڑے جاتے۔آخر اس میں کتنا وقت لگے گا؟

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ واقعہ ڈکیتی سے زیادہ intentional murder کا لگتا ہے کہ ان افراد نے باقاعدہ focus کر کے اس گھر پر فائرنگ کی ہے۔اس میں کچھ شواہد ملے ہیں انشاء اللہ جلد یہ workout ہو جائے گا۔

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: شکریہ۔اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔پہلی تحریک استحقاق حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا صاحب کی ہے۔جی، کاٹھیا صاحب! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ایس ایچ او تھانہ سٹی شورکوٹ کا معزز ممبر کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 18۔دسمبر2011 کو تقریباً ایک بجے دوپہر میں نے ایک عوامی کام کے سلسلے میں ایس ایچ او شورکوٹ تھانہ سٹی ملک وارث کو ٹیلی فون کیا کہ آپ نے ایک بے گناہ آدمی کو پکڑا ہے اور اس کے بارے میں ہائیکورٹ بھی آرڈر دے چکی ہے کہ پہلے بھی اس آدمی سے زیادتی کی گئی ہے اب آئندہ کبھی بھی اسے disturb نہ کیا جائے تو ایس ایچ او مذکور نے کہا کہ آپ کے پاس جو آدمی بھی آتا ہے آپ اس کی سفارش کر دیتے ہیں لیکن یہ میری صوابدید ہے کہ میں کسی کا کام کروں یا نہ کروں۔جہاں تک آپ مجھے ہائیکورٹ کے آرڈروں کا بتا رہے ہیں تو ہائیکورٹ روزانہ آرڈر کرتی رہتی ہے اگر ان پر عمل کرنے بیٹھ جاؤں تو میں نے نوکری کر لی۔جب میں نے پھر اسے کہا کہ یہ بندہ بے گناہ ہے آپ بار بار اسے تنگ کرتے ہیں اور اس پر بے بنیاد مقدمات بنا کر اسے رسوا کر رہے ہیں۔آپ مہربانی کریں اور اسے چھوڑ دیں تو ایس ایچ او نے کہا کہ میرے خیال میں آپ کو میری بات کی سمجھ نہیں آئی جب مجھے ہائیکورٹ کے آرڈرز کی پرواہ نہیں تو آپ کون ہوتے ہیں مجھے بار بار insist کرنے والے۔پہلے تو میں اس کے خلاف کوئی کارروائی کرتا یا نہ کرتا لیکن اب میں اسے بتاؤں گا کہ آپ کا سفارشی کتنا طاقتور ہے۔

ساتھ ہی اس نے اس غریب آدمی کو تھانے کی حوالات سے نکال کر اس پر تشدد کیا اور اس کے خلاف پرچہ درج کر دیا۔ رات کو مذکورہ شخص کو حوالات سے نکال کر گھر بھیج دیا اور کہا کہ صبح آ جانا یہ اسی طرح دو تین دن کرتا رہا۔ ایک طرف تو موصوف ایس ایچ او ہائیکورٹ کے آرڈرز کو deny کر رہا ہے، ایک منتخب ایم پی اے کو بھی توہین آمیز طریقے سے انکار کر رہا ہے اور سفارش کرنے پر اس کے خلاف کارروائی کر رہا ہے دوسری طرف وہ اسے رات کو گھر بھی بھیج دیتا ہے۔ ایک منتخب نمائندے کے ساتھ ایس ایچ او موصوف کا روّیہ انتہائی ہتک آمیز تھا جس سے میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک استحاق آج ہی موصول ہوئی ہے۔ اسے اگلے ہفتے کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک استحقاق کو اگلے ہفتے کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ رفعت سلطانہ ڈار صاحبہ کی ہے۔ محترمہ! آپ اپنی تحریک استحقاق پڑھیں۔

ڈی ایس پی سول لائن اور ایکسائز عملہ لاہور کا معزز خاتون ممبر سے تضحیک آمیز روّیہ

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتی ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میرا ڈرائیور مسٹر رضوان میری گاڑی نمبر 9500 کو مورخہ 17۔دسمبر 2011 کو شام چھ بجے اسمبلی ہال لاہور کی طرف سے مجھے گورنر ہاؤس سے لینے کے لئے جا رہا تھا کہ الحمراء ہال نزد گورنر ہاؤس لاہور پہنچا تو وہاں پر موجود ایک ڈی ایس پی اور ایکسائز پولیس کا عملہ موجود تھا انہوں نے میری گاڑی جس کو میرا ڈرائیور چلا رہا تھا کو روکا اور اس سے شناختی کارڈ طلب کیا جو ان کو دے دیا گیا۔ بعد ازاں انہوں نے ان سے گاڑی کے کاغذات کی ڈیمانڈ کی تو اس نے گاڑی کے کاغذات فراہم کر دیئے۔ انہوں نے میرے ڈرائیور کا شناختی کارڈ رکھ لیا اور اس سے کہا کہ آپ پانچ ہزار روپے بنک میں جمع کروائیں۔ پھر آپ کا شناختی کارڈ ملے گا۔ میرے ڈرائیور نے مجھے اس صورتحال کے بارے آگاہ کیا تو میں اور محترمہ ساجدہ میر ایم پی اے موقع پر آئیں اور ان کو میں نے اپنا ایم پی اے کا اسمبلی کارڈ دیا اور ان کو اپنا

تعارف کروایا اور ان سے گزارش کی کہ آپ میرا شناختی کارڈ رکھ لیں کیونکہ میں نے ابھی اسلام آباد ضروری کام کے سلسلے میں جانا ہے اس لئے میرے ڈرائیور کا شناختی کارڈ واپس کر دیں مگر انہوں نے میری اور محترمہ ساجدہ میر (جو اس موقع پر میرے ساتھ موجود تھیں) کی گزارش سننے کی بجائے ہمیں دھمکیاں دینا شروع کر دیں کہ میں ابھی میڈیا کے نمائندوں کو بلواتا ہوں اور آپ کے بارے میں مختلف قسم کی جھوٹی خبریں نشر کروادوں گا لہذا آپ فوراً یہاں سے چلی جائیں۔ میں اور میری ساتھی ایم پی اے نے ان کو کہا کہ ہم کوئی چور یا ڈاکو نہیں ہیں۔ آپ ہمیں پورے ہجوم میں بدنام کر رہے ہیں اور ہمیں دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اس پر جو آفیسر موصوف موجود تھے انہوں نے ہمیں مختلف قسم کی دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔ اگر آپ نے اپنے ڈرائیور کا شناختی کارڈ لینا ہے تو مجھے اپنا شناختی کارڈ دے دیں اور اس کا واپس لے لیں۔ آخر کار ہم نے ان کی بات پر عمل کیا تو پھر اپنے ڈرائیور کا شناختی کارڈ لیا اس کے باوجود اس نے میرے اور میری ساتھی ایم پی اے کے ساتھ بدتمیزی کی اور ہمیں مختلف قسم کی دھمکیاں دیں جس سے ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق بھی آج ہی موصول ہوئی ہے۔ اس کو بھی اگلے ہفتے کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک استحقاق کو بھی اگلے ہفتے کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میرا شناختی کارڈ ان کے پاس ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ وزیر قانون اس ہاؤس میں میرا شناختی کارڈ مجھے واپس دیں۔ میں نے گاڑی کے ٹوکن کے پیسے جمع کرا دیئے ہیں۔ انہوں نے میری بڑی بے عزتی کی تھی وہاں پر کم از کم ڈیڑھ سو لوگ موجود تھے۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس کا جواب آ لینے دیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! یہ میڈیا سے اتنے ڈرتے ہیں کہ گڑھے مردے اکھاڑ دیتے ہیں۔ آپ کی حکومت نے جو کام نہ کیا وہ میڈیا نے کر دکھایا ہے۔ میں میڈیا کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔ مجھے اسی دن میڈیا نے گورنر ہاؤس میں آپ کی پولیس سے چھڑوایا، میں ڈیڑھ گھنٹے بعد پھر پھنس گئی، میں تو آسمان سے گری اور کھجور میں اٹک گئی۔

جناب سپیکر: آپ فکر نہ کریں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! کل پھر پولیس والے ان سے شناختی کارڈ مانگ سکتے ہیں۔ یہ کہہ رہی ہیں کہ ان کا شناختی کارڈ واپس کرایا جائے۔

جناب سپیکر! رفعت ڈار صاحبہ کی تحریک کے حوالے سے کوئی آرڈر جاری کریں اور ان کا شناختی کارڈ بھی دلوائیں۔

جناب سپیکر: جی، میں نے ان کی تحریک استحقاق کو next week تک کے لئے pending کر دیا ہے۔

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! رفعت ڈار صاحبہ کا شناختی کارڈ تو واپس کرائیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں موقع پر موجود تھی لہذا میری بات سن لیں۔ پولیس والوں کو دو معزز خاتون ممبرز request کر رہی تھیں کہ ہم نے اسلام آباد جانا ہے مگر جس طرح انہوں نے misbehave کیا ہے اُس کا serious notice لیا جائے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے سن لیا ہے اور وہ اس کا serious notice لے رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی اپنی سیٹوں پر کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ محترمہ رفعت سلطانہ ڈار کا شناختی کارڈ دلائیں)

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! کیا یہ اُن سب کا استحقاق ہے؟

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! ڈار صاحبہ کا شناختی کارڈ منگوائیں۔ غزالہ صاحبہ! وہ آپ سے بات نہیں کر رہے آپ ایسے ہی جواب دے دیتی ہیں۔ آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ Order in the House

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے محترمہ ڈار صاحبہ کی تحریک استحقاق کو پڑھا ہے۔ اس میں کسی کا نام mention نہیں کیا گیا۔ اگر محترمہ اُس ڈی ایس پی کے متعلق identify کر دیں تو میں ابھی اسے بلا کر کہتا ہوں کہ اِن کا شناختی کارڈ واپس کریں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! شام ساڑھے چھ بجے اُس کو میرے شناختی کارڈ کا نمبر بھی نظر نہیں آ رہا تھا پھر اُس نے موبائل کی لائٹ سے نمبر دیکھا اور کہا کہ یہ expired ہے۔ میں نے کہا کہ دوسرا شناختی کارڈ لے لو وہ بھی اُس نے دیکھا۔ میں نے اُس سے نام پوچھا مگر اُس نے اپنا نام نہیں بتایا۔ وہ لمبے قد کا تھا، گورا رنگ تھا اور عینک لگائی ہوئی تھی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ نشاندہی کریں اور اُس کا نام تو بتائیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! وہ کہتا تھا کہ میں نے نام نہیں بتانا۔ اگر وہ بتاتا تو میں نام بتا دیتی اور ہم اُس وقت زیادہ بحث میں نہیں پڑے مگر وہ بدتمیزی پہ بدتمیزی کر رہا تھا۔ اُس وقت ہم دو خواتین تھیں اور وہ 70 تھے۔

جناب سپیکر: اُس کا حساب کتاب لیں گے مگر آپ پہلے اُس کا نام تو بتائیں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کا بے حد احترام کرتی ہوں۔ یہ تو بھاگنے والی بات کر رہے ہیں۔ میں بتا رہی ہوں کہ 17 تاریخ کو شام ساڑھے چھ بجے یہ واقعہ ہوا ہے۔ لاء منسٹر صاحب پوچھ لیں کہ اُس وقت کون ڈیوٹی پر تھا، کیا یہ اپنے محکمے سے اتنا بھی پتا نہیں کر سکتے؟

جناب سپیکر: چلیں، وہ خود پتا کریں گے۔ لاء منسٹر صاحب! آپ آج ہی اُس پولیس والے کا پتا کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر میری ذمہ داری ٹھہری ہے تو میں اجلاس سے فارغ ہو کر پتا کروا لیتا ہوں کہ وہ کون لوگ تھے اور ڈی ایس پی کون تھا؟ میں اُن کو بلوا کر محترمہ کا شناختی کارڈ واپس کروا دوں گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک استحقاق پر باقی کارروائی بعد میں ہو گی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب تحریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 1400/11 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔ یہ پڑھی جا چکی ہے۔ کیا اس کا جواب آ گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب آ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بتائیں!

لاہور محکمہ صحت میں گھوسٹ پیرا میڈیکل انسٹیٹیوٹ اور جعلی اسناد کے اجراء کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے ریکارڈ کے مطابق جن تین پیرا میڈیکل اداروں کا تحریک التوائے کار میں ذکر ہے اِن تمام اداروں کا مورخہ

10-06-2004 کو پنجاب میڈیکل فیکلٹی سے الحاق ہوا۔ اِن میں سے انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل ایجوکیشن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اپنی تاریخ الحاق سے اب تک پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے ساتھ الحاق رکھتا ہے اور باقاعدہ ہر سال داخل طلباء کا ریکارڈ پنجاب میڈیکل فیکلٹی کے دفتر جمع کراتا ہے۔ حال ہی میں کی گئی تمام اداروں کی پڑتال و معائنہ کے مطابق مذکورہ بالا ادارہ اپنی جگہ پر قائم ہے اور رپورٹ کے مطابق داخل شدہ طلباء کی تعلیم و تربیت کی تمام جملہ سہولیات رکھتا ہے۔ تاہم بقیہ دو ادارے یعنی انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ مینجمنٹ فیصل ٹاؤن لاہور اور Cliff Hanger انسٹیٹیوٹ آف پیرامیڈیکل سائنسز خلیج ٹاور جیل روڈ لاہور تازہ معائنے کی جمع کرائی گئی رپورٹ کے مطابق بند ہو چکے ہیں۔ جہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ مذکورہ دونوں ادارے گزشتہ کئی سالوں سے پنجاب میڈیکل فیکلٹی میں کسی طالب علم کی رجسٹریشن بھیج رہے ہیں اور نہ ہی ان اداروں کی طرف سے کوئی طالب علم امتحان میں شامل ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، محرک اسے press نہیں کرتیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1827/11 سیدہ ماجدہ زیدی کی طرف سے ہے---تشریف نہیں رکھتیں اور اُن کی طرف سے میرے پاس کوئی request بھی نہیں آئی لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1828/11 محترمہ قمر عامر چودھری صاحبہ، ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ اور محترمہ آمنہ الفت صاحبہ کی طرف سے ہے۔

حکومت کا جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کو ٹیچنگ کیڈر میں تبدیل کرنا اور متاثرہ سینئر ڈاکٹروں کا حکومت مخالف تحریک چلانے کا اعلان

(---جاری)

ڈاکٹر سامیہ امجد: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 2۔نومبر 2011 کے مطابق ڈاکٹروں کے مخصوص گروپ نے وزیر اعلیٰ کو قوانین سے بے خبر رکھتے ہوئے جنرل ڈاکٹروں کو ٹیچنگ کیڈر میں بدل دیا اور چہیتوں کو نواز دیا گیا جس سے سینکڑوں ڈاکٹر متاثر ہوں گے جبکہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے قوانین کے مطابق کوئی بھی ڈاکٹر جو بطور سینئر رجسٹرار تین سال کا تجربہ رکھتا ہو وہ جنرل کیڈر سے ٹیچنگ کیڈر میں آنا چاہتا ہے تو پبلک سروس کمیشن کے

ذریعے امتحان پاس کر کے اسسٹنٹ پروفیسر بن سکتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی طریق کار نہیں ہے۔ متاثر ڈاکٹروں کا یہ کہنا ہے کہ قواعد سے ہٹ کر طریق کار اپنانا تھا تو باقاعدہ درخواستیں طلب کی جاتیں اور تمام ڈاکٹروں کو موقع ملتا تاکہ اس عمل سے گزرتے ہوئے اِن کی پروموشن کی جاتی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! پتا چلا ہے کہ یہ تحریک پڑھی جا چکی ہے۔ بہر حال اس کا جواب لیتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ درست نہ ہے۔ درحقیقت حکومت پنجاب نے جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کو جو کہ اسسٹنٹ پروفیسر کی اہلیت اور مطلوبہ تعلیمی معیار پر پورا اترتے تھے، کو متعلقہ رولز میں رعایت دے کر تعینات کرنے کی اجازت دی۔ یہ معاملہ عدالت میں بھی چیلنج ہوا تو عدالت نے بھی حکومت پنجاب کے فیصلے کی توسیع کر دی ہے۔ محکمہ صحت میں منظور شدہ پالیسی کے تحت جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کو ٹیچنگ کیڈر میں تعینات کرنے کے لئے تمام پرنسپل صاحبان، ای ڈی او صاحبان اور جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کو مراسلہ جاری کیا اور مطلوبہ اہلیت اور تعلیمی معیار پر پورا اترنے والے جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں نے اپنی درخواستیں محکمہ صحت میں جمع کرائیں۔ ان تمام درخواستوں کی چھان بین کے لئے باقاعدہ محکمہ صحت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی اور کاغذات کی چھان بین کے بعد کمیٹی نے اِن تمام جنرل کیڈر کے ڈاکٹروں کو اسسٹنٹ پروفیسر تعینات کرنے کی سفارش کی جو مطلوبہ اہلیت پر پورا اترتے تھے لہذا یہ درست نہیں ہے کہ کسی مخصوص ڈاکٹروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ایسا کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! جواب کے پہلے حصے میں یہ مان رہے ہیں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنے اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے چند ڈاکٹروں کو تعینات کیا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ پورے پنجاب کے ڈاکٹروں کو اس میں consider کرتے۔ یہی تو اُن ڈاکٹروں کی demand ہے کہ اگر چند لوگوں پر حکومت نے شفقت فرمائی ہے تو باقی ڈاکٹروں پر بھی شفقت فرمائی جائے۔

جناب سپیکر: محترمہ! انہوں نے سارا جواب دے دیا ہے۔ اب آپ مہربانی فرمائیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! وہ ڈاکٹر اگر سڑکوں پر آ گئے تو کون ذمہ دار ہو گا؟

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اس issue کو اسمبلی میں باقاعدہ طریقے سے resolve کریں تاکہ وہ ڈاکٹر سڑکوں پر نہ آئیں۔ اگر یہاں پر اُن ڈاکٹروں کی شنید نہ ہوئی تو پھر اس کا کون ذمہ دار ہے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تو پرانی پارلیمنٹیرین ہیں لہذا آپ Rule 86 کو پڑھیں کہ آپ کس حد تک بات کر سکتی ہیں؟ محرک اسے مزید press نہیں کرتیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے رائے محمد اسلم خان صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اور مجھے کوئی اطلاع بھی نہیں دی اس لئے dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ڈاکٹر محمد اختر ملک صاحب کی ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے اس لئے dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار چودھری عامر سلطان چیمہ صاحب کی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے فون پر کہا تھا کہ میری request کر دیں کہ ضروری کام کی وجہ سے جانا پڑ رہا ہے اور انہوں نے کہا تھا کہ ان کی تین تحاریک التوائے کار ہیں جنہیں سپیکر صاحب pending فرما دیں تو مہربانی ہو گی۔ یہ request میں نے آپ سے عرض کر دی ہے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! دیکھ لیں روایت کے خلاف بات چل رہی ہے۔

چودھری ظہیر الدین خان: جناب سپیکر! جیسے آپ کی مرضی اور ہمارا سر تسلیم خم ہے۔

جناب سپیکر: دوسروں کے ساتھ ہی جائیں گے dispose of کی جاتی ہیں۔ اس سے اگلی تحاریک التوائے کار نمبرز 1842,1843,1844 اور 1863 بھی محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ کی ہیں یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہیں جبکہ 1867 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔

بروقت تنخواہیں نہ ملنے پر لاہور کے چھ کالجوں کے اساتذہ کا احتجاجی مظاہرہ

محترمہ زوبیہ رباب ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 3۔نومبر 2011 کی اشاعت میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ تنخواہیں نہ ملنے پر کالج اساتذہ کا مظاہرہ، تعلیمی بائیکاٹ، ایم اے او کالج کے باہر احتجاج سے ٹریفک بلاک، پنجاب بھر میں تعلیمی بائیکاٹ کا اعلان۔ تفصیل یوں ہے کہ پنجاب پروفیسرز اینڈ لیکچرارز ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر پروفیسر زاہد شیخ کی قیادت میں گزشتہ روز ایم اے او کالج کے باہر چھ سرکاری کالجز کے ایک ہزار سے زائد اساتذہ کو تنخواہ بروقت ادا نہ ہونے پر احتجاجی مظاہرہ

کیا گیا۔ مظاہرین نے ٹریفک بلاک کر دی اور حکومت کے خلاف شدید نعرے بازی کی۔ لاہور کے چھ سرکاری کالجز جن میں اسلامیہ کالج سول لائنز، ایم اے او کالج، سائنس کالج وحدت روڈ، گورنمنٹ کالج برائے خواتین سمن آباد، گورنمنٹ کالج برائے خواتین کوپر روڈ اور گورنمنٹ کالج برائے خواتین گلبرگ شامل ہیں، کے ایک ہزار سے زائد اساتذہ کی تنخواہیں تا حال ان کے بنک اکاؤنٹ میں منتقل نہیں کی گئیں۔ اس سلسلہ میں پنجاب پروفیسرز اینڈ لیکچرارز ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر نے ایم اے او کالج میں ایک ہنگامی اجلاس بلا کر حکومت سے فوری تنخواہیں ادا کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ عید کے موقع پر بر وقت تنخواہیں نہ ملنا اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ حکومت مالی طور پر دیوالیہ کا شکار ہو چکی ہے جو اپنے ملازمین کو تنخواہیں بھی ادا نہیں کر سکتی۔ یہ سنگین صورتحال اسمبلی کی فوری دخل اندازی کی متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موجود ہے اور محترمہ نے جن کالجز سے متعلق نشاندہی کی ہے تو منگوائی گئی رپورٹ کے مطابق عیدالاضحیٰ سے پہلے ان کالجز کے ٹیچرز اور دوسرے سٹاف کو تنخواہیں دے دی گئی تھیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ زوبیہ رباب ملک: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی چھاپی ہوئی کتب میں پائی جانے والی غلطیوں سے طلباء کے علم اور معلومات میں کمی کا خدشہ

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میری تحریک التوائے کار کا نمبر 1878 ہے۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی چھاپی ہوئی کتابیں جو حقیقتاً مسخ شدہ تاریخ اور غلطیوں کے انبار پر مبنی ہیں، طلبا کو بلا روک ٹوک پڑھائی جا رہی ہیں جس

کے نتیجہ میں ان طلبا کے علم اور معلومات میں ایسی بنیادی کمزوریاں ہوں گی جس کا شائد کبھی تدارک نہ ہو سکے۔ایک سروے کے مطابق 34 بڑی غلطیاں جو اردو، انگریزی، پاکستان سٹڈیز اور اسلامیات کے سلیبس کی کتابوں میں پہلی سے دسویں جماعت تک موجود ہیں۔معزز ایوان کو یہ امر بھی سن کر افسوس ہو گا کہ لاکھوں کی تعداد میں کتابیں surplus printing مسلسل کروائی جا رہی ہیں اور ایک ایک تحصیل میں لاکھ، سوا لاکھ تک کتابیں ہائی سکولوں کے ان کمروں میں جو تدریس کے لئے بنائے گئے تھے، پڑی ہوئی ضائع ہو رہی ہیں اور طلبا باہر بیٹھ کر پڑھنے پر مجبور ہیں۔آخر یہ کروڑوں روپیہ کس کے اشارہ ابرو پر ضائع ہو رہا ہے۔محرک اپنا یہ دعویٰ ثابت کر سکتی ہے کہ بڑی بڑی غلطیوں میں قرارداد لاہور 1940 کا اردو ترجمہ، قائداعظم کی ڈھاکہ کی تقریر، علامہ اقبال کی الہ آباد کی تقریر، یہ سب غلطیاں آٹھویں کلاس کی پاکستان سٹڈیز کی کتاب میں موجود ہیں۔قرارداد لاہور کا ترجمہ مینار پاکستان پر لکھی ہوئی عبارت سے قطعاً مختلف ہے۔

جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے اس میں add کروں گی کہ نوائے وقت کی خبر کے مطابق "آٹھویں کلاس کی کتاب میں ہی قائداعظم کے چودہ نکات میں سے بارہویں نکات کو مختصر کر دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ دوسرے نکات میں مسلمانوں کی علیحدہ حیثیت کو بھی غلط طریقے سے پیش کیا ہے۔"

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، آپ آگے چلیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: حق تو یہ ہے کہ نصاب میں جہاں پاکستان کی بڑی سڑکوں کا ذکر ہے وہاں موٹر وے جو میاں محمد نواز شریف کا ایک کارنامہ ہے اس کا کہیں ذکر نہ ہے۔اسی طرح چہارم اور پنجم جماعت کی پاکستان سٹیڈیز کی کتابوں کے صفحہ 57 اور 73 کا ملاحظہ کیا جانا ضروری ہے۔اسی طرح پاکستان سٹڈیز ہی میں پاکستان کے ایٹمی طاقت ہونے کا ذکر ہے اور اس باب میں کہیں پر اس وقت کے وزیر اعظم جناب محمد نواز شریف کا نام یا ذکر نہ ہے۔طلباء کو پڑھائی جانے والی ان تمام نصابی کتابوں میں خواتین کے کرداروں کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے اور اس کے برعکس مرد کرداروں کا ذکر 210 اسباق میں ہے جبکہ خواتین کرداروں کا ذکر صرف 8 اسباق میں ہے۔پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے معاملات کو اس ایوان میں زیر بحث لانا بہت ضروری ہے جس سے خواتین کے لئے تعصب کی فضا پیدا ہو رہی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے اس تحریک کے ذریعے کافی important points raise کئے ہیں جس کے لئے comprehensive جواب کی ضرورت ہے اسے next week کے آخر تک pending فرمادیں تاکہ اس کا ایک موثر جواب آجائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے اسے next week کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1879 بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ صاحبہ کی ہے۔

محکمہ ایکسائز کے عملے اور ایجنٹوں کی ملی بھگت سے موٹر رجسٹریشن برانچ کو کروڑوں روپے کا نقصان

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ محکمہ ایکسائز میں تعینات عملہ نے گاڑیوں اور موٹر سائیکلوں کی رجسٹریشن سمیت ہر کام کے لئے رشوت کے ریٹ مقرر کر رکھے ہیں۔ عملہ و ایجنٹوں کی ملی بھگت کے باعث موٹر برانچ میں کوئی بھی کام بغیر رشوت کے نہیں ہوتا۔ موٹر برانچ کے باہر ایجنٹ مافیا نے ڈیرے ڈال رکھے ہیں جس کی وجہ سے دفتر کے باہر ٹریفک جام رہتی ہے جس سے ٹریفک کے مسائل الگ پیدا ہوتے ہیں اور راہگیروں کو آمد ورفت میں دقت کا سامنا رہتا ہے۔ ذرائع کے مطابق موٹر برانچ میں رشوت نہ دینے والوں کو فائل پر اعتراضات لگا کر اتنے چکر لگوائے جاتے ہیں کہ سائل کو مجبوراً رشوت دینا یا پھر ایجنٹ سے رابطہ کر کے اپنی جان خلاصی کرانا پڑتی ہے۔ محکمہ ایکسائز کی موٹر برانچ میں imported گاڑیوں کی رجسٹریشن کے لئے پانچ ہزار روپے، نئی کار ایک سے دو ہزار جبکہ موٹر سائیکل کا پانچ سے ایک ہزار روپے ریٹ مقرر ہے۔ اس کے علاوہ گاڑیوں کی رجسٹریشن بک کی duplicate book، ٹرانسفر، ٹوکن ٹیکس میں جرمانہ میں کمی سمیت ہر کام کے ریٹ مقرر ہیں۔ ہر سیریل کے پرکشش نمبر منہ مانگی قیمت پر فروخت کئے جاتے ہیں جبکہ یہ نمبر نیلامی کے ذریعے فروخت کئے جاتے ہیں مگر عملہ اپنے طور پر ان کو زیادہ قیمت پر فروخت کر دیتا ہے۔ محکمہ کے عملہ کا رشوت اکٹھی کرنے کا سب سے بڑا ہتھیار ایجنٹ مافیا ہے۔ محکمہ ایکسائز کی موٹر برانچ کے باہر ایجنٹ مافیا نے مستقل ڈیرے ڈال رکھے ہیں۔ سائل کو یہ ایجنٹ گھیرے میں لے لیتے ہیں۔ اگر سائل ان سے مک مکا نہ کرے تو پھر محکمہ کا عملہ اس کی فائل پر بلاجواز اعتراض لگا کر اگلی تاریخ دے دیتا ہے۔ ایجنٹوں نے محکمہ ایکسائز کے عملہ سے ملی بھگت سے مخصوص نشان یا کوڈ وضع کر رکھے ہیں۔ ایجنٹ

فائل پر وہ مخصوص نشان یا کوڈ لکھ دیتا ہے تو پھر فائل کو پہیے لگ جاتے ہیں اور وہ فائلیں ڈاک کے ذریعے نہیں بلکہ ایجنٹ کا مخصوص کوڈ دیکھ کر دستی تھمادی جاتی ہیں۔ان ایجنٹوں سے رابطہ نہ کرنے والا سائل چکر لگالگا کر تھک جاتا ہے مگر اس کا کام نہیں ہوتا۔ محکمہ کا عملہ سر عام رشوت لے کر عوام کو پریشان کر رہا ہے مگر ارباب اختیار نے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ موٹر برانچ میں جعلسازی بھی عروج پر ہے جس کی وجہ سے حکومتی خزانہ کو سالانہ کروڑوں روپے کا نقصان ہو رہا ہے۔ عدم ادائیگی کے باوجود ٹوکن کلئیر کر دیا جاتا ہے۔40 فیصد entries بوگس ہیں۔ اس عمل سے عملہ اور شہری برابر کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کسی بھی شکایت کی صورت میں انچارج کمپیوٹر سیکشن اپنی مہارت سے ٹوکن update کی رپورٹ دے دیتا ہے۔ ان خدمات کے عوض تقریباً 28 آپریٹر اڑھائی تین ہزار روپے دیتے ہیں۔ ذرائع کے مطابق اگر کاروں کی ٹرانسفر کے وقت آپریٹر کی ٹوکن ٹیکس update کرنے کی feeding انکوائری کی جائے تو 35 سے 40 فیصد entries بوگس ثابت ہوں گی لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس ground reality کا ذکر محترمہ نے کیا ہے تو وہاں پر صورتحال تو بہرحال اسی سے ملتی جلتی ہے۔ محکمہ نے ایک ریڈی میٹ جواب بنا کر بھیج دیا ہے جسے میں سمجھتا ہوں کہ پڑھنا یہاں پر کوئی زیادہ سودمند نہیں ہوگا اور میری یہ تجویز ہے کہ محترمہ اگر مناسب سمجھیں تو اسے ایک question کے طور پر ایکسائز کی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں یا میں متعلقہ لوگوں سے کہتا ہوں کہ انہوں نے جن چیزوں کی نشان دہی کی ہے، ان پر کوئی workout proposals آجائیں اور ان پر محکمہ کو کہا جائے کہ وہ ان پر عملدرآمد کریں۔ ایجنٹ مافیا وہاں پر ہے لیکن محکمہ کے جواب میں یہ کہنے سے کہ ہم یہ کر رہے ہیں اور وہ کر رہے ہیں تو اس سے یہ صورتحال درست نہیں ہوگی۔ میری یہ تجویز ہے کہ انہی دو طریقوں سے کوئی بہتری آسکتی ہے کہ یا تو محکمہ کی متعلقہ اتھارٹی کو workable proposals بنا کر دے دیں تو میں انہیں ensure کرتا ہوں ان پر عملدرآمد کروایا جائے گا یا پھر آپ اسے ایکسائز کی سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوادیں تاکہ وہ اس پر بہتر طور پر کام کر سکے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھجوادیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1880 بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے۔

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی جانب سے مریضوں کے لئے بنائے گئے قواعد و ضوابط پر پرائیویٹ ٹیچنگ ہسپتال اور کالجوں کی طرف سے عملدرآمد نہ کرنے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وفاقی و صوبائی حکومتوں کی عدم دلچسپی اور پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی چشم پوشی سے پرائیویٹ ٹیچنگ ہسپتالوں اور کالجز انتظامیہ اپنی من مانی کرنے لگے ہیں۔ تفصیل یوں ہے کہ صوبہ پنجاب میں پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے بنائے ہوئے قواعد و ضوابط کو نظر انداز کر دیا گیا جس سے پنجاب کے مستحق مریضوں کا بوجھ سرکاری ٹیچنگ ہسپتالوں پر آ گیا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی (Claus 24, Section No.5) کے تحت پرائیویٹ میڈیکل کالجز اور ہسپتال اپنے 50 فیصد بستروں پر مفت علاج، مفت consultancy اور ادویات بغیر منافع کے فراہم کرنے کے پابند ہیں۔ لاہور کے 21 پرائیویٹ ٹیچنگ ہسپتالوں جن کے ساتھ 11 پرائیویٹ کالجز منسلک ہیں ان کے بستروں کی تعداد 5500 ہے۔ انتظامیہ 2725 بستروں پر مفت سہولتیں دینے کی پابند ہے مگر اس کے برعکس علاج اور فیسوں کی مد میں لاکھوں روپے وصول کئے جا رہے ہیں۔ 2009 میں لاہور کے ایک بڑے پرائیویٹ ہسپتال میں ایک مریض کا بل 19 لاکھ روپے بھی بنا تھا مگر محکمہ صحت پنجاب ڈی جی ہیلتھ اور ای ڈی اوز PMDC کے قوانین پر عملدرآمد کروانے میں ناکام ہو گئے ہیں۔ پرائیویٹ ہسپتالوں کی آمدن میں روز بروز اضافہ جبکہ سرکاری ٹیچنگ ہسپتالوں میں مریضوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو رہا ہے۔ حکومت محکمہ کو پابند کرے کہ وہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے بنائے گئے قواعد و ضوابط پر سختی سے عملدرآمد کروائے مگر تمام پرائیویٹ ہسپتال اور کلینک یا تو ڈاکٹروں کے اپنے ہیں یا پھر وہ اس میں حصہ دار ہیں جس کی وجہ سے معاشرہ میں ایک تفرقہ پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ پرائیویٹ ہسپتالوں کی بڑھتی فیسوں اور سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کی تعداد میں اضافہ اور کم سہولیات کی وجہ سے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: راناصاحب! اس کا جواب آگیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محرک نے جن points کی طرف نشاندہی کی ہے یہ درست ہیں۔ اٹھائے گئے نکات کی روشنی میں PMDC اور وفاقی حکومت کی توجہ اس جانب مبذول کرائی جا رہی ہے تاکہ غریب اور نادار مریضوں کا علاج منظور شدہ پرائیویٹ ٹیچنگ ہسپتالوں میں بھی یقینی بنایا جاسکے۔ اس سلسلے میں یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کو بھی ہدایت دے دی گئی ہے کہ ملحقہ میڈیکل کالجوں میں ان قواعد کی پابندی یقینی بنائے اور سالانہ رپورٹ حاصل کریں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میرا خیال ہے کہ آپ کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ آپ اس کو press نہیں کرتیں لہٰذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1881/11 بھی محترمہ نگہت ناصر شیخ کی ہے۔

پولیس ٹریننگ کالج سہالہ اور پنجاب یونیورسٹی کے درمیان الحاق نہ ہونے کی وجہ سے بی ایس سی کرائم سٹڈیز کا معاملہ کھٹائی کا شکار

محترمہ نگہت ناصر شیخ: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر کے مطابق پولیس ٹریننگ سہالہ میں B.Sc Crime Studies کا معاملہ کھٹائی کا شکار ہے پولیس کالج اور پنجاب یونیورسٹی کے درمیان الحاق نہ ہونے سے منصوبہ التوا کا شکار ہے تفصیل کچھ یوں ہے کہ سابق آئی جی پولیس پنجاب طارق سلیم ڈوگر کی ریٹائرمنٹ کے بعد بھی پولیس ٹریننگ کالج و یونیورسٹی سہالہ میں Pre-Service Training Programme کے تحت B.Sc Crime Studies کی کلاسیں ابھی تک شروع نہیں ہو سکیں۔ پولیس کالج سہالہ اور پنجاب یونیورسٹی کے درمیان الحاق نہ ہونے کی وجہ سے منصوبہ تاحال التوا کا شکار ہے۔ سابق آئی جی پولیس کی ریٹائرمنٹ کے بعد منصوبہ نامکمل رہ جانے اور موجودہ آئی جی پولیس پنجاب جاوید اقبال کی جانب سے اس حوالے سے کوئی اقدامات نہ کئے جانے کی وجہ سے پنجاب کے شہریوں کے لئے روایتی تھانہ کلچر اور ملزمان سے تفتیش کے لئے صرف چھترول ہی پولیس کی تفتیش کا حصہ بن کر رہ گئی۔ ذرائع کے مطابق سائنسی خطوط پر تفتیش کے عمل کو شروع کرنے کے لئے پولیس سہالہ ٹریننگ کالج و یونیورسٹی میں Pre-Service Training Programme کے تحت PCS پروفیشنز برائے ASIs کے لئے محکمانہ طور پر کلاسز شروع کی جانی

تھیں۔ پنجاب یونیورسٹی سے سہالہ کالج کا الحاق نہ ہونے کی وجہ سے B.Sc Crime Studies کی کلاسیں شروع نہیں ہو سکیں۔ ASIs PCS کو محکمانہ طور پر بتایا گیا کہ مارچ 2010 Crime Studies کے امتحانات لئے جائیں گے۔ ذرائع کا اس حوالے سے کہنا ہے کہ اگر B.Sc Crime Studies کی کلاسز شروع کر دی جاتیں تو پنجاب میں دوسرے صوبوں کی طرح تفتیش کا نظام اور طریق کار مختلف ہوتا مگر کلاسیں شروع نہ ہونے کی وجہ سے تھانہ کلچر میں کوئی تبدیلی آ سکی اور نہ ہی ملزمان سے تفتیش کا پرانا طریق کار تبدیل ہو سکا۔ ذرائع کا مزید کہنا تھا کہ سابق آئی جی طارق سلیم ڈوگر کی ریٹائرمنٹ کے بعد اس منصوبہ کی جانب کسی پولیس آفیسر نے توجہ نہ دی جس وجہ سے منصوبہ صرف کاغذوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو next week کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: اس کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار ملک محمد عامر ڈوگر کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے ہیں؟ محرک موجود نہ ہیں لہذا یہ تحریک dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی ملک محمد عامر ڈوگر کی طرف سے ہے یہ بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا، ڈاکٹر فائزہ اصغر اور محترمہ ثمینہ خاور حیات کی ہے۔

کورم کی نشاندہی

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اللہ اکبر۔ کورم کی نشاندہی کی گئی ہے، گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ (گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے لہذا اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ کاٹھیا صاحب! آپ کے پاس صرف دو منٹ ہیں ان دو منٹ میں اپنی تحریک wind up کریں۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

لیڈی ولنگڈن ہسپتال لاہور کے زیر زمین سے ملنے والے نوادرات کو خُورد بُرد اور زمین کو فروخت کرنے کا معاملہ

حافظ محمد قمر حیات کاٹھیا: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "وقت" لاہور مورخہ 26۔نومبر 2011 کے مطابق حکومت پنجاب نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ لیڈی ولنگڈن ہسپتال کو مسمار کر کے اس کی زمین کو فروخت کر دیا جائے گا اور لیڈی ولنگڈن ہسپتال کو لاری اڈا میں خالی ہونے والے گندم کے گوداموں کی جگہ نئی عمارت تعمیر کر کے منتقل کر دیا جائے گا۔ باوثوق ذرائع نے بتایا کہ اس ہسپتال کی عمارت کے نیچے سینکڑوں سال پرانے نوادرات کو نکال کر اعلیٰ شخصیات کے ایما پر خُورد بُرد کر لیا جائے گا۔ خفیہ پلان کے مطابق اس کو زمین کی کھدائی کر کے نوادرات نکال لئے جائیں گے اور ذاتی تحویل میں لے لئے جائیں گے۔ لیڈی ولنگڈن ہسپتال کی زمین کے نیچے نوادرات کا انکشاف آٹھ ماہ قبل ٹیوب ویل کی کھدائی کے دوران پتا چلا تھا اس کے بعد ہسپتال کی منتقلی کا منصوبہ بنایا گیا اور اس کی زمین کو فروخت کرنے کی راہ ہموار کرنے کے لئے نہایت رازداری سے کام ہو رہا ہے۔ لیڈی ولنگڈن ہسپتال کی مسماری، اس کو لاری اڈا منتقل کر کے اس کی زمین کو فروخت کرنے اور وہاں پر موجود نوادرات کو نکال کر ذاتی تحویل میں لینے کے معاملہ پر عوامی حلقوں میں تشویش پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 1915/11 کا جواب آگیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کا جواب عرض کرنے سے پہلے میں اپنے محترم بھائی حاجی اسحاق صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس وقت تحریک التوائے کار کا ٹائم تھا اور ایک اپوزیشن ممبر اپنی تحریک التوائے کار پڑھ رہے تھے اگر میرے بھائی صرف دو منٹ انتظار کر لیتے اس کے بعد جب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے تو اس وقت وہ کورم point

out کرتے یعنی اس ہاؤس کی کچھ روایات بھی ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ آج ہم نے legislations کرنی ہے اور اس میں یہ 101 بار کورم point out کرنے کا شوق پورا کر لیں۔

حاجی محمد اسحاق: جناب سپیکر! rules اس بات کی اجازت دیتے ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں، یہ آپ کا حق ہے آپ استعمال کر سکتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! rules اجازت دیتے ہیں لیکن کچھ روایات بھی ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 1915 کو next week کے لئے pending فرما دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب سپیکر: جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

MR SPEAKER: Consideration and passage of Bills.

"The Punjab Administrator Generals (Amendment) Bill 2011 (Bill No 15 of 2011)"

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز، مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Administrator Generals (Amendment) Bill 2011."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997, for continuance of the Punjab Administrator Generals (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Administrator Generals (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) ایڈمنسٹریٹر جنرلز، مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Administrator Generals (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Administrator Generals (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Administrator Generals (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on

Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR. SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is an amendment in it, the amendment is from: Ch Zahir-ud-Din Khan, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Col.(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr Munawar Hussain Munj, Mr Muhammad Yar Hiraj, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr Faiza Asghar, Mrs Samina Khawar Hayat, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mrs Qamar Aamir Ch., Ms Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Syed Hassan Murtaza, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Makhdoom Muhammad Irtaza, Dr Amna Buttar, Ms Azma Zahid Bukhari, Ch Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia. Any mover move it.

CH EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I move:

> "That in Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, in the proposed section 31 of the Principal Act, for the words "Government Savings Bank" wherever occur, the

words "Savings Scheme of a Bank, or a National Savings Centre," be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, in the proposed section 31 of the Principal Act, for the words "Government Savings Bank" wherever occur, the words "Savings Scheme of a Bank, or a National Savings Centre," be substituted."

وزیر قانون نے اس ترمیم کو oppose کیا ہے۔ چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب والا! گورنمنٹ نے اس بل کے اندر دو باتیں درست کی ہیں کہ 1974 سے لے کر آج تک جو پیسے کی value کے اندر فرق آیا ہے اس کی بنیاد پر گورنمنٹ نے جہاں پر 5ہزار کی بات تھی اس کو ایک لاکھ میں تبدیل کر دیا ہے۔ یہ ترمیم بڑی مناسب تھی جس پر ہم نے کوئی ترمیم نہیں دی بلکہ اس کو مناسب قرار دے کر چھوڑ دیا ہے۔ یہاں پر ایک technical سی بات ہے اس میں کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی۔ انہوں نے بل کے اندر جو لفظ لکھا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: technical بات ہی تو خاص بات ہوتی ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! اس کی ابھی بات ہوتی ہے۔ اس سے حکومت کو یا اپوزیشن کو کوئی فرق نہیں پڑتا جو اصل بل ہے اور جو ترمیم انہوں نے کی ہے In respect of any sum of money deposited in a Government Savings Bank ہم یہ کہتے ہیں کہ بنک کی بجائے جو ایک خاص سکیم ہے اس کے اندر اس amount کو جانا چاہئے بجائے اس کے کہ یہ amount کسی بنک کی amount generalize کے اندر چلی جائے۔ اتنی سی اس کے اندر بات ہے کہ Government Savings Bank کی بجائے یہاں اگر لفظ Savings Scheme of the Bank یا اس کو National Savings Centre کر دیا جائے otherwise اس پر ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا ثناء اللہ خان!

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! اگر اجازت ہو تو میں بھی اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: آپ بھی بات کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اگر آپ allow کریں گے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! یہ بڑی important اور relevant amendment ہے۔ کیونکہ جو Government نے propose کیا ہے۔

Whenever any person has died leaving assets with Province and Administrator General is satisfied the such assets, excluding any sum of money deposited in a Government Saving Bank.

سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس سے کن لوگوں کو اس میں cater کیا جا رہا ہے اور کیا چیز cater ہو رہی ہے؟ ہم سب جانتے ہیں کہ یہاں پر گورنمنٹ سیونگ بنک نام کی کوئی چیز exist نہیں کرتی۔ سب کو پتا ہے کہ یہاں پر نیشنل سیونگ سنٹرز exist کرتے ہیں، سرکاری بنکوں میں سیونگ سکیمیں ہو سکتی ہیں لیکن نیشنل سیونگ بنک کے نام کا صوبہ پنجاب میں تو کیا بلکہ پورے ملک میں کوئی بنک exist ہی نہیں کرتا تو جو چیز exist ہی نہیں کرتی اسے Law میں کیسے لایا جا سکتا ہے؟ law تو لوگوں کو facilitate کرنے کے لئے بنایا جاتا ہے، انہیں cover کرنے اور protection دینے کے لئے بنایا جاتا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ ایک ایسی چیز جس کا زمین پر کوئی وجود ہی نہیں اسے اس law میں کیسے شامل کیا جا سکتا ہے؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس ترمیم کے معزز محرک اگر ان تینوں لائنوں کو تھوڑا سا ملا کر پڑھ لیں تو یہ ساری confusion دور ہو جاتی ہے کہ:

Administrator General is satisfied that such assets, excluding any sum of money deposited in a Government Savings Bank, or in any Provident Fund to which the provisions of the Provident Funds Act, 1925 apply…

یعنی یہ جو ذکر کر رہے ہیں ان کو Provident Fund Act 1925 لاگو ہوتا ہے اس لئے ان کو exclude کیا گیا ہے۔

MR SPEAKER: The amendment moved and the question is

"That Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, in the proposed section 31 of the Principal Act, for the words "Government Savings Bank" wherever occur, the words "Savings scheme of a Bank, or a National Savings Centre" be substituted."

(The motion was lost.)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Administrator Generals (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Administrator Generals (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Administrator Generals (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011 (Bill No.22 of 2011). Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی ومذہبی اوقاف مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the

Punjab 1997, for the continuance of the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011.

The motion moved and the question is

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011.

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law:

مسودہ قانون (ترمیم) خیراتی و مذہبی اوقاف مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as recommended by Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011, as recommended by Standing Committee on

> Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch Zahir-ud-Din Khan, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr Muhammad Shafiq Khan, Mr Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr Khalid Javed Asghar Ghural, Col(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr Munawar Hussain Munj, Mr Muhammad Yar Hiraj, Mr Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr Samia Amjad, Mrs Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs Seemal Kamran, Mrs Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr Faiza Asghar, Mrs Samina Khawar Hayat, Mrs Embesat Hamid, Ms Zobia Rubab Malik, Mrs Qamar Aamir Ch., Ms Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi, Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Syed Hassan Murtaza, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Makhdoom Muhammad Irtaza, Dr Amna Buttar, Ms Azma Zahid Bukhari and Ch Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia. Any mover may move it.

MRS SEEMAL KAMRAN: Thank you Mr Speaker, I move:

> "That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, in the Proviso to the proposed sub-section (2) of section 1 of the Principal Act, after the words

"Provided that", the words "for reasons to be recorded" be added."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, in the Proviso to the proposed sub-section (2) of section 1 of the Principal Act, after the words "Provided that", the words "for reasons to be recorded" be added."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): I oppose.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس میں simple سی بات ہے کہ گورنمنٹ ایک notification کے ذریعے کسی بھی trust یا اس notification کے کسی part کو استثنیٰ قرار دینا چاہتی ہے۔ ہم نے جو ترمیم دی ہے اس میں ہمارا صرف یہ کہنا ہے کہ اگر اس استثنیٰ کی وجوہات بیان کر دی جائیں تو شاید حکومت آگے آنے والی بہت ساری complication سے بچ جائے گی۔ چونکہ آپ نے جو استثنیٰ دیا ہے کوئی اسے politicize کرے یا کسی اور reason کی بنیاد پر کہا جائے کہ آپ نے اسے غلط استثنیٰ دیا ہے یا favoritism کیا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ law میں تمام چیزوں کو cover ہونا چاہئے اگر اس notification میں اس استثنیٰ کی reasons mention ہو جائیں گی تو شاید اس میں بہت سارے lacunas cover ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق نولاٹیا: جناب سپیکر! اسے oppose کرنے کی کوئی خاص reason تو نہیں ہے سوائے اس کے کہ صرف یہ کہہ دیا گیا ہے کہ بات ذرا elaborative ہونی چاہئے provided that کے اندر جو ابہام باقی رہتا ہے اس کی بجائے اگر for reasons to be recorded کر دیا جائے it means کہ اس کی وجوہات elaborate کر دی جائیں۔ اس کے اندر کوئی نئی بات نہیں ہے جس سے ان کا کوئی حق مارا جاتا ہو یا اپوزیشن کو کوئی زیادہ حق مل جاتا ہو سوائے اس کے کہ حکومت نے سوچا ہوا ہے کہ ہم نے مخالفت کرنی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!معزز ممبر جو فرما رہے ہیں یہ words unnecessary ہوں گے کیونکہ notification میں کبھی بھی record reasons نہیں کی جاتیں بلکہ reasons فائل پر ہوتی ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, in the Proviso to the proposed sub-section (2) of section 1 of the Principal Act, after the words "Provided that", the words "for reasons to be recorded" be added."

(The motion is lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Charitable and Religious Trusts (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Antiquities (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 25 of 2011). Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Antiquities (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Antiquities (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Antiquities (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) آثار قدیمہ مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Antiquities (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad

Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Ch. Abdullah Yousaf, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Chaudhary, Ms. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi. Ch Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Syed Hassan Murtaza, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Makhdoom Muhammad Irtaza, Dr Amna Buttar, Ms Azma Zahid Bukhari and Ch Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia. Any mover may move it.

CH EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOLATIA: Sir, I move:

> "That in Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following Proviso be add at the end:
>
> "Provided that the total membership of the Advisory Committee including its Chairman shall not exceed nine."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following Proviso be add at the end:

"Provided that the total membership of the Advisory Committee including its Chairman shall not exceed nine."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose it.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Advisory Committee کی detail اس کے اندر دی گئی ہے اور Section-3 کے اندر کہا گیا ہے کہ:

Amendment in Section 3 of Act VII of 1975.-

"(1) For the purpose of this Act, the Government shall, by notification in the Official Gazette, constitute an Advisory Committee comprising of Archaeologists, Architects, Historians and Members of the Provincial Assembly of the Punjab and the Director General shall be the Chairman of the Advisory Committee."

جناب سپیکر! اس میں ہماری رائے صرف یہ ہے کہ گورنمنٹ کو قانون کے تحت پابند کیا جانا چاہئے کہ Advisory Committee کے ممبران کی تعداد کا تعین کیا جائے۔ وزیر قانون اگر اس کو oppose کرنا بھی چاہتے ہیں تو کم از کم یہ بتادیں کہ کیا یہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ Advisory Committee کی تعداد کا تعین کر دیا جائے، کیا اس کے ممبران کی تعداد 15 سے 20 کے درمیان ہوگی، 25 سے 30 کے درمیان ہوگی یا 5000 سے 15000 ہزار کے درمیان ہوگی؟ ہم نے Advisory Committee کے حوالے سے ایک ہی بات کہی ہے کہ اس کے ممبران کی تعداد کا تعین کر دیا جائے۔ اب یہ اس کا تعین نہیں کرنا چاہتے تو پتا نہیں ان کا کیا ارادہ ہے اور یہ کن کن لوگوں کو اس کمیٹی کے اندر لے آئیں گے؟ چلیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ مسلم لیگ (ن) کی حکومت اور خادم اعلیٰ پنجاب اس کمیٹی کی تعداد کو محدود رکھتے ہیں لیکن یہ قانون صرف ان کی حکومت تک تو نہیں ہے۔ یہ قانون تو آنے والی حکومتوں کے لئے بھی ہے لہٰذا اس کمیٹی کی تعداد کو محدود کیا جانا چاہئے۔ ہماری ترمیم میں اس کمیٹی کی تعداد nine تجویز کی گئی ہے۔ وزیر قانون اگر اس سے متفق نہیں تو وہ کہہ دیں کہ اس کمیٹی کے

ممبران کی تعداد 9 نہیں بلکہ 25 ہوگی۔اس کی وضاحت کر دینے میں کیا حرج ہے؟ وفاق کے اندر جتنی بھی قانون سازی کی جاتی ہے اس میں تمام stakeholders اور پارٹیاں جو House کے اندر بیٹھتی ہیں ان سے آراء لینے کے بعد unanimously Bills پیش کئے جاتے ہیں اور پھر ان کو پاس کیا جاتا ہے۔اگر ان کا بھی یہی ظرف ہو تو انہیں چاہئے کہ House کے اندر موجود تمام پارٹیوں کی آراء لی جائیں۔کیا یہ نہیں چاہتے کہ discretionary right کی بجائے rules کی حکومت کو برقرار رکھا جائے؟ میں آخر میں یہی گزارش کروں گا کہ اس Advisory Committee کے ممبران کی تعداد کا تعین کر دیا جائے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سیمل کامران صاحبہ!

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس Clause میں amendment دینے کا ہمارا مقصد صرف اتنا ہے کہ یہ ایک بڑی important Committee تشکیل دی جا رہی ہے جس نے بہت سارے فیصلے کرنے ہیں اور ان فیصلوں پر عملدرآمد بھی کرانا ہے تو اگر اس کے ممبران کی تعداد کا تعین نہیں ہوگا کہ کتنے Archaeologists، کتنے Architects اور کتنے صوبائی اسمبلی کے ممبران ہوں گے تو میں سمجھتی ہوں کہ نہ صرف اس کمیٹی کو perform کرنے میں مشکل ہوگی، فیصلہ سازی میں مشکل ہوگی بلکہ سب کچھ hodgepodge ہو جائے گا۔بہت سے ابہام پیدا ہوں گے کہ وہ کون سے لوگ ہوں گے کہ جن کو اس کمیٹی میں بطور ممبر شامل کیا جائے گا کیونکہ اس میں کوئی number or figure define نہیں کیا گیا اور کن لوگوں کو oblige کیا جائے گا؟ جس طرح ہم آج حزب اختلاف میں ہوتے ہوئے حکومت سے پوچھتے ہیں، احتجاج کرتے ہیں کہ ایک unelected member کس طرح جا کر پنجاب حکومت کے projects کا افتتاح کر سکتا ہے؟ اس بارے میں ایک ابہام ہے، کوئی قانون سازی نہیں ہے اسی لئے اس کا کوئی جواب نہیں آتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس وقت بالکل irrelevant بات کر رہی ہیں۔آپ اپنی ترمیم کے اندر رہ کر اس کی support میں بات کریں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں تو صرف یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ چیزوں کو specify کرنا اور ان کو clear کرنا قانون سازی میں کتنا اہم ہے۔جب ایک چیز کے بارے میں ہمیں ابہام ہے تو ہم ہر روز اس بارے میں آپ سے سوال کرتے ہیں اور ہمیں جواب نہیں ملتا۔اگر اس کمیٹی کے ممبران کے number define ہو جائیں گے تو بہت بہتر ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اگر محرک اور معزز ممبران اس Clause کو پڑھ لیتے تو اس میں باقاعدہ طور پر categories mention کی گئی ہیں کہ وہ کون لوگ ہوں گے جن کو Advisory Committee میں لیا جائے گا۔ حالات اور متعلقہ معاملات کے پیش نظر اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد زیادہ اور کم ہو سکتی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 4 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in the proposed sub-section (1) of Section 3 of the Principal Act, the following Proviso be add at the end:
>
> "Provided that the total membership of the Advisory Committee including its Chairman shall not exceed nine."

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat

Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi, Ch. Abdullah Yousaf, Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Syed Hassan Murtaza, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr. Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Makhdoom Muhammad Irtaza, Ms. Azma Zahid Bukhari and Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia. Any mover may move it.

MAKHDOOM MUHAMMAD IRTAZA: Sir, I move:

> "That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in proposed Section 7 of the Principal Act, for the word "grounds" occurring in line 2, the word "evidence" be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in proposed Section 7 of the Principal Act, for the word "grounds" occurring in line 2, the word "evidence" be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

مخدوم محمد ارتضیٰ: جناب سپیکر! میں اس میں مختصر سی گزارش کر دوں کہ اس میں law کی جو language ہے:

> "If the Director General has reasonable grounds to believe."

تو اس میں گزارش یہ ہے کہ آپ یہاں پر کسی کی ذاتی ملکیت کو acquire کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ اگر آپ یہ یقین رکھتے ہو کہ اس میں کسی قسم کی antiquity موجود ہے۔ آپ کی خدمت میں میری صرف یہ گزارش ہے کہ جب آپ reasonable grounds کے الفاظ استعمال کرتے ہیں اس میں Director General کو بہت سارا early way مل جاتا ہے، اس میں اُن کی رائے کا بہت سارا عمل دخل آ جاتا ہے کہ وہ کس حد تک سمجھتے ہیں۔ اُس چیز کو محدود کرنے کے لئے تاکہ کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو اور کسی کی ذاتی ملکیت ناجائز طریقے سے acquire نہ کر لی جائے۔ جب تک ٹھوس ثبوت موجود نہ ہوں کہ اس زمین کے اندر کوئی نہ کوئی ایسی antiquities موجود ہیں اُس وقت تک ان کو یہ اختیار نہ ہو کہ یہ کسی کی ذاتی ملکیت کو acquire کر سکیں۔ بہت مہربانی

جناب ڈپٹی سپیکر: مخدوم صاحب اور نولاٹیا صاحب سے بھی میری گزارش ہو گی کہ اگر کوئی اور معزز ممبر ہوتا تو میں نہ کہتا، انگلش میں reasonable grounds ہی ہوتا ہے۔ جی، نولاٹیا صاحب!

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! ہم نے یہ propose کیا ہے کہ لفظ grounds کی بجائے evidence ہونی چاہئے۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ grounds کا لفظ زیادہ comprehensive ہے میں اس سے اختلاف کرتا ہوں۔ Grounds وہ ہوتی ہے جو کوئی آدمی کام کر لیتا ہے اور اپنے کام کے لئے دلیلیں دیتا ہے کہ یہ کام اس بنیاد، اس بنیاد اور اس بنیاد پر جائز ہے یا وہ اپنی دلیلیں دیتا ہے وہ اپنے کام کو justify کرنے کے لئے جو grounds تلاش کرتا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں evidence کا لفظ اس لحاظ سے زیادہ comprehensive ہے کہ یہ کام کیا جائے گا اگر اس کے لئے اُس کی شہادت موجود ہو گی۔ میں ایک دفعہ یہ فقرہ پڑھ دیتا ہوں۔

"If the Director General has reasonable grounds to believe that any land contains."

اگر ہم اس کی بجائے پڑھیں۔

If the Director General has reasonable evidence to believe that any land contains any antiquity, he may request the Government to acquire such land under the Land Acquisition Act 1894 (I of 1894) and such acquisition shall be deemed to be acquisitioned for public purpose.

جناب سپیکر! ان دونوں الفاظ سے جو impression develop ہوتا ہے، ground سے یہ impression develop ہوتا ہے کہ اتھارٹی جو کرنا چاہے اُس کے لئے اپنے دلائل پیش کرے اور لفظ evidence سے یہ impression develop ہوتا ہے کہ حقائق کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے تو ان دونوں لحاظ سے grounds سے زیادہ evidence meaningful ہے۔ سوائے اس کے کہ لاء منسٹر گھر سے فیصلہ کر کے آئے تھے کہ ہم نے لازماً oppose کرنا ہے، اس میں کوئی دلیل نہیں بنتی اور وہ جو فیصلہ کر کے آئے ہیں وہ اس کو ضرور oppose کریں گے حالانکہ وہ اس وقت یہ سمجھ رہے ہیں کہ as compared to the grounds evidence زیادہ comprehensive word ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نولاٹیا صاحب نے جو بات کی ہے میں اس پر قدرے detail سے روشنی ڈال دیتا ہوں۔ میرے بھائی کو یہ نہیں پتا کہ لفظ evidence کے معانی شہادت ہیں، Evidence Act میں باقاعدہ ایک عدالت ہی evidence record کر سکتی ہے اور Director General کو ایک عدالت کا درجہ نہیں دیا جا سکتا کہ وہ evidence record کرے۔ میرے محترم بھائی اس متعلقہ Clause کو پڑھ لیتے تو پھر میرا خیال ہے کہ اُنہیں یہ بات کہنے کی ضرورت نہ پڑتی کہ:

> If the Director General has reasonable grounds to believe that any land contains any antiquity, he may request...

اُس نے تو request کرنی ہے، اُس نے کوئی فیصلہ تو نہیں کرنا۔۔۔

> Request the government to acquire such land under the Land Acquisition Act.

یعنی Land Acquisition Act کے تحت باقاعدہ وہاں پر کارروائی ہوتی ہے۔ Acquisition کی باقاعدہ proceeding ہے، اُس میں evidence بھی آتی ہے اور جس کی land acquire کی جا رہی ہے وہ باقاعدہ سول کورٹ میں جا سکتا ہے، وہ ہائیکورٹ میں writ کر سکتا ہے تو اس سے آگے پورا ایک عدالتی procedure ہے۔ اس میں تو Director General نے صرف request کرنی ہے اُس نے کوئی فیصلہ نہیں کرنا اور اُس نے گورنمنٹ سے request کرنی ہے اُس کے بعد Land

Acquisition Act کے تحت acquire and record evidence کرنے کا ایک پورا procedure ہے اور اُس procedure نے اس کے تحت ہی initiate ہونا ہے اس لئے اس stage پر ایک تو evidence کی ضرورت نہیں ہے اور دوسرا یہ ہے کہ Director General کوئی judicial forum بھی نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The question is:

> "That in Clause 5 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Culture and Youth Affairs, in proposed Section 7 of the Principal Act, for the word "grounds" occurring in line 2, the word "evidence" be substituted."

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now the third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Antiquities(Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Antiquities(Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Antiquities(Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011 (Bill No. 11 of 2011). Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریداران پنجاب مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011."

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون عطائے مالکانہ حقوق قابض مزارعین و مقرریداران پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."
>
> There are two amendments in it.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں اپوزیشن کے معزز ممبران سے بات ہوئی ہے۔ میرے خیال میں آپ پہلے لغاری صاحب کی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ہم نے اسے غور سے دیکھا ہے تو اس کی کلاز 2 میں ہم نے جو amendments دی ہیں کہ:

> The Government has been generous enough to consider them to be worthy of being the part of the Bill.

اس سے Bill کی مختلف terms کی definition میں clarity آ جائے گی۔

> The Government has been magnanimous enough to accept them.

وہ ہماری accept amendments کر لیں گے تو باقی ترامیم ہم withdraw کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے کہ انہوں نے definition میں جو amendment دی ہے اس کو ہم accept کر لیتے ہیں باقی کو withdraw تصور کرتے ہوئے باقی کارروائی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی جو understanding ہوئی ہے اس میں آپ دونوں اپنی ترامیم withdraw کر رہے ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! amendments تو اپوزیشن کی طرف سے آئی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جو rest of the amendments ہیں وہ withdraw ہو جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! Amendment No. 7 ہے۔

MR. MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Sir, I move:

> "That in Clause 2 of the Bill as recommended by the Standing Committee…"

جناب ڈپٹی سپیکر: جب اس پر آئیں گے تو اسے کر لیں گے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Revenue Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is an amendment in it, the amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi, Ch. Shaukat Mahmood Basra (Advocate), Major(Retd) Abdul Rehman Rana, Syed Hassan Murtaza, Mr. Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Makhdoom Muhammad Irtaza, Dr. Amna Buttar Ms. Azma Zahid Bukhari and Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Sir, I move:

> "That in Clause 2 of the Bill as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, for sub-Clause(1) the following be substituted:

"(1) In this Act:-

(a) "land" means the land in occupation of a Muqarraridar or an occupancy Tenant according to the revenue record; and

(b) "occupancy tenant" means a Tenant having the right of occupancy under Chapter II of the Punjab Tenancy Act 1887(XVI of 1887)."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, for sub-Clause(1) the following be substituted:-

"(1) In this Act:-

(a) "land" means the land in occupation of a Muqarraridar or an occupancy Tenant according to the revenue record; and

(b) "occupancy tenant" means a Tenant having the right of occupancy under Chapter II of the Punjab Tenancy Act 1887(XVI of 1887)".

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 2 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, for sub-Clause(1) the following be substituted:-

"(1) In this Act:-

(a) "land" means the land in occupation of a Muqarraridar or an occupancy Tenant according to the revenue record; and

(b) "occupancy tenant" means a Tenant having the right of occupancy under Chapter II of the Punjab Tenancy Act 1887(XVI of 1887)".

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now the question is:

"That Clause 2 of the Bill as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

“That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill.”

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the third reading of the Bill starts. Minister for Law to please move the motion.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011, as amended be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011, as amended be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Conferment of Proprietary Right on Occupancy Tenants and Muqarraridars Bill 2011, as amended be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 33 of 2011) Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن پنجاب مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011”

(The motion was carried.)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) پروٹیکشن آف بریسٹ فیڈنگ اینڈ چائلڈ نیوٹریشن پنجاب مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

کیا آپ اپنی amendments move کر رہے ہیں یا withdraw کر رہے ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اپوزیشن کی ممبر جو اس مجلس قائمہ کی ممبر تھیں ان کو Acting Chairperson کے طور پر nominate کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنی جو بھی inputs دی تھیں وہ already اس Bill میں آ چکی ہیں۔ میں اس gesture کو appreciate کرتے ہوئے یہ تمام amendments withdraw کرتی ہوں اور میں لاء منسٹر صاحب سے expect کرتی ہوں کہ جو روایت قائم کی گئی ہے اسے future میں بھی continue کیا جائے گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:-

> "That the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Health, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Protection of Breast Feeding and Child Nutrition (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011. Minister for Law!

قواعدانضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) (روزگار و بحالی) معذور افراد مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

> "That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون(ترمیم)(روزگار و بحالی)معذور افراد مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it. The motion moved and the question is:

> "That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal for the expression "XXXIX of 1961" appearing in marginal heading the expression "XL of 1981" be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved is:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal for the expression "XXXIX of 1961" appearing in marginal heading the expression "XL of 1981" be substituted."

The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal for the expression "XXXIX of 1961" appearing in marginal heading the expression "XL of 1981" be substituted."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

> "That Clause 3 of the Bill as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There are six amendments in it. The first amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamir Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Ch. Abdullah Yousaf, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Ms. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Chaudhary, Ms. Humaira Awais Shahid and Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! اس کو move کرنے سے پہلے میں صرف ایک request کرنا چاہوں گی کہ اس Bill کی رپورٹ 5۔اپریل 2011 کو آ گئی تھی جبکہ rule 225 میں یہ provision

بھی موجود ہے اور چونکہ حکومت نے بھی اس کے لئے سپیشل آرڈر لیا ہے مگر آٹھ آٹھ مہینے کے بعد اگر ہاؤس میں قانون سازی آئے گی تو میں سمجھتی ہوں کہ ممبران کی performance بھی اس سے effect ہوتی ہے۔ اصولاً دو اجلاس گزرنے کے بعد تو یہ lapse کر گئی تھی۔ ہر چیز کا حل Rules of Procedure میں موجود ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ جب یہ رپورٹ آ گئی تھی تو timely اس پر قانون سازی ہو جانی چاہئے تھی لہذا وقت پر قانون سازی ہونی چاہئے تاکہ ہماری بھی performance بہتر ہو اور جو لوگ اس سے مستفید ہونے ہیں اُن کا بھی بھلا ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے بڑا اچھا پوائنٹ اٹھایا اور اب آپ amendment move کریں۔

محترمہ سیمل کامران: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! ایک ایک دن میں دس دس amendments آتی ہیں تو پھر کل لاء منسٹر صاحب بھی تھک گئے تھے اور ہم بھی بھوکے بیٹھ بیٹھ کر تھک گئے تھے۔

I move

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed section 5 of the Principal Ordinance of para(c) the following be substituted:-

"(C) three members of the Provincial Assembly of the Punjab including at least one woman member to be nominated by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed section 5 of the Principal Ordinance of para(c) the following be substituted:-

"(C) three members of the Provincial Assembly of the Punjab including at least one woman member to

be nominated by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سیمل کامران: شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ بنیادی طور پر ترمیم Provincial Council کے بارے میں ہے۔ ہم بات بیت المال کی کر رہے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ اس کی کتنی اہمیت ہے۔ اس سے پہلے بھی پچھلے تین سالوں میں یہ کونسلز پوری نہ ہونے اور ان کے کورم پورے نہ ہونے کی وجہ سے بہت سے لوگ اس کے effected رہ چکے ہیں اور اس House میں بہت دفعہ بات بھی ہو چکی ہے۔ بیت المال سے facilitate ہونے والے غریب لوگ اور ہمارا سفید پوش طبقہ ہے اور اس وقت ہم جن لوگوں کی بات کر رہے ہیں وہ disabled persons ہیں جنہوں نے اس ڈیپارٹمنٹ سے مستفید ہونا ہے۔ پہلے بھی ہم غلط لوگوں کو کونسل میں ڈالتے رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ اسلام آباد سے لاہور تشریف نہیں لاتے تھے اور تین سال تک اس کونسل کی میٹنگ یا اجلاس ہی نہیں ہو سکا۔ ابھی بھی ہم یہ بات کر رہے ہیں کہ:

> The Government shall, by notification in the Official Gazette, establish Council to be called the Provincial Council of Rehabilitation of Disabled Persons consisting of the following members.

ہم سیکرٹری گورنمنٹ آف دی پنجاب کو بھی اس میں شامل کر رہے ہیں، اس کے بعد سیکرٹری to the Government سوشل ویلفیئر کو بھی اس میں ڈال رہے ہیں۔ ہم نے یہ مانا کہ اس وقت صوبہ پنجاب کو بیوروکریسی run کر رہی ہے There is no doubt about it لیکن اس ترمیم میں ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ نے پورے جہان کی بیوروکریسی کا اس میں ذکر کر دیا ہے لیکن یہ House اور پنجاب کے نمائندہ ایوان کے کسی بھی ممبر کو اس میں شامل نہیں کیا گیا یہاں تک کہ:

> One representative of the Planning and Development Department,

پی اینڈ ڈی کے roles اور functions کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتی ہوں۔ اس rehabilitation میں disabled persons کو بیت المال کے ذریعے facilitate کرنے میں پی اینڈ ڈی کا کیا roles ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا۔ ہماری اس ترمیم کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں کو جو represent کرتے ہیں انہیں بھی اس میں شامل کیا جائے اور انہیں nominate جناب سپیکر پنجاب اسمبلی کریں اور definitely اس میں ایک خاتون ممبر بھی شامل کی جائے جس سے ہم سمجھیں گے کہ پاکستان مسلم لیگ(ن) کی حکومت کے بارے ایک impression ہے کہ یہ anti-women Government ہے تو وہ شاید impression بھی زائل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ایک تو میں یہ غلط فہمی دور کر دوں کہ کونسل بیت المال کے لئے نہیں ہے بلکہ disabled persons کے لئے ہے جو کہ ایک حکومتی ادارہ ہے جس نے executive functions سرانجام دینے ہیں اس لئے اس کونسل کے اراکین کا اختیار حکومت کو ہی suit کرتا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Mall, in the proposed section 5 of the Principal Ordinance of Para(c) the following be substituted:-
>
> "(C) three members of the Provincial Assembly of the Punjab including at least one woman member to be nominated by the Speaker, Provincial Assembly of the Punjab."

(The motion was lost.)

MR DEPUTY SPEAKER: Next amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Muhammad Shafiq

Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Ch. Abdullah Yousaf, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it:

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اگر اپوزیشن کے معزز ممبران اس ترمیم کو withdraw کر لیں تو ان کی ترمیم نمبر 3 اور اس کے بعد ترمیم نمبر 4 میری طرف سے ہے جبکہ نمبر 5 اور 6 اپوزیشن کی طرف سے ہے تو ان تینوں کو ہم accommodate کر لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! آپ کا کہنا ہے کہ یہ ترمیم بھی اور اس سے اگلی ترمیم regarding Commerce ہے اسے بھی withdraw کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ترمیم نمبر 3 کو ہم accept کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا یہ accept ہو گئی۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب بتا دیں کہ کس کی بات کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہی کہہ رہے ہیں کہ:

> In the proposed section 5 of Principal Ordinance in Para (i) for the word "commerce" the word "Commerce and Industry" be added.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ accept کرتے ہیں۔ یہ ہو گئی تو پھر اس کے بعد کون سی ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! نمبر 4 میں پیش کر رہا ہوں اور اس کے بعد regarding Trade Union اسے بھی accept کرتے ہیں اور اس کے بعد نمبر 6 ہے regarding Nominated اسے بھی accept کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں ایک تھوڑی سی observation کر لوں کہ ہم positive contribution کرتے ہیں کہیں پر کوئی drafting کی غلطی ہو گئی یا کوئی spelling کی غلطی ہو گئی تو اگر اسی طرح لاء منسٹر صاحب یہ چیزیں مان لیا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ اتنے ہی اچھے ہیں لیکن آپ کو پتا نہیں ہے اور آپ انہیں کہتے ہی نہیں ہیں۔ سیکرٹری صاحب! اب کیا کرنا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ amendments move تو ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب وہ ترمیم withdraw ہو گئی تو پھر اس سے اگلی move ہوں گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، بالکل۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ترمیم withdraw ہو گئی اور اب میں اگلی کی طرف آ رہا ہوں۔

Next amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Ch. Abdullah Yousaf, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi,

Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: I move:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed Section 5 of the Principal Ordinance in para (i), for the word "Commerce", the words "Commerce and Industry" be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed Section 5 of the Principal Ordinance in para (i), for the word "Commerce", the words "Commerce and Industry" be substituted."

اس کے اوپر چونکہ agreement ہو گیا ہے تو

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed Section 5 of the Principal Ordinance in para (i), for the word "Commerce", the words "Commerce and Industry" be substituted."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now next amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTAY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in paras (i) and (k), the words "not below the rank of Deputy Secretary" be omitted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in paras (i) and (k), the words "not below the rank of Deputy Secretary" be omitted."

The amendment moved and the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in paras (i) and (k), the words "not below the rank of Deputy Secretary" be omitted."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Next amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Khurram Nawab, Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Ch. Abdullah Yousaf, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz

Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MRS SEEMAL KAMRAN: Sir, I move:

> "That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed Section 5 of the Principal Ordinance, in the Para(L) for the words "Trade Union", the word "Trade Unions", be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed Section 5 of the Principal Ordinance, in the Para (L) for the words "Trade Union", the word "Trade Unions", be substituted."
>
> The Amendment moved and the question is:
>
> "That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed Section 5 of the Principal Ordinance, in the Para (L) for the words "Trade Union", the word "Trade Unions", be substituted."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Next amendment is from: Ch. Zahir-ud-Din Khan, Ch. Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Mr. Khurram Nawab,

Malik Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Col(Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Munawar Hussain Munj, Mr. Muhammad Yar Hiraj, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr. Samia Amjad, Mrs. Amna Ulfat, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Seemal Kamran, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Qamar Aamir Ch., Ms. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi, Ch. Abdullah Yousaf, Ch. Shaukat Mahmood Basra(Advocate), Major (Retd) Abdul Rehman Rana, Syed Hassan Murtaza, Major(Retd) Zulfiqar Ali Gondal, Mr. Muhammad Ashraf Khan Sohna, Syed Nazim Hussain Shah, Makhdoom Muhammad Irtaza, Ms. Azma Zahid Bukhari, Ch. Ehsan-ul-Haq Ahsan Nolatia. Any mover may move it.

MRS. SEEMAL KAMRAN: Sir, I move:

> "That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed Section 5 of the Principal Ordinance in the para (M) of the word "Nominated" the words "to be nominated" be substituted."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed Section 5 of the Principal Ordinance in the Para (M) of the word "Nominated" the words "to be nominated" be substituted."

The Amendment moved and the question is:

"That in Clause 6 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare Women Development and Bait-ul-Maal, in the proposed Section 5 of the Principal Ordinance in the Para (M) of the word "Nominated" the words "to be nominated" be substituted."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Disabled Persons (Employment and Rehabilitation) (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Specific Relief (Amendment) Bill 2011. Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت
مسودہ قانون (ترمیم) دادرسی مختص مصدرہ 2011
کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Specific Relief (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Specific Relief (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Specific Relief (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون
(جوزیرغور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Specific Relief (Amendment) Bill 2011. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) دادرسی مختص مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

> "That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Law and Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move:

"That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Specific Relief (Amendment) Bill 2011, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Official Trustees (Amendment) Bill 2011 (Bill No.17 of 2011. Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Official Trustees (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is;

"That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Official Trustees (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is

"That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Official Trustees (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) متولیان سرکار مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011 as recommended by the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011 as recommended by the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011 as recommended by the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Official Trustees(Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Official Trustees(Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Official Trustees (Amendment) Bill 2011be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Defamation (Amendment) Bill 2011 (Bill No.18 of 2011). Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ (2)225 کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ عرضی مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Defamation (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Defamation (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and question is:

> "That a special order be made under rule 225 (2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for continuance of the Defamation (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) ازالہ عرضی مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

> "That the Defamation (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Defamation (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it. The motion moved and the question is:

"That the Defamation (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Law & Parliamentary Affairs, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That Defamation (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That Defamation (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is

"That Defamation (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011 (Bill No.27 of 2011). Minister for Law!

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 225(2) کے تحت مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود کی رضاکار تنظیمیں مصدرہ 2011 کے تسلسل کے لئے خصوصی حکم کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir I move:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011."

The motion moved and the question is

"That a special order be made under rule 225(2) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, for the continuance of the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جوزیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Minister for Law may move the motion for the consideration of the Bill. Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) (رجسٹریشن و کنٹرول) سماجی بہبود
کی رضاکار تنظیمیں مصدرہ 2011

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move

"That the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011, as

recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011, as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and Control) (Amendment) Bill 2011 , as recommended by the Standing Committee on Social Welfare, Women Development and Bait-ul-Maal, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR.DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR.DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR.DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY.SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR.DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preambles of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY.SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law:

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and control) (Amendment) Bill 2011 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and control) (Amendment) Bill 2011 be passed."

The motion moved and the question is

"That the Voluntary Social Welfare Agencies (Registration and control) (Amendment) Bill 2011 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی احسان الحق احسن نولاٹیا صاحب کو 108 ممبران کی طرف سے تن تنہا نمائندگی کرنے پر مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں۔

چودھری احسان الحق احسن نولاٹیا: جناب سپیکر! میں وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ زندگی میں پہلی دفعہ انہوں نے کسی کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب میں چودھری غلام نبی صاحب کو مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔ چودھری غلام نبی صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب پبلک سروس کمیشن مصدرہ 2011 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

چودھری غلام نبی: جناب والا! میں

"The Punjab Public Service Commission (Amendment) Bill 2011 (Bill No. 51 of 2011)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

لہذا اب اجلاس کل بروز جمعتہ المبارک مورخہ 23۔دسمبر2011 صبح 9:00بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔